بسم اللہ الرحمن الرحیم

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. (الحديث)

مسنون نماز اور اذکار

وضو، غسل، نماز، جنازہ اور اذکار کا مسنون طریقہ
جس میں فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع یدین وغیرہ
مختلف فیہ مسائل کو احادیث کی تخریج کے ساتھ پیش کیا گیا ہے

مؤلف
مولانا
عبدالمجید سلفی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي. (الحدیث)

مسنون نماز اور اذکار

وضو، غسل، نماز، جنازہ اور اذکار کا مسنون طریقہ
جس میں فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع یدین وغیرہ
مختلف فیہ مسائل کو احادیث کی تخریج کے ساتھ پیش کیا گیا ہے

مؤلف

مولانا عبدالمجید سلفی حفظہ اللہ

نظر ثانی

محقق العصر فضیلۃ الشیخ
حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ

نظر ثانی

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	مسنون نماز اور اذکار
کمپوزنگ	النفیس کمپوزنگ سنٹر شجاع آباد
ڈیزائننگ اینڈ پرنٹنگ	کاز پرنٹرز گارڈن ٹاؤن ملتان 061-6515290 0322-2220510
اشاعت	جنوری 2021ء
قیمت	....
اسٹاکسٹ	مکتبہ محمدیہ عام خاص باغ۔ ملتان جامعہ اسلامیہ گلستان ٹاؤن۔ملتان مولانا عبدالمجید 0300-2148498 مولانا عبدالواجد 0308-7264283 قاری محمد ساجد 0304-4914432

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

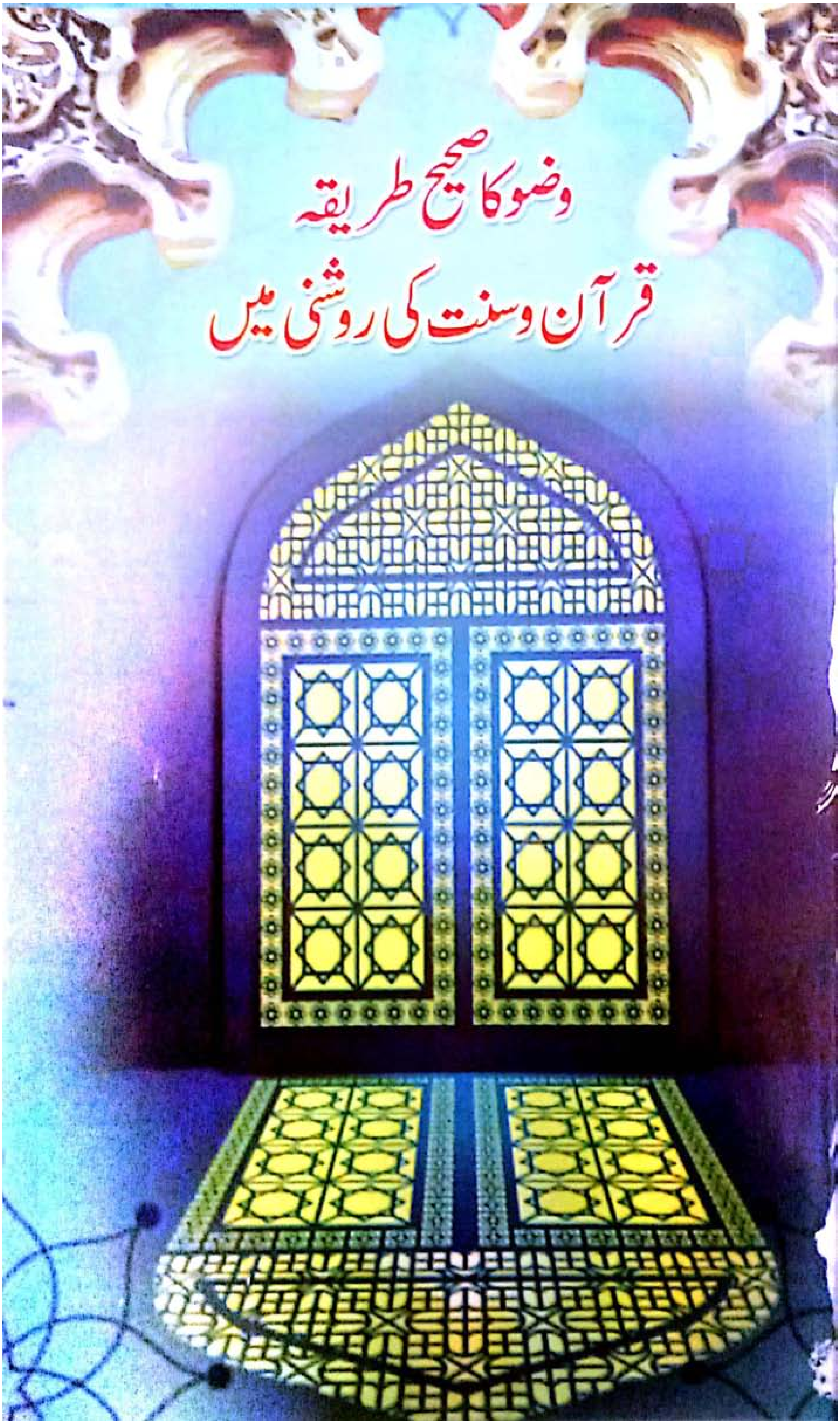

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

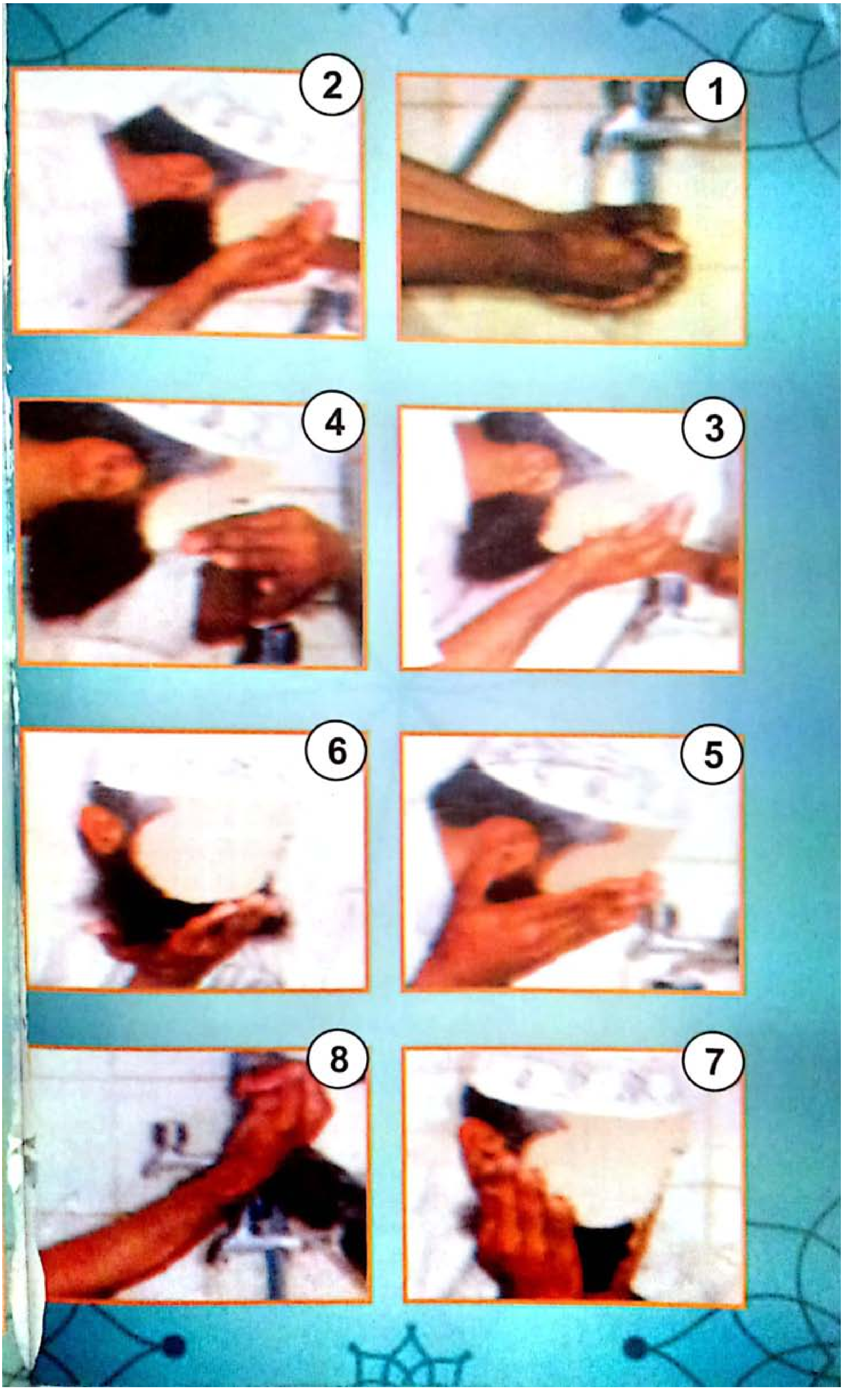

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

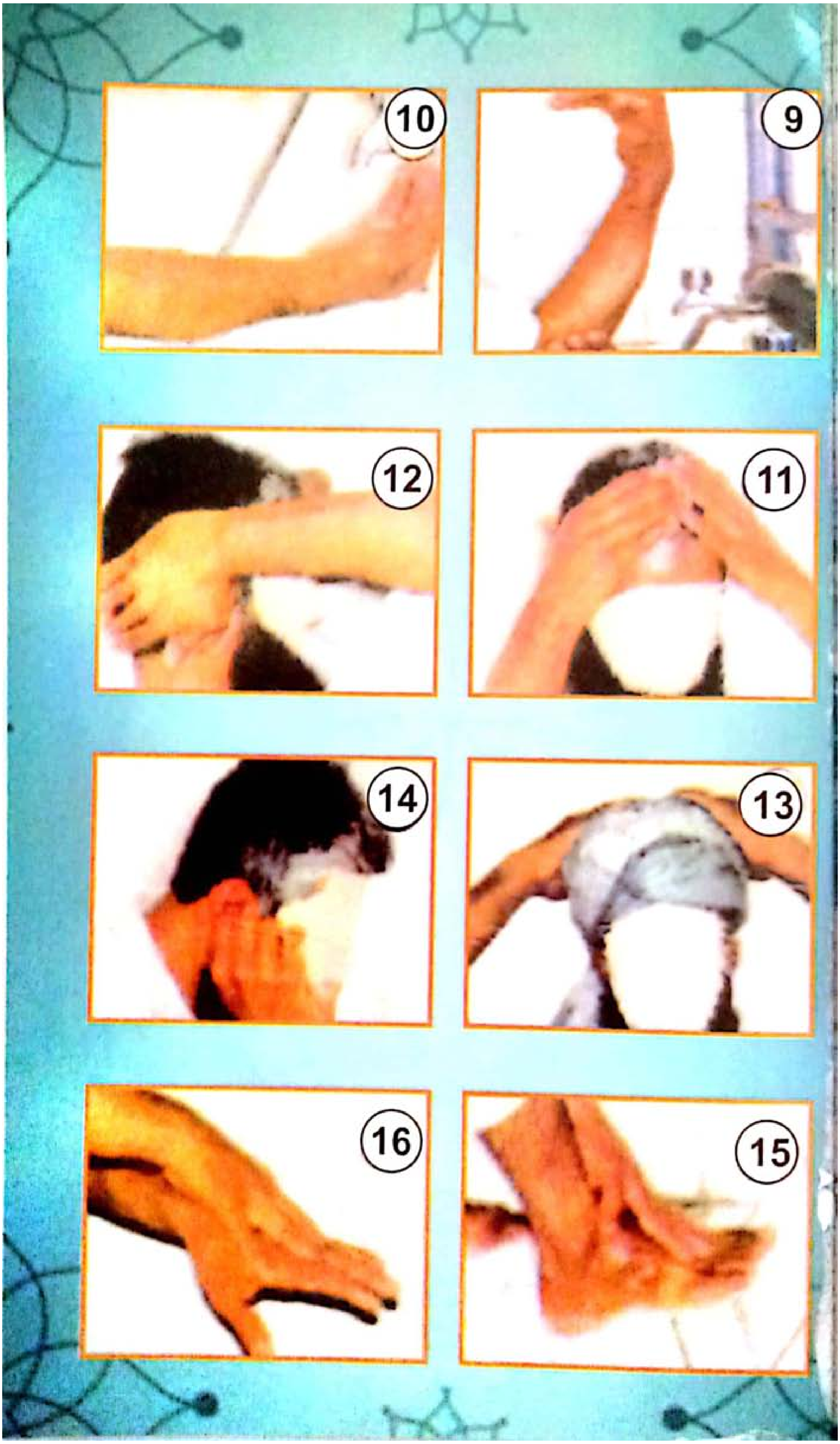

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

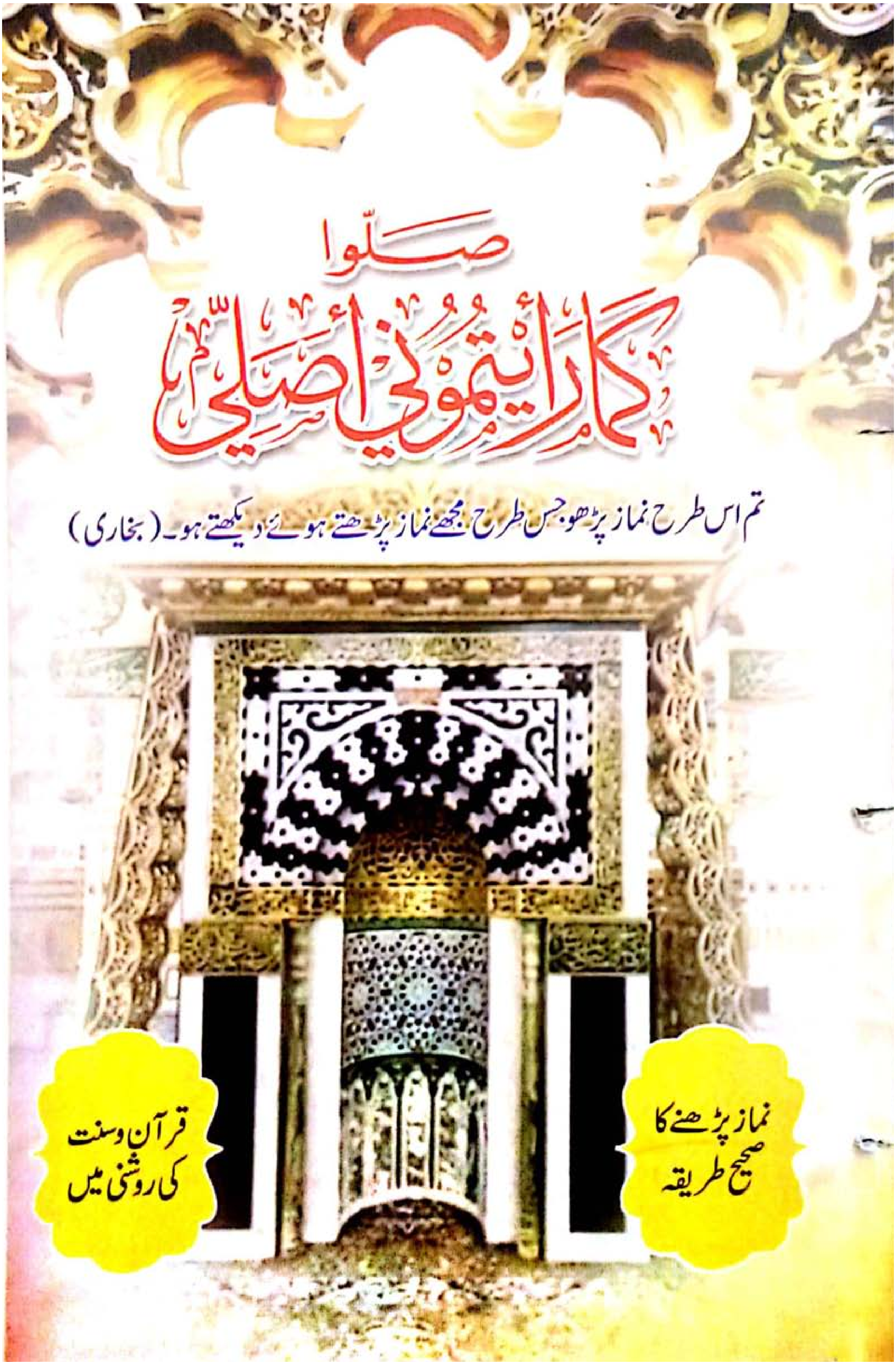

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

میں نے مختصر مسنون نماز کا ذکر کیا ہے خالص اللہ کی رضا کے لیے، کتاب وسنت کو سامنے رکھتے ہوئے، اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو وہ میری طرف سے ہے، آپ اگر اس میں کوئی غلطی دیکھیں تو مجھے اطلاع دیں تاکہ آئندہ اصلاح کی جا سکے۔

میں اپنے مربی ومحسن اُستادِ مکرم ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر میری کتاب کی اصلاح فرمائی اور تقریظ لکھ دی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہمارے استادِ مکرم کو صحت و ایمان والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ اور دارین کی سعادت نصیب کرے۔

میں محترم بھائی فضیلۃ الشیخ اجمل بھٹی صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی، ہیڈ پیغام ٹی وی لاہور کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری کتاب پر نظر ثانی کر کے تقریظ لکھ دی ہے، میں فضیلۃ الشیخ محقق العصر مفتی اعظم عبدالستار الحماد صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر میری کتاب پر نظر ثانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ محترم کو دنیا و آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

میں ان لوگوں کا بھی بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی چھپائی وغیرہ کے اخراجات برداشت کیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال، رزق، اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

آخر میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور صدقہ جاریہ بنائے اور دارین کی سعادت نصیب کرے اور اس کا اجر وثواب میرے لیے میرے والدین کے لیے، اہل وعیال کے لیے، میرے اساتذہ کے لیے، تمام مسلمانوں کے لیے مرحمت فرمائے۔ (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. اما بعد

نماز دین اسلام کا ستون ہے، توحید و رسالت کے اقرار کے بعد ارکان اسلام میں سے نہایت اہم رکن ہے۔ نماز مسلمان کے افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ نبی رحمت ﷺ سے پوچھا گیا کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا"۔ (صحیح بخاری: ۵۲۷)

اس افضل ترین عمل میں کوتاہی کرنا یا اسے ادا نہ کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ یہ مسلمان ہونے کا عہد و پیمان ہے۔ نماز کو حیلے بہانے سے ترک کرنا بہت بڑا گناہ ہے، بلکہ اس کا انکار کرنا اپنے مسلمان ہونے کے دعوے سے دستبردار ہونے کے برابر ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

(صحیح بخاری: ۸)

"اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اس لیے نماز میں کوتاہی، بے ضابطگی اور سستی روا نہیں ہے، نیز اسے سنت نبوی کے مطابق ادا کرنا بھی اشد ضروری ہے ورنہ یہ بے مقصد ورزش بن کر رہ جاتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي. (صحیح بخاری: ٦٣١)

"اور نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔"

معاشرے میں پائی جانے والی اس سستی کو دیکھتے ہوئے ہمارے بھائی عبدالمجید صاحب حفظہ اللہ - فاضل جامعہ رحمانیہ لاہور - نے ایک مختصر مگر جامع کتاب مرتب کی ہے۔ تاکہ سستی کے شکار مسلمانوں کو شوق دلایا جائے اور سنت کے خلاف نماز ادا کرنے والوں کو مسنون نماز سے آگاہ کیا جائے۔ انہوں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ اسے ترتیب دیا ہے۔ وضو، غسل کے مسائل کے بعد نماز کا مکمل مسنون طریقہ بیان کیا ہے اور ساتھ ساتھ سنت سے دور طریقے پر تنبیہ کی ہے۔

کتاب کے آخری حصے میں فضائل قرآن، مسنون اذکار اور خوبصورت دعاؤں کو جمع کیا ہے۔ ہمارے محبوب و مکرم استاد ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق صاحب حفظہ اللہ نے کتاب کی نظر ثانی اور تخریج فرما کر اس کتاب کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ شیخ محترم کے علمی نکات قاری کے لیے بے مثال راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ کریم ہمارے استاد محترم کے علم، عمل اور زندگی میں بے شمار برکتیں دے اور اپنی ڈھیروں رحمتوں سے نوازے۔ آمین

اللہ کریم سے التجا ہے کہ وہ ہمارے بھائی کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور اس کتاب کو ان کے لیے، ان کے والدین کریمین اور اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین

محمد اجمل بھٹی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

[illegible]

5 اپریل 2020ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. وبعد

نماز دینِ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی اہمیت وقدر ومنزلت کو بار بار بیان کیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد احادیث میں اس کی عظمت اور اس کے فضائل ذکر فرمائے ہیں۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلَاتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلَ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ، ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ، قَالَ اَبُوْعِیْسٰی: حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ [1]

1. جامع ترمذی حدیث نمبر: ۴۱۳، سنن النسائی /الصلاۃ ۹ (۴۶۶)، سنن ابن ماجہ/ الاقامۃ: ۲۰۲ (۱۴۲۵) (تحفۃ الاشراف: ۱۷۳۹۳)، مسند احمد (۲/۴۲۵) (صحیح) قال الشیخ الألبانی: صحیح، ابن ماجہ (۱۴۲۵-۱۴۲۶) صحیح وضعیف سنن الترمذی الألبانی: حدیث رقم ۴۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ابو ہریرۃ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا محاسبہ ہوگا، اگر وہ ٹھیک رہی تو کامیاب ہو گیا، اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام اور نامراد رہا، اور اگر اس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہوگی تو رب تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: دیکھو، میرے اس بندے کے پاس کوئی نفل نماز ہے،؟ چنانچہ فرض نماز کی کمی کی تلافی اس نفل سے کر دی جائے گی، پھر اسی انداز سے سارے اعمال کا محاسبہ ہوگا"۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام عبادات کے حساب میں کامیابی کا دارومدار نماز کے حساب میں کامیابی پر ہے۔ اگر نماز کے حساب میں کامیابی حاصل ہوگی تو باقی عبادات کے حساب میں بھی انسان کامیاب ہو جائے گا۔ اور اگر نماز کے حساب میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو باقی عبادات کے حساب میں بھی ناکامی ہوگی۔

لہٰذا ہر مسلمان کو اپنی نماز کی درستی پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ قیامت کے روز کامرانی سے ہم کنار ہو سکے۔

اور نماز کی درستی کیلئے دو چیزیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ایک یہ نماز خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا تقرب حاصل کرنے کیلئے ادا کی جائے اور دوسرا یہ کہ نماز پیارے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی تعلیمات کے مطابق ادا کی جائے۔

اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے بھائی محترم جناب مولانا عبدالمجید نے اس کتاب میں نماز کے احکام وآداب، اذکار اور دعائیں قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں ذکر کیے ہیں۔ موصوف کا اسلوب بیان سہل اور آسان فہم ہے، اس میں ملل اور اُکتاہٹ کا سبب بننے والی طوالت اور خلل کا سبب بننے والے اختصار سے اجتناب کیا گیا ہے۔ بعض اختلافی مسائل میں دلائل کی بنیاد پر ترجیحی موقف ذکر کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور بعض اخطاء کی تصحیح بھی کی ہے، بہرحال یہ کتاب عام لوگوں کیلئے انتہائی مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف مذکور کو اور جو حضرات اس کی طباعت کا اہتمام کریں انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی جزائے خیر دے اور اسے ان کے لیے اور ان کے والدین کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔
آمین ثم آمین

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد
فاضل مدینہ یونیورسٹی
رئیس قسم الدعاۃ بلجنۃ القارۃ الہندیۃ بجمعیۃ احیاء التراث الاسلامی بالکویت
مورخہ ۸/شوال ۱۴۴۱ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی من لا نبی بعدہٗ، وبعد

[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر کتاب ''مسنون نماز اور اذکار'' جسے ہمارے فاضل عزیز مولانا عبدالمجید سلفی نے بڑی محنت شاقہ اور انتہائی عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے، اس میں انہوں نے اس بات کا خاص اہتمام کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اصلی حالت میں قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔ اگر چہ کچھ مسائل میں اختلاف ہے، تاہم مجموعی طور پر ان کی کوشش اور محنت قابل قدر ہے۔ اس کتاب میں وضو، طہارت، نماز کا مسنون طریقہ، تکبیر تحریمہ سے سلام تک، اس کے علاوہ نماز جنازہ کے مسائل نیز صبح وشام کے اذکار اور مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان ہے۔ اس کتاب کو ہر لائبریری بلکہ ہر گھر کی زینت بننا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اپنے ہاں شرفِ قبولیت سے نوازے اور مؤلف کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

تاریخ:	طالب الدعوات
۱۹ر جون ۲۰۲۰ء	ابو محمد عبدالستار الحماد
بروز جمعۃ المبارک	میاں چنوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْمِ. اما بعد

نماز دینِ اسلام کا بنیادی رُکن ہے، جملہ عبادات میں ایک جامع ترین عبادت ہے۔اس کو مسنون طریقے سے ادا کرنا فرض ہے۔اس لیے جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔

نماز کے اوقات اور طریقہ سکھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقے کے مطابق اپنی اُمت کو نماز پڑھنے کا حکم دیا کہ تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا گویا کہ اس نے دین کو قائم کیا جس نے اس کو چھوڑا گویا کہ اس نے دین کی عمارت کو ڈھا دیا ہے۔

کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک تعلق کا نام ہے،نماز ایک صاف شفاف سرچشمے کا نام ہے جس کے صاف پانی سے اپنے گناہوں کو دھوتا ہے۔نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔سب سے پہلے قیامت کے دن نماز کا حساب کتاب ہوگا. نماز کسی حال میں معاف نہیں۔ بیماری اور حالت جنگ میں بھی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ جتنا اہم فریضہ ہے اتنا ہی مسلمان اس سے دور ہے، اکثر لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ یا ایک دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

[illegible] ہیں ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو سنت سے [illegible] ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے [illegible] سکتے ہیں تقلید لاجواب ہے ان کے بغیر گزارہ [illegible] قرآن و سنت کے دلائل آپ کے سامنے [illegible] اپنے بزرگوں کی بات [illegible] قرآن و حدیث آ جانے کے بعد [illegible] جاتی ہے۔

قرآن و حدیث میں [illegible] کیا گیا ہے۔ نماز کو [illegible] مجید میں [illegible] جہنم والوں سے پوچھیں گے تو جواب دیں گے:

قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ. (المدثر: ۴۳)

”ہم نماز نہیں پڑھتے تھے“۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس آدمی نے نماز کی حفاظت کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نور، دلیل اور نجات کا سبب بنے گی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ نجات اور وہ شخص قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا“۔[1]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

میں نے وضو، غسل، نماز، نماز جنازہ، قرآن مجید کی بعض سورتوں کی فضیلت اور مختلف اوقات کے مسنون اذکار ذکر کیے ہیں۔ احادیث کی تخریج کے ساتھ محدثین کا حکم بھی ذکر کر دیا ہے۔ لیکن انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اگر اس میں کوئی خطا دیکھیں تو مطلع فرمائیں۔ تمام نقائص اور عیوب سے پاک صرف اللہ رب العزت ہے۔

☆

1۔ مسند احمد ۲/۱۶۹، حدیث نمبر ۶۵۷۶، صحیح ابن حبان: ۱۴۶۷۔ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ
وضو کا بیان	23
مسواک کی اہمیت وفضیلت	23
مسواک کے احکام	24
وضو کی اہمیت وفضیلت	24
تحیۃ الوضوء کی فضیلت	26
گھر سے وضو کر کے مسجد میں جانے کی فضیلت	26
وضو شروع کرنے سے پہلے	27
وضو کا مسنون طریقہ	28
وضو کے اذکار	31
وضو سے متعلقہ دیگر مسائل	32
اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک رہ جائے	33
پگڑی اور پٹی پر مسح کا بیان	34
موزوں اور جرابوں پر مسح کا بیان	34
صحابہ کرام ﷢ سے جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت	36
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جرابوں پر مسح کرنا	37
جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ	37
جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا	38
مسح کی مدت	38
حالتِ جنابت میں مسح کا حکم	39
وضو پر وضو کرنا	39
پانی کے استعمال میں اسراف	40
وضو کے بعد ناجائز کام	40
وضو توڑنے والی چیزیں	41
جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	42
دورانِ نماز وضو ٹوٹنے کا مسئلہ	43
غسل کے مسائل	44
فرض غسل کا مسنون طریقہ	44
غسل میں صابن کا استعمال	45
برہنہ ہو کر غسل کرنا	45
میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا	46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
غسل کے بعد دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں	46
غسل میں جرابوں پر مسح جائز نہیں	46
غسل میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے؟	46
غسل کب فرض ہوتا ہے؟	47
(۱) جماع سے غسل	47
جنابت میں ممنوع کام	47
دوبارہ جماع کے لیے غسل اور وضو	47
(۲) احتلام سے غسل	48
مذی اور ودی کا مسئلہ	49
(۳) حیض ونفاس سے غسل	49
حیض ونفاس میں ممنوع کام	50
حیض ونفاس میں چھوڑی گئی عبادات کی قضا	50
جنبی وحائضہ کا قرآن پڑھنا اور اسے چھونا	51
ایامِ حیض کے علاوہ پانی کی حیثیت	51
(۴) اسلام قبول کرنے پر غسل	52
(۵) میت کا غسل	52
غسل کے مزید مسائل	52
اگر جنابت کا علم نماز کے بعد ہو	53
اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں	53
غسل مستحب	53
(۱) جمعہ کا غسل	53
(۲) میت کو غسل دینے سے غسل	54
(۳) عیدین کا غسل	54

عنوانات	صفحہ
(۴) احرام کا غسل	54
(۵) مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل	54
نماز کا مسنون طریقہ	55
مسنون طریقہ کی اہمیت	55
تکبیر تحریمہ کا بیان	56
قیام کا بیان	56
رفع الیدین کرنا	57
رفع الیدین کرنے میں مرد وزن کا فرق	58
ہاتھ باندھنا	58
ہاتھ باندھنے کا مقام	59
زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت کی حقیقت	60
نماز شروع کرنے کی دعائیں	61
قراءت کا بیان	62
اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا	63
ایک رکعت میں کتنی قراءت کرنی چاہیے	65
ایک سورت دونوں رکعات میں پڑھنا	66
سورتیں ترتیب سے پڑھنا	66
قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا	67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
قرأت کے شروع میں اور بعد میں سکتہ	67
قرآن مجید میں بعض آیات کا جواب دینا	67
کتنی آواز سے قرأت کرنی چاہیے؟	68
آخری دو رکعات میں قرأت	69
امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا	70
تارکینِ فاتحہ کے دلائل کا تجزیہ	73
(۴) آمین کہنے کا مسئلہ	79
دورِ صحابہؓ میں آمین کا ثبوت	81
(۵) فاتحہ کے بعد قراءت	82
(۶) امام کی اتباع	82
جن چیزوں میں امام کی اتباع ضروری نہیں	83
(۷) امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا	83
(۸) امام بھول جائے تو اُسے لقمہ دینا	84
(۹) امام کی تبدیلی	85
(۱۰) ایک جگہ دو جماعتیں	85
(۱۱) سنن کے لیے جگہ کی تبدیلی	86
سجدۂ تلاوت کا بیان	86
رکوع کا بیان	87
رفع الیدین کا مسئلہ	87
رفع الیدین سے متعلق متواتر حدیث	87
رفع الیدین پر اجماعِ صحابہؓ	89
عمل رفع الیدین پر تسلسل	91
اجماع علمائے اُمت	92
رسول اللہ ﷺ سے آخر عمر میں بھی رفع الیدین کرنے کا ثبوت	93
رسول کریم ﷺ سے وفات تک رفع الیدین کا ثبوت	95
دلیل نمبر 1:	95
راویٔ حدیث کا عمل	95
دلیل نمبر 2:	96
راویٔ حدیث کا عمل	97
رفع الیدین علمائے اُمت کی نظر میں	101
تارکینِ رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ	102
رکوع کا طریقہ	105
قومہ کا بیان	108
قومہ کی دعائیں	109
سجدے کا بیان	111
سجدے کے لیے جھکنے کا طریقہ	111
گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین کی دلیل	112
سجدہ کرنے کا طریقہ	113
سجدہ کرنے میں مرد وزن کا فرق	116
سجدہ کی دعائیں	117
سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان	119
جلسۂ استراحت کا بیان	120
دوسری رکعت	121

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
تشہد کا بیان	122
پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	122
تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ	123
انگلی کو حرکت دینا	123
تشہد میں نظر کہاں رکھی جائے؟	125
مسنون تشہد	125
درود شریف کس تشہد میں پڑھنا چاہیے	126
تیسری رکعت	127
آخری تشہد	128
تشہد کی دعائیں	129
نماز کا اختتام	131
نماز کے بعد کے اذکار	132
اذکار گنتی کرنا	136
مرد اور عورت کی نماز میں فرق	137
دُعا کی قبولیت کے اوقات	138
نماز جنازہ کا بیان	139
نمازِ جنازہ سرّی یا جہری	139
مقتدیوں کے فرائض	139
نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ	140
پہلی تکبیر	140
نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ	140
نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ علماء کی نظر میں	142
فاتحہ کے بعد قراءت	142
دوسری تکبیر	142

عنوانات	صفحہ
تیسری تکبیر	143
میت کے لیے دعائیں	143
چوتھی تکبیر	145
چار سے زائد تکبیرات	146
تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین	146
بچے کی نمازِ جنازہ	147
بچے کی نماز جنازہ کی دعا	147
شہید کی نمازِ جنازہ	148
غائبانہ نمازِ جنازہ	148
اجتماعی نمازِ جنازہ	149
نمازِ جنازہ میں خواتین کی شرکت	150
دوبارہ نماز جنازہ	150
تدفین کے بعد نمازِ جنازہ	151
طویل مدت کے بعد نمازِ جنازہ	151
گناہ گاروں کی نمازِ جنازہ	151
مقروض کی نماز جنازہ	151
نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنا	153
جن کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں	153
دُعا کا بیان	154
دُعا کی اہمیت وفضیلت	154
دعا کا مفہوم	154
شرعی مفہوم	154
دُعا کی قسمیں	155
(الف) دُعاءِ مسألہ	155

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
(ب) دعائے عبادت	155
مَدْعُوّ (جس سے دُعا کی جائے)	155
دُعا تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے	156
دُعا کی اہمیت وفضیلت	157
جو رب سے سوال نہیں کرتا وہ غرور و تکبر کرنے والا ہے	157
فرامینِ رسول اللہ ﷺ	157
آدابِ دُعا	158
دُعا کی قبولیت کی صورتیں	158
جن کی دعا قبول نہیں ہوتی	159
وسیلہ کی تین صورتیں جائز ہیں	160
فضائلِ ذکر	161
صبح وشام کے بعض اذکار اور ان کے فضائل	167
فضائل قرآن کریم	172
قرآن کریم کی بعض سورتوں اور آیات کی فضیلت	172
(۱) سورۃ الفاتحہ کے ساتھ موذی کے ڈسے ہوئے پر دم کرنا	173
(۲) مجنون کا صحت یاب ہونا	173
(۳) سورۃ الفاتحہ زہر کا تریاق ہے	174
سورۃ البقرہ کی فضیلت	174
سورۃ الکہف کی فضیلت	176
مسبحات کی تلاوت	176

عنوانات	صفحہ
سورۃ الملک کا پڑھنے والے کے لیے سفارش کرنا	176
(ب) عذابِ قبر سے نجات دینے والی	177
(ج) نبی کریم ﷺ کا معمول	177
شرک سے برأت کی شہادت	177
سورۃ اخلاص کی فضیلت	178
(ب) سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کی محبت	178
(ج) سورۃ اخلاص سے محبت جنت میں داخلے کا سبب بنتی ہے	179
معوذات کی فضیلت	179
آیت الکرسی کی فضیلت	181
(ب) فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے	181
آیۃ الکرسی	182
(ج) آیۃ الکرسی فرض نماز کے بعد پڑھنے والا جنتی ہے	182
نبی کریم ﷺ پر درود کے فضائل	182
نبی کریم ﷺ کی شفاعت	183
نبی کریم ﷺ کا تقرب	183
استغفار کے فضائل	184
اذان کی فضیلت	185

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
بارہ سال اذان دینے والے پر جنت واجب	186
نمازِ مغرب کے بعد کی دعا	186
فجر و مغرب کے بعد تہلیل کے فضائل	187
تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل کے فضائل	188
لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ	189
تہلیل، تسبیح، تحمید، تکبیر کے بعض مزید فضائل	189
۱۔ بلند ذکر	189
۲۔ اخلاص کے ساتھ کہے ہوئے کلمۂ توحید کا عرش تک پہنچنا	189
۳۔ ایک دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ کہنے کے فضائل	190
۴۔ ان کلمات کو ۱۰۰ دفعہ کہنے کے فضائل	190
۵۔ بوقت نزاع یہ کلمہ کہنے کی برکات	191
۶۔ جنت میں داخلے کا سبب	191
سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کے فضائل	192
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی فضیلت	193
۸: موت کے وقت حمد کے کلمات پڑھنا	194
۹: کھانا کھانے کے بعد کی دعا کی فضیلت	194

عنوانات	صفحہ
۱۰۔ لباس پہننے کی دعا	195
۱۱۔ حمد بیان کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن بلند مقام ہوگا	195
۱۲: حمد کرنے والوں کیلئے جنت میں خاص مقام	195
۱۳۔ راہِ حق میں سونے کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ پیارے کلمات	196
۱۴۔ مخلوقِ خدا کا اس کے ساتھ رزق دیا جانا	196
۱۶۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب چار کلمات ہیں	197
۱۷۔ جہنم کی آگ سے ڈھال	197
۱۸۔ حدیثِ اُمّ ہانیؓ	198
اللہ تعالیٰ کو راضی اور جنت میں داخل کرنے والا ذکر	198
مرادیں پوری کرنے والی دعا	199
مغفرت، رحمت اور رزق عطا کرنے والی دعا	199
اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی گارنٹی پانے والے	200
گھر میں داخل ہونے کی دعا	201
گھر سے نکلنے کی دعا	201
رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جنت کی گارنٹی پانے والے	201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
بیماری پر اللہ تعالیٰ کی حمد کا ثواب	202
سوتے وقت دعا کی فضیلت	203
بازار میں جانے والی دعا کی فضیلت	203
تاحیات آفت سے محفوظ کرنے والی دعا	203
چھینک کی دُعا	204
سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ مٹانے والے کلمات	205
لاکھوں کروڑوں نیکیاں حاصل کرنے والا مومن	205
ایک سال میں ۱۸ سو حج کا ثواب	206
کلمہ شہادتین کی فضیلت	206
جہنم کی آگ کس پر حرام ہے؟	206
بن دیکھے، ایمان لانے والے کے لیے خوشخبری	207
آخری زمانے میں کیا ہوگا؟	207
۵۰ آدمیوں کے برابر اجر کا ملنا	207
جنت کی بشارت پانے والے لوگ	207
جمعہ کے دن کی فضیلت	208
جنت کس پر واجب ہے؟	208
تین آدمیوں کا احترام لازمی کرو	208
جنت میں داخل کرنے والے اعمال	209
مصافحہ کی فضیلت	209
علمائے سُوء کا انجام	209
دین پر عمل کرنا کتنا مشکل ہے	209
اپنے آپ کو عبادت کیلئے وقف کرو	210
مسلمان کی مدد کی فضیلت	210
رات کے قیام کی فضیلت	210
جنت میں لے جانیوالے دیگر اعمال	210
نبیوں کا ساتھ کس کو ملے گا؟	210
حوضِ کوثر سے محروم لوگ	211
شیطان انسان کو کس طرح گمراہ کرتا ہے	212
پہاڑوں جیسی نیکی	212
گناہ مٹانے والے اذکار	212
جہنم سے آزادی والا عمل	213
اُمت کی ہلاکت کے اسباب	213
اذکارِ نافعہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنا	213
ظہر سے پہلے چار رکعات اور بعد میں چار رکعات پڑھنے کی فضیلت	215
۱۲ رکعات کی فضیلت	215
جنت میں لے جانے والا عمل	215
چھوٹی سی نیکی کی وجہ سے جنت میں چلے جانا	216
گناہوں کو مٹانے والے اعمال	216
بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنا	
یتیم کی کفالت کی فضیلت	217
رزق کی تنگی دور کرنے کی دعا	217

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوانات	صفحہ
مہلک اور موذی امراض سے بچنے کا نبوی وظیفہ	217
گناہوں کی گٹھڑی گر جاتی ہے	218
یک ہزار سال کے روزوں کا ثواب	218
اور ایک ہزار سال کے قیام کا ثواب حاصل کریں	218
جمعہ کے دن جلدی اور پیدل جانا	218
جنت میں لے جانے والے اعمال	219
عقیدے کا درست ہونا اور عمل صالح کرنا	219
توبہ اور عمل صالح کرنے والا	219
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ڈھل جانا	219
جنت موقوف	220
تقویٰ اختیار کرنا	220
پانچ وقت نماز کی پابندی کرنا	220
فجر اور عصر کی نماز کی پابندی کرنا	220
وضو کے بعد دعا پڑھنا	220
باوضو رہنا	221
نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا	221
اسمائے حسنیٰ یاد کرنا	221
سورۃ الملک کی تلاوت کرنا	221
سید الاستغفار پڑھنا	222
قرآن مجید پر عمل کرنا	222
استقامت اختیار کرنا	222
اپنے اخلاق کو سنوارنا	222
خرید و فروخت میں رواداری رکھنا	223
راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا	223
والدین سے حُسن سلوک کرنا	223
بیوی کا خاوند کی اطاعت کرنا	223
سلام کو عام کرنا	224
غصے سے اجتناب کرنا	224
تکبر سے اجتناب کرنا	224
خاتمہ بالا یمان ہونا	224
جہنم سے نجات دینے والے اعمال	225
توحید و رسالت کی گواہی دینا	225
شرک سے باز رہنا	225
عقیدۂ توحید پر موت آنا	225
خوفِ خدا سے رونا	225
نماز کی پابندی کرنا	226
فجر اور عصر کی پابندی کرنا	226
چالیس دن باجماعت نماز ادا کرنا	226
نماز ظہر کے ساتھ آٹھ رکعات ادا کرنا	226
سجدۂ خداوندی کرنا	227
نفلی روزے رکھنا	227
صدقہ و خیرات دینا	227
اچھے انداز میں بات کرنا	227
نرمی اختیار کرنا	227
مراجع و مصادر	230

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضو کا بیان

مسواک کی اہمیت وفضیلت

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. [1]

''مسواک منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے''۔

☆......اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِی لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلَاةٍ. [2]

''اگر میں اپنی اُمت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا''۔

☆...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے''۔ [3]

☆...... سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اُٹھتے تو مسواک کرتے تھے۔ [4]

1۔ نسائی، کتاب الطهارة، باب الترغیب فی السواك: ٥۔ صحیح

2۔ بخاری، کتاب الجمعة، باب السواك یوم الجمعة: ٨٨٧۔ مسلم: ٢٥٢

3۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك: ٤٤/٢٥٣

4۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب السواك: ٢٤٥۔ مسلم: ٢٥٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مسواک کے احکام

☆...... روزے کی حالت میں بھی مسواک کی جا سکتی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَوَّكَ وَهُوَ صَائِمٌ. [1]

''رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں مسواک کی''۔

☆...... مسواک زبان، اس کے ارد گرد اور گلے تک کرنی چاہیے۔ [2]

☆...... مسواک کا لمبا یا چھوٹا ہونا کوئی شرط نہیں۔

☆...... بعض لوگ وضو کے بعد مسواک کرنے کو مکروہ خیال کرتے ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، حالانکہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹنے سے متعلق کوئی حدیث موجود نہیں ہے۔ لہٰذا وضو کے بعد مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وضو کی اہمیت وفضیلت

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ. [3]

''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی''۔

☆...... اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ. [4]

''وضو کی حفاظت صرف مومن آدمی ہی کر سکتا ہے''۔

☆...... وضو وہی صحیح ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوگا۔ اس کے علاوہ صحیح نہیں ہوگا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى، فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ. [5]

---

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]

www.KitaboSunnat.com

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اللہ کے حکم کے مطابق مکمل وضو کیا، تو اس کی فرض نمازیں کفارہ ہوں گی اُن گناہوں کا جو اُن کے بیچ میں کرے''۔

☆...... وضو کرنے سے گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ. [1]

''جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے، اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں''۔

☆...... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ. [2]

''قیامت کے دن میری اُمت کو جب بُلایا جائے گا تو (وہ اس حال میں آئیں گے کہ) ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکتے) ہوں گے، وضو کے نشانات کی وجہ سے''۔

☆...... اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ. [3]

''(جنت میں) مومنوں کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک ان کے وضو کا پانی پہنچتا ہے''۔

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. [4]

''کیا میں تمہیں ان اعمال کی خبر نہ دوں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ غلطیاں مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ''کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کامل (سنوار کر) وضو کرنا جب (سردی

1۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء: ٢٤٥

2۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء ...... الخ: ١٣٦، مسلم: ٢٤٦/٣٥

3۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء: ٢٥٠

4۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره: ٢٥١۔ نسائی: ١٤٣۔ ابن ماجه: ٤٢٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے) دل نہ چاہتا ہو اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارا رباط ہے"۔

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.[1]

"جس نے میرے اس طریقے پر وضو کیا، پھر دو رکعات پڑھیں، اس طرح کہ ان میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کی، تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"۔

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.[2]

"اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ اُمید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام قبول کرنے کے بعد کیا ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: "میرے خیال میں میں نے جو سب سے زیادہ اُمید والا کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جس وقت بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کے بعد نفل (ضرور) ادا کیے ہیں، جتنے میری قسمت میں لکھے تھے کہ میں پڑھوں"۔

گھر سے وضو کر کے مسجد میں جانے کی فضیلت

☆...... سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

1۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا: ۱۵۹۔ مسلم: ۲۲۶

2۔ بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار...... الخ: ۱۱۴۹۔ مسلم: ۲۴۵۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ. [1]

''جو آدمی اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلتا ہے تو اس کا اجر و ثواب ایسے ہے جیسے کہ حاجی احرام باندھے ہوئے آئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور اس مشقت (یا اس اُٹھ کھڑے ہونے) کی غرض صرف یہی نماز ہو تو ایسے آدمی کا ثواب عمرہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

☆......اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص کامل اور اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں آئے، اس کی نیت صرف نماز ہی ہو تو وہ جو قدم بھی اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک غلطی معاف کرے گا، حتیٰ کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جائے''۔ [2]

وضو شروع کرنے سے پہلے

☆...... وضو سے پہلے طہارت کی نیت کریں، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. [3]

''ہر کام کا مدار نیت پر ہے''۔

وضو کی نیت زبان سے کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

☆...... نیند سے جاگنے والا آدمی پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے۔ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:

اِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِيْ

1۔ ابو داوٗد، كتاب الصلاة، باب فضل المشى الى الصلاة: ۵۵۸۔ حسن

2۔ بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى مسجد السوق: ۴۷۷۔ مسلم: ۶۴۹

3۔ بخاری، كتاب بدء الوحى، باب كيف كان بدء الوحى الى رسول الله ﷺ...... الخ: ۱۔ مسلم: ۱۹۰۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَضُوْئِهٖ فَإِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِىْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.[1]

''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے تو وہ پانی والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دھوئے، کیونکہ اسے علم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے''۔

☆...... اگر وضو والے اعضاء میں سے کسی عضو پر پینٹ، نیل پالش یا کوئی ایسی چیز لگی ہو جس سے پانی جلد تک نہ پہنچے، تو اسے وضو سے پہلے اُتارنا ضروری ہے، کیونکہ اگر جلد تک پانی نہ پہنچے تو وضو نہیں ہوتا۔

وضو کا مسنون طریقہ

☆...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَوَضَّؤُوْا بِبِسْمِ اللّٰهِ.[2]

''بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو''۔

☆...... مزید فرمایا: ''جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہ لے اُس کا وضو نہیں ہوگا''۔[3]

☆...... وضو کے شروع میں مکمل ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے، اس لیے صرف ''بسم اللہ'' کہنا چاہیے۔

☆...... وضو کرتے ہوئے ہر عضو میں پہلے دائیں طرف دھوئیں پھر بائیں طرف۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ.[4]

''نبی اکرم کو طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا''۔

☆...... دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔[5]

☆...... ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت پوروں کو اچھی طرح مل کر دھونا چاہیے، کیونکہ رسول

1۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستجمار وترًا۔ ١٦٢۔ مسلم: ٢٧٨

2۔ نسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء: ٧٨۔ صحیح۔ مسند أحمد: ٣/١٦٥۔ ح: ١٢٧٣٤

3۔ ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب في التسمية على الوضوء: ١٠١۔ ترمذی: ٢٥۔ ابن ماجه: ٣٩٧۔ صحیح

4۔ بخاری، کتاب اللباس، باب يبدأ بالنعل اليمنى: ٥٨٥٤۔ مسلم: ٢٦٨/٦٧

5۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين: ١٨٦۔ مسلم: ٢٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں''۔ اور انگلیوں کے پوروں کو دھونا ان میں سے ایک ہے۔[1]

☆ ...... ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔[2]

☆ ...... ایک چلّو میں پانی لیں، آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔[3]

☆ ...... منہ اور ناک کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لینا بھی جائز ہے۔[4]

☆ ...... ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کریں یعنی اوپر تک پانی چڑھائیں۔ اگر روزہ ہو تو پھر مبالغہ نہ کریں۔[5]

☆ ...... جب نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو کیا جائے تو ناک میں پانی چڑھا کر تین بار ناک جھاڑنا چاہیے، کیونکہ شیطان ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے، اس کے علاوہ ایک یا دو بار بھی جائز ہے۔[6]

☆ ...... ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں، یعنی صاف کریں۔[7]

☆ ...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت جبکہ غسل میں فرض ہے، لہٰذا غسل میں مبالغہ کرنا چاہیے، وضو میں نہیں۔ یہ بات مندرجہ بالا حدیث کے خلاف ہے۔ اس میں مبالغہ کرنے کا حکم غسل اور وضو دونوں کے لیے عام ہے۔

☆ ...... پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں۔[8]

☆ ...... ایک چلّو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داڑھی میں داخل کریں اور پھر نیچے کی طرف

1۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة: ٢٦١۔ أبو داوٗد: ٥٣

2۔ ابو داوٗد، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار: ١٤٢۔ ترمذی: ٣٨۔ نسائی: ١١٤۔ صحیح

3۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرّجلین إلی الکعبین: ١٨٦۔ مسلم: ٢٣٥

4۔ التاریخ الکبیر لابن أبی خیثمة: ١٤١٠۔ حسن

5۔ ابو داوٗد، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار: ١٤٢۔ نسائی: ٨٧۔ ابن ماجه: ٤٠٧۔ صحیح

6۔ بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس وجنوده۔ ٣٢٩٥۔ مسلم: ٢٣٨

7۔ نسائی، کتاب الطهارة، باب بأی الیدین یستنثر: ٩١۔ صحیح

8۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس کلّه: ١٨٥۔ مسلم: ٢٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے انگلیاں ڈال کر خلال کریں۔[1]

☆...... پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں اور اس کے بعد بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔[2]

☆...... پھر سر کا مسح کریں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور گدی تک لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا اور یہ ایک مرتبہ کریں۔[3]

☆...... سر کا مسح تین دفعہ کرنا بھی جائز ہے۔[4]

☆...... سر کے مسح کے لیے الگ پانی لینا چاہیے۔[5]

ابوداؤد (۱۳۰) کی جس روایت میں ہاتھوں کو پہلے سے لگے ہوئے پانی سے مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سفیان ثوری کی تدلیس اور ابن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

☆...... اپنی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر (کانوں میں بنے ہوئے راستوں میں گھمائیں، جب آخر تک پہنچ جائیں تو) کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کرلیں۔[6]

☆...... سر کے مسح کے لیے لیے گئے پانی سے کانوں کا مسح کرنا درست ہے، کیونکہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''کان سر کا حصہ ہیں''۔[7]

تاہم کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جو پانی سر کے مسح کے لیے لیتے تھے، کانوں کے مسح کے لیے اس سے الگ لیتے تھے۔[8]

1۔ ابوداؤد۔ کتاب الطھارۃ، باب تخلیل اللحیۃ: ۱۴۵۔ ترمذی: ۳۱۔ ابن ماجہ: ۴۳۲، اسنادہٗ حسن لذاتہ، عبدالواحد بن قیس صدوق، حسن الحدیث اذا روی عنہ، الأوزاعی

2۔ بخاری، کتاب الوضو، باب غسل الرّجلین إلی الکعبین: ۱۸۶۔ مسلم: ۲۳۵

3۔ بخاری، کتاب الطھارۃ، باب مسح الرأس کلہ: ۱۸۵، ۱۸۶۔ مسلم: ۲۳۵

4۔ ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب صفۃ وضوء النبی ﷺ: ۱۰۷، ۱۱۰۔ شاذ روایت ہے۔

5۔ مسلم، کتاب الطھارۃ، باب آخر فی صفۃ الوضوء: ۲۳۶

6۔ نسائی، کتاب الطھارۃ، باب مسح الأذنین مع الرأس...... الخ: ۱۰۲۔ ابن ماجہ: ۴۳۹، ترمذی: ۳۶ صحیح

7۔ سنن الدارقطنی: ۹۸/۱، ح: ۳۲۷۔ سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۳۶

8۔ السنن الکبری للبیھقی: ۱۰۷/۱، ح: ۳۰۸۔ اسنادہٗ صحیح بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث شاذ ہے، لیکن یہ روایت صحیح ہے، اسے امام حاکم، امام ذہبی اور امام ابن الملقن وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ...... بعض لوگ مکمل سر کا مسح نہیں کرتے، آدھے یا چوتھائی سر کا مسح کرتے ہیں، یہ غلط ہے۔ کیونکہ قرآن میں مکمل سر کے مسح کا حکم ہے اور سنت سے بھی پورے سر کا مسح ثابت ہے۔

☆ ...... وضو میں گردن کا مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کے متعلق روایات موضوع ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''گردن کے مسح کے بارے میں قطعاً کوئی صحیح حدیث نہیں ہے''۔[1]

☆ ...... دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں، پہلے دایاں، پھر بایاں۔[2]

☆ ...... بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔[3]

☆ ...... وضو کے بعد شرم گاہ کی طرف چھینٹے مارنے چاہئیں (اس سے پیشاب کے قطرے نکلنے کا وسوسہ ختم ہو جاتا ہے)۔ حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَنَضَحَ فَرْجَهُ.[4]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنی شرم گاہ پر چھینٹے مارے''۔

☆ ...... وضو کے بعد آسمان کی طرف انگلی اٹھانا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ ابوداؤد (۱۷۰) کی ایک روایت میں نظر آسمان کی طرف اٹھانے کا ذکر ہے، لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔

وضو کے اذکار

☆ ...... بعض لوگ وضو کے دوران میں ہر عضو دھوتے ہوئے دعا پڑھتے ہیں، یہ بدعت ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر عضو کے لیے مخصوص اذکار کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں ہے''۔[5]

☆ ...... وضو کے دوران میں دعائیں پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

☆ ...... جو شخص اچھا وضو کرے اور پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے وہ چاہے داخل ہو:

1۔ زاد المعاد: ۱/ ۱۹۵

2۔ بخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين الى الكعبين: ۱۸۶۔ مسلم: ۲۳۵

3۔ ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب غسل الرجل: ۱۴۸۔ ترمذی: ۴۰۔ تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم الرازي، ص: ۳۱، ۳۲۔ صحيح

4۔ نسائي، كتاب الطهارة، باب النضح: ۱۳۵۔ ابن ماجه: ۴۶۱۔ صحيح، مصنف ابن أبي شيبة: ۱/ ۱۶۷

5۔ الأذكار، باب ما يقول على وضوءه: ۱/ ۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.[1]

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔

☆...... وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ.[2]

”اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں“۔

☆...... تیسری دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.[3]

”اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے کر دے“۔

☆...... بعض لوگ وضو کے بعد سورۃ القدر کی تلاوت کرتے ہیں، اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ دیکھئے احادیث ضعیفہ کا مجموعہ: ۱۶۷

وضو سے متعلقہ دیگر مسائل

☆...... وضو کے تمام اعضاء کو ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ دھونا جائز ہے۔[4]

☆...... اعضائے وضو میں سے کسی عضو کو ایک بار، کسی کو دو بار اور کسی کو تین بار دھونا بھی جائز ہے۔[5]

☆...... تین سے زیادہ مرتبہ دھونا ہرگز جائز نہیں۔ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے اسے وضو کر کے دکھایا، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے، پھر فرمایا:

1۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء۔ ۲۳۴

2۔ السنن الكبرىٰ للنسائی: ۹۹۰۹۔ صحيح الجامع: ۶۰۴۶ 3۔ ترمذی۔ ح: ۵۵

4۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء مرة مرة: ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹

5۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب آخر فی صفة الوضوء: ۲۳۵

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

هٰكَذَا الْوُضُوْءَ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ.[1]

''یہ وضو کا (صحیح) طریقہ ہے، پس جس نے اس سے زیادہ کیا اُس نے بہت بُرا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا''۔

☆...... ہر عضو کو مَل کر دھونا چاہیے، تا کہ اچھی طرح صفائی ہو جائے محض پانی بہا لینے سے صفائی نہیں ہو سکتی۔

☆...... تمام اعضاء ترتیب سے دھونے چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ترتیب سے وضو کرتے تھے۔ کبھی ترتیب کے خلاف وضو کرنا ثابت نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ ابو جبیر الکندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اُسے وضو کرنے کا حکم دیا، اس نے چہرہ دھونے سے ابتدا کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے چہرے سے وضو شروع نہ کرو، کیونکہ یہ طریقہ کافروں کا ہے''۔[2]

اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک رہ جائے

☆...... اعضائے وضو میں سے کسی جگہ کا خشک رہ جانا باعثِ عذاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی ایڑیاں خشک دیکھ کر فرمایا:

وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.[3]

''(خشک) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے''۔

☆...... اگر اعضائے وضو میں سے ناخن کے برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہو گا۔

☆...... جگہ خشک رہنے کا علم نماز میں یا اس کے بعد ہوا تو وضو اور نماز دونوں کو دہرانا پڑے گا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے وضو کیا تو پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی، تو آپ ﷺ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔[4]

اس لیے ہاتھوں وغیرہ پر پینٹ، نیل پالش یا کوئی ایسی چیز لگی ہو جو پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو پہلے اسے صاف کریں اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چوڑیاں پہنی ہوں تو انہیں

1۔ نسائی، کتاب الطهارة، باب الاعتداء في الوضوء: ۱٤٠۔ ابن ماجه: ٤٢٢۔ ابوداؤد: ۱۳۵۔ صحیح

2۔ ابن حبان، ۱۰۸۹۔ اسنادهٔ حسن

3۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الاعقاب: ١٦٥۔ مسلم: ٢٤٠

4۔ ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب من توضأ فترك موضعا لم يصبه الماء: ٦٦٦۔ ابوداؤد: ١٧٥۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح ہلائیں، تاکہ پانی ان کے نیچے تک پہنچ جائے۔

پگڑی اور پٹی پر مسح کا بیان

☆ ...... سر پر پگڑی باندھی ہے تو اس پر مسح کرلیں، لیکن اس حالت میں مسح پیشانی سے شروع کریں، کیونکہ حدیث میں ہے: ''نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا''۔ [1]

☆ ...... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''اگر زخم پر پٹی بندھی ہو تو دورانِ وضو پٹی پر مسح کرلیں اور ارد گرد کو دھولیں''۔ [2]

موزوں اور جرابوں پر مسح کا بیان

☆ ...... اگر موزے بحالتِ وضو پہنے ہوں تو ان پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ نے بلاشبہ موزوں پر مسح کیا''۔ [3]

☆ ...... سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ. [4]

''رسول اللہ ﷺ نے ایک (جہادی) دستہ بھیجا تو ان لوگوں کو سردی نے آ لیا، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے انہیں پگڑیوں اور جرابوں پر مسح کرنے کا حکم دیا''۔

☆ ...... سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. [5]

1۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ٢٧٤/٨٣

2۔ السنن الکبری للبیهقي: ٢٢٨/١، ح:١٠٧٩۔ صحیح

3۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الرجل یوضئ صاحبه: ١٨٢۔ مسلم: ٢٧٤

4۔ ابوداؤد: کتاب الطهارة، باب المسح على العمامة: ١٤٦۔ صحیح

5۔ مسند أحمد: ٢٥٢/٤، ح:١٨٢٣٤۔ ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين: ١٥٩۔ ترمذی: ٩٩۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا''۔

اکثر روایات میں ''خُفٌّ'' کا لفظ آتا ہے، جس کا معنی چمڑے کا موزہ ہے، اس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مسح صرف چمڑے کی جراب پر ہو سکتا ہے، اون یا کاٹن کی جراب پر جائز نہیں، جبکہ اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے پاؤں کو ڈھانپا جاتا ہے، جیسا کہ بعض روایات میں ''التّساخین'' کا لفظ ہے، جس کا معنی ہے پاؤں کو گرم رکھنے کی چیز اور جراب کا استعمال بھی اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے۔ اسی لیے امام ابن جوزی، امام خطابی اور امام اللغہ ابو عبید کے نزدیک ''التساخین'' سے موزے، جراب اور اس طرح کی دوسری چیزیں مراد ہیں۔[1]

دراصل شریعت کی نظر میں مسح کا سبب چمڑا نہیں بلکہ پاؤں کا ڈھانپا ہونا اور پہنی ہوئی چیز کو بار بار اُتارنے کی مشقت ہے، اسی لیے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات تک مسح کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اس کے برعکس کسی عقلی یا نقلی دلیل سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مسح کا اصل سبب چمڑا ہے اور نہ چمڑے کے علاوہ دوسری چیز پر مسح سے ممانعت کا اشارہ موجود ہے۔ لہٰذا اگر حدیث میں محض چمڑے کے موزے کا ذکر ہوتا تو بھی اپنے عموم کے پیش نظر جرابوں پر مسح جائز ہوتا، لیکن جب حدیث ہی میں ''خُفٌّ'' کے علاوہ پاؤں ڈھانپنے والی دوسری چیزوں پر مسح کرنے کا ذکر صراحتاً موجود ہے تو جرابوں پر مسح کرنا بالاولیٰ جائز ہوا۔

صاحبِ غایۃ المقصود نے لکھا ہے کہ ''جوربین'' کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے کہ وہ کھال اور چمڑے کی ہیں یا اس سے عام، یعنی اون اور روئی کی ہیں؟ صاحبِ قاموس نے اس کی وضاحت ''لفافۃ الرجل'' سے کی ہے، یہ تفسیر اپنے عموم کے پیش نظر پاؤں پر پہننے والے لفافے پر دلالت کرتی ہے، خواہ وہ لفافہ کھال اور چمڑے کا ہو یا اون اور روئی کا۔ علامہ طیبی اور قاضی شوکانی نے اسے چمڑے سے مقید کیا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی کے کلام کا ماحصل بھی یہی ہے۔ امام ابوبکر ابن العربی اور علامہ عینی نے تصریح کی ہے کہ وہ اون کا ہے اور شمس الائمہ الحلوانی نے اسے پانچ انواع پر تقسیم کیا ہے۔ یہ اختلاف (واللہ اعلم) اس لیے ہوا ہے کہ یا تو اہلِ لغہ نے اس کی مختلف تفسیر کی ہے، یا مختلف علاقوں میں جراب کی ہیئت و صورت مختلف ہوتی تھی۔ بعض علاقوں میں چمڑے کی اور بعض میں اون کی اور بعض میں تمام

1۔ غریب الحدیث: ۱/۲۰۱۰۷/۶۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انواع کی، ہر کسی نے اپنے اپنے علاقے میں پائی جانے والی جرابوں کی ہیئت کے لحاظ سے اس کی شرح کر دی ہے اور بعض نے تمام علاقوں میں پائی جانے والی جرابوں کی تعبیر کر دی۔ خواہ وہ کسی بھی چیز سے بن رہی ہو۔[1]

پس ثابت ہوا کہ ''جورب'' پاؤں پر چڑھانے والے لباس کو کہتے ہیں، وہ خواہ چمڑے کا ہو، سوت کا ہو یا اون کا، اور ان سب پر مسح کرنا جائز ہے، اس کا انکار کرنا صحیح نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت

☆...... عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجُوْرَبَيْنِ.[2]

''میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا''۔

☆...... ازرق بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو دیکھا، انہوں نے بے وضو ہونے کے بعد وضو کیا، تو انہوں نے اپنا چہرہ دھویا، دونوں ہاتھ دھوئے اور اون کی بنی ہوئی جرابوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا آپ ان جرابوں پر مسح کر رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا:

إِنَّهُمَا خُفَّانِ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ صُوْفٍ.[3]

''یہ بھی موزے ہی ہیں لیکن یہ اون سے ہیں''۔

☆...... امام ابوداؤد رحمہ اللہ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بعد فرماتے ہیں: ''علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم جرابوں پر مسح کرتے تھے اور اسی طرح کی روایات عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی ہیں''۔[4]

1۔ غاية المقصود: ٢/٣٦، ٣٧

2۔ الأوسط لابن المنذر: ٢/١١٥، ح: ٤٧٧، صحيح

3۔ الكنى والأسماء للدولابي، ترجمة أبي زياد: ٢/٥٦١، ح: ١٠٠٩، حسنه أحمد شاكر رحمه الله

4۔ ابوداؤد، تحت الحديث: ١٥٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... ان کے علاوہ ابو مسعود الانصاری، عقبہ بن عمرو، سعد بن ابی وقاص (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/ ۲۱۵) عبداللہ بن عمرو، ابووائل اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم (المحلی: ۱/ ۶۱۳) سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا جرابوں پر مسح کرنا

☆...... ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی آخری عمر میں جرابوں پر مسح نہ کرنے کے فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلٰی قَوْلِهِمَا فِیْ آخِرِ عُمُرِهٖ، وَذٰلِکَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ فِیْ مَرَضِهٖ، ثُمَّ قَالَ لِعُوَّادِهٖ: فَعَلْتُ مَا کُنْتُ أَمْنَعُ النَّاسَ عَنْهُ.[1]

''روایت ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی آخری عمر میں صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا، اس طرح کہ انہوں نے حالتِ مرض میں جرابوں پر مسح کیا اور اپنی عیادت کرنے والوں سے کہا: ''میں نے وہ کام کیا ہے جس سے میں لوگوں کو منع کیا کرتا تھا''۔

اور ملا مرغینانی لکھتے ہیں:

وَعَنْهُ أَنَّهٗ رَجَعَ اِلٰی قَوْلِهِمَا وَعَلَیْهِ الْفَتْوٰی.[2]

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور (اب) اسی پر فتویٰ ہے''۔

جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ

☆...... مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پانی سے تر کر کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کر لیں۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ موزوں کے اوپر ظاہر والے حصے پر مسح کرتے تھے''۔[3]

1۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع للکاسانی، کتاب الطهارة، باب مسح علی الجورب: ۱/ ۳۷

2۔ الهدایه اولین، باب المسح علی الخفین: ۱/ ۶۱

3۔ ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب کیف المسح: ۱۶۱۔ ترمذی: ۹۸۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

☆...... جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا''۔ [1]

☆...... ایک حدیث میں ہے: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا''۔ [2]

مسح کی مدت

☆...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ. [3]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مسح کی مدت مقرر کی''۔

یعنی اس کے بعد جرابیں وغیرہ اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہے۔

☆...... مسح کی مدت پہلے مسح سے شمار ہوگی۔

☆...... وضو کی حالت میں موزہ اتار دیا تو طہارت ختم نہیں ہوگی، جب تک وضو نہ ٹوٹے گا، یعنی وضو ٹوٹنے سے پہلے جرابیں دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح جائز ہے۔

☆...... بغیر وضو کی حالت میں موزہ اُتارا، یا وضو کی حالت میں اتارا تھا لیکن اسی حالت میں وضو ٹوٹ گیا اور بعد میں موزے یا جرابیں دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح جائز نہیں۔

☆...... اگر موزے پہن کر سفر شروع کر دیا تو مسافر والی مدت تک مسح کریں اور اگر سفر میں مسح شروع کیا ہے اور گھر آ گئے ہیں تو مقیم کی مدت تک مسح کریں، یعنی اگر مسح کرتے ہوئے مقیم کی مدت سے اوپر وقت ہو گیا ہے تو مسح نہ کریں۔ [4]

1۔ ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين: ١٥٩۔ ترمذی: ٩٩۔ ابن ماجه: ٥٥٩، ٥٦٠، عن ابی موسیٰ الأشعری۔ صحیح

2۔ ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب: ١٦٠۔ صحیح

3۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين: ٢٧٦

4۔ الكافي لامام ابن قدامة: ١/٨٠

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حالتِ جنابت میں مسح کا حکم

☆...... غسل فرض ہو جائے تو مسح کی مدت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. [1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن رات تک پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اُتاریں، لیکن جنبی ہونے پر اُتارنے ہوں گے“۔

وضو پر وضو کرنا

☆...... ہر نماز کے لیے الگ وضو کرنا ضروری نہیں، بلکہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! آج آپ نے وہ کام کیا، جو پہلے نہیں کرتے تھے“۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”اے عمر! یہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے“۔ [2]

☆...... اگر وضو باقی ہو تو دوبارہ بھی وضو کیا جا سکتا ہے، بلکہ افضل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. [3]

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے“۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ”آپ کیسے کرتے ہیں؟“ تو انہوں نے فرمایا: ”ہمارے کسی شخص کے لیے ایک وضو اس وقت تک کے لیے کافی ہے جب تک وہ ٹوٹ نہ

1۔ ترمذی، کتاب الطهارة، باب مسح علی الخفین للمسافر والمقيم: ٩٦۔ نسائی: ١٢٧۔ ابن ماجه: ٤٧٨

2۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد: ٢٧٧

3۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث: ٢١٤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے‘‘۔

☆...... نزال بن سبرہ فرماتے ہیں: ’’میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نمازِ ظہر پڑھنے کے بعد لوگوں کی ضروریات سننے کے لیے کوفہ کی مسجد کے صحن میں بیٹھ گئے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو پانی والا برتن منگوایا، اس میں سے ایک چلّو لے کر اس سے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں کا مسح کیا (بخاری میں دھونے کا ذکر ہے) پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا اور کہا: ’’کچھ لوگ اس کام کو (یعنی کھڑے ہو کر پانی پینے کو) بُرا سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور یہ اس بندے کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو‘‘۔[1]

☆...... بعض لوگ وضو پر وضو کرنے کو مکروہ خیال کرتے ہیں، جو صحیح نہیں۔

پانی کے استعمال میں اسراف

☆...... طہارت میں پانی بقدرِ ضرورت استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ اسراف گناہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. (الانعام: ۱۴۱)

’’اور اسراف نہ کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا‘‘۔

☆...... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (ایک بک) پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے۔[2]

وضو کے بعد ناجائز کام

☆...... وضو کے بعد مسجد کی طرف جاتے ہوئے بلاضرورت تشبیک، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلَاةٍ.[3]

’’جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر جب وہ مسجد کی طرف جائے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے‘‘۔

1۔ نسائی، کتاب الطھارۃ، باب صفۃ الوضوء بغیر حدث: ۱۳۰۔ صحیح۔ بخاری: ۵۶۱۵، ۵۶۱۶

2۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمُد: ۲۰۱۔ مسلم: ۵۱/۳۲۶

3۔ ابو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الھدی فی المشی الی الصلاۃ: ۵۶۲۔ صحیح

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

وضو توڑنے والی چیزیں

درج ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

1۔ پیشاب و پاخانہ سے۔[1]

2۔ ہوا خارج ہونے سے۔[2]

3۔ مذی نکلنے سے اور اس سے وضو سے پہلے استنجا بھی کرنا چاہیے۔[3]

4۔ استحاضہ سے (یعنی وہ خون جو حیض کے علاوہ کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے)۔[4]

5۔ شرم گاہ کو (بغیر کپڑے کے) ہاتھ لگنے سے۔[5]

بعض لوگ کپڑے تبدیل کرتے ہوئے خیال نہیں کرتے اور ان کا ہاتھ شرم گاہ کو لگ جاتا ہے اور بعد میں وہ وضو نہیں کرتے، اسی طرح بعض خواتین چھوٹے بچوں کو صاف کرتی ہیں لیکن وضو نہیں کرتیں، جبکہ ان کا ہاتھ چھوٹے بچوں کی شرم گاہ پر لگتا ہے، انہیں وضو کرنا چاہیے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ برہنہ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

6۔ گہری نیند سے (جو لیٹنے یا ٹیک لگانے کی صورت میں ہو، کیونکہ اس میں آدمی کے حواس قائم نہیں رہتے اور اسے ہوا خارج ہونے کا احساس نہیں ہوتا اور اسے یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ اس کی شرم گاہ پر لگا ہے یا نہیں)۔[6]

7۔ پاگل یا (غم اور نشہ وغیرہ سے) بے ہوش ہونے سے، کیونکہ بے ہوشی نیند سے زیادہ بے حس کرتی ہے۔

8۔ مرتد (دینِ اسلام سے خارج) ہونے سے، کیونکہ اس کے تمام اسلامی عمل ختم

1۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین: ۲۰۳

2۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب لا یتوضأ من الشك حتی یستیقن: ۱۳۷

3۔ بخاری، کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه: ۲۶۹

4۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم: ۲۲۸

5۔ ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب الوضوء من مسّ الذکر: ۴۷۹، ۴۸۱۔ صحیح۔ صحیح ابن حبان:۱۱۱۸

6۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستجمار: ۱۶۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں۔[1]

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں: ''جب کوئی شخص دین اسلام سے پھر جائے تو اس کا کفر پہلی تمام اسلامی عبادات کو ختم کر دیتا ہے''۔[2]

9۔ جن چیزوں سے غسل ٹوٹ جاتا ہے (یعنی جماع، احتلام، حیض اور نفاس) ان سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ ...... اونٹ کا گوشت کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔[3]

☆ ...... مندرجہ ذیل صورتوں میں وضو کر لیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں:

1۔ اونٹ کے علاوہ کسی جانور کا گوشت کھانے سے۔[4]

2۔ قے آنے سے۔[5]

3۔ کسی میت کو اٹھانے سے۔[6]

☆ ...... مندرجہ ذیل صورتوں میں صرف کلی کر لینا کافی ہے:

1۔ کوئی چیز کھانے کے بعد کلی کر لینا بہتر ہے، اگر نہ بھی کی جا سکے تو کوئی حرج نہیں۔[7]

2۔ دودھ (اور چکنائی والی چیز) پینے سے۔[8]

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

1۔ نکسیر پھوٹنے سے۔

2۔ قے آنے سے، کیونکہ جس روایت میں قے یا نکسیر سے وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔[9]

1۔ الزمر: ٦٥

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/۴۳۱، ح:۱۵۸۳۸ و اسنادہٗ صحیح

3۔ مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل: ۳٦۰

4۔ مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل: ۳٦۰۔ سلسلة الأحادیث الصحیحہ: ۲۳۲۲

5۔ ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی الوضوء من القیئ و الرعاف: ۸۷۔ صحیح

6۔ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیّت: ۳۱٦۱۔ ترمذی: ۹۹۳۔ صحیح

7۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من غیر حدث: ۲۱۵

8۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب ھل یمضمض من اللبن: ۲۱۱

9۔ بلوغ المرام، باب نواقض الوضوء: ٦۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ معمولی نیند جس سے حواس بالکل ختم نہیں ہوتے، مثلاً کھڑے یا بیٹھے نیند آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]

4۔ شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم کے کسی حصے سے خون اور پیپ وغیرہ بہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[2]

دورانِ نماز وضو ٹوٹنے کا مسئلہ

☆...... دورانِ نماز وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے۔[3] کیونکہ وضو نماز کے لیے شرط ہے، جب شرط ختم ہوگئی تو مشروط بھی باطل ہوگیا۔

☆...... اگر آدمی باجماعت نماز ادا کر رہا ہو تو وہ بے وضو ہونے کی صورت میں اپنی ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کے لیے چلا جائے۔[4]

......☆......

1۔ بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل العشاء: ٥٦٦، ٥٧١

2۔ ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الدم: ١٩٨۔ اس روایت کو امام ابن خزیمہ، ابن حبان، امام حاکم اور علامہ ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے ابن خزیمہ: ١/٢٤، ٢٥، ح:٣٦۔ ابن حبان: ١٠٩٦۔ مستدرک حاکم: ١/١٥٦، ١٥٧، ح:٥٥٧

3۔ مسلم: ٢٢٤، ٢٢٥

4۔ ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب استئذان المحدث للامام: ١١١٤۔ صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غسل کے مسائل

فرض غسل کا مسنون طریقہ

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا مکمل طریقہ احادیث میں موجود ہے، جو آگے بیان کیا جا رہا ہے۔ اس طریقے کے مطابق کیا ہوا غسل ہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ.

[سورة محمد:٣٣]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (ان کی اطاعت سے منہ موڑ کر) اپنے اعمال برباد نہ کرو''۔

☆...... ہر کام کا دارومدار نیت پر ہے، لہٰذا غسل کرتے ہوئے طہارت کی نیت کریں۔

☆...... پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھو کر بائیں ہاتھ سے گندگی وغیرہ صاف کریں اور استنجا کریں۔

☆...... مٹی (یا صابن وغیرہ) سے ہاتھ پاک کریں۔

☆...... پھر وضو کریں، لیکن سر کا مسح نہ کریں اور پاؤں نہ دھوئیں۔

☆...... پھر اپنی انگلیوں کو تر کر کے سر کے بالوں کا خلال کریں اور بعد میں تین چلّو بھر کر سر میں پانی ڈالیں (اور بالوں میں انگلیاں ڈال کر اچھی طرح ملیں، تاکہ بالوں کے نیچے جلد تر ہو جائے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... تین چلّو اس طرح ڈالیں کہ پہلے دائیں طرف، پھر بائیں طرف اور پھر درمیان میں۔

☆...... پھر سارا بدن دھولیں۔

☆...... غسل والی جگہ سے ایک طرف ہوکر پاؤں دھولیں۔[1]

☆...... اگر عورت نے غسلِ جنابت کے وقت سر کے بالوں کی مینڈھیاں بنائی ہوئی ہیں تو انہیں کھولنا ضروری نہیں، بلکہ تین چلّو پانی بہا دینا ہی کافی ہے۔[2]

☆...... غسل حیض کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ مسلم کی مذکورہ بالا اسی حدیث میں ایک دوسری سند سے یہ الفاظ بھی ہیں:

((فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ لَا))

''کیا میں بالوں کی مینڈھیاں غسلِ حیض اور غسلِ جنابت کے وقت کھولا کروں؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (کوئی ضرورت نہیں)''۔ اور بخاری (۳۱۶) اور سلسلہ صحیحہ (۱۸۸) وغیرہ کی جس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سر کے بال کھولنے کا حکم دیا تھا، وہ غسل حیض نہیں تھا، بلکہ غسلِ احرام تھا، کیونکہ اس وقت تک تو عائشہ رضی اللہ عنہا پاک نہیں ہوئی تھیں۔

غسل میں صابن کا استعمال

☆...... صابن اور شیمپو وغیرہ غسلِ جنابت کے لیے ضروری نہیں، ہاں اگر کوئی صابن یا شیمپو استعمال کرے تو جائز ہے۔

برہنہ ہوکر غسل کرنا

☆...... غسل پردے میں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے پردہ کیا جبکہ وہ غسل کر رہے تھے''۔[3]

☆...... تنہائی میں ننگے ہوکر غسل کرنا جائز ہے، لیکن تنہائی میں بھی پردہ کیا جائے تو

1۔ بخاری، کتاب الغسل، باب من توضأ فی الجنابة ثم غسل...... الخ: ۲۷۴، ۲۴۸، ۲۷۲۔ مسلم:۳۱۶

2۔ مسلم، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة: ۳۳۰

3۔ بخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس: ۲۸۱۔ مسلم:۳۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افضل ہے۔[1]

میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا

☆ ...... خاوند اور بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں اور نبیٔ اکرم ﷺ اکٹھے ایک برتن سے اس طرح غسل کرتے کہ ہمارے ہاتھ باری باری اس میں پڑتے تھے''۔[2]

غسل کے بعد دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں

☆ ...... غسل والے وضو سے نماز پڑھی جا سکتی ہے، الگ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے''۔[3] لیکن دورانِ غسل اگر کسی وجہ سے وضو ٹوٹ گیا، مثلاً شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے، تو نماز کے لیے نیا وضو کرنا پڑے گا۔

☆ ...... اگر کوئی شخص بغیر غسل فرض ہونے کے فرض جیسا غسل کر لیتا ہے تو وہ بھی غسل والے وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

غسل میں جرابوں پر مسح جائز نہیں

☆ ...... غسل فرض ہو جائے تو مسح بھی ختم ہو جاتا ہے، یعنی غسل میں پاؤں پر مسح جائز نہیں۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن رات تک پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اُتاریں، لیکن جنبی ہونے پر اُتارنے ہوں گے۔[4]

غسل میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے؟

☆ ...... طہارت میں پانی بقدرِ ضرورت ہی استعمال کرنا چاہیے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

1۔ بخاری، کتاب الغسل، باب من اغتسل عریانًا وحدهٗ فی الخلوۃ:۲۷۸۔ ابو داوٗد:۴۰۱۲۔ صحیح

2۔ بخاری، کتاب الغسل، باب هل یدخل الجنب یدهٗ فی ...... الخ: ۲۶۱۔ مسلم:۴۵/۳۲۱

3۔ نسائی، کتاب الطهارۃ، باب ترك الوضوء من بعد الغسل: ۲۵۳۔ ترمذی: ۱۰۷۔ صحیح

4۔ ترمذی، کتاب الطهارۃ، باب مسح علی الخفّین للمسافر والمقیم: ۹۶۔ نسائی:۱۲۷۔ ابن ماجه:۴۷۸۔ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. [الأنعام: ١٤١]

''اسراف نہ کرو، کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (تقریباً دو کلو) سے پانچ مُد (تقریباً تین کلو) تک پانی سے غسل کرتے تھے۔[1]

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

☆...... غسل پانچ صورتوں میں فرض ہوتا ہے: (۱) جماع (۲) احتلام (۳) حیض ونفاس (۴) قبولِ اسلام (۵) موت۔

(۱) جماع سے غسل

☆...... جماع سے غسل فرض ہو جائے گا، اگرچہ انزال نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ، وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ.[2]

''جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان (جماع کے لیے) بیٹھے اور کوشش کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ ہو''۔

جنابت میں ممنوع کام

☆...... حالتِ جنابت میں نماز اور طوافِ بیت اللہ ممنوع ہے، کیونکہ ان کے لیے طہارت شرط ہے۔

☆...... بلاوجہ عبادات کو مؤخر کرنا گناہ ہے، لہٰذا جلدی غسل کر کے یہ فرائض ادا کر لینے چاہئیں۔

دوبارہ جماع کے لیے غسل اور وضو

☆...... دوبارہ جماع کے لیے غسل کرنا ضروری نہیں ہے، اگر کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

1۔ بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد: ۲۰۱۔ مسلم: ۳۲۵/۵۱

2۔ بخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان: ۲۹۱۔ مسلم: ۳۴۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"نبی اکرم ﷺ ایک رات اپنی تمام عورتوں کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس غسل کیا، آپ سے پوچھا گیا: "اے اللہ کے رسول! کیا ایک ہی غسل کافی نہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ طریقہ زیادہ پاک، زیادہ اچھا اور زیادہ طہارت والا ہے"۔[1]

...... دوبارہ جماع کرنا ہو تو وضو کر لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ، فَلْيَتَوَضَّأْ.[2]

"جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے، پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اسے وضو کر لینا چاہیے"۔

(۲) احتلام سے غسل

...... احتلام یہ ہے کہ سوتے یا جاگتے میں شہوت سے جوش کے ساتھ منی خارج ہو۔

...... احتلام مردوں کو عام طور پر اور عورتوں کو شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

...... کپڑے پر احتلام کے نشان ہوں تو غسل کرنا چاہیے، اگرچہ احتلام یاد نہ ہو۔

...... نیند میں احتلام محسوس ہوا، لیکن کپڑے پر منی کے نشانات نہیں تو غسل فرض نہیں ہو گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

سُئِلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ يَغْتَسِلُ ، وَعَنِ الرَّجُلِ يُرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ.[3]

"نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کپڑوں پر تری دیکھے جبکہ اسے احتلام یاد نہ ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے غسل کرنا چاہیے"۔ پھر اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے نیند میں احتلام محسوس ہو لیکن کپڑوں پر تری نہ دیکھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر غسل نہیں"۔

1۔ ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب فيمن يغتسل عند كل واحدة غسلا: ۵۹۰۔ ابوداوٗد: ۲۱۹۔ حسن

2۔ مسلم، كتاب الحيض، باب جواز النوم لجنب...... الخ: ۳۰۸

3۔ ابوداوٗد، كتاب الطهارة، باب الرجل يجد البلة في منامه: ۲۳۶۔ ترمذی: ۱۱۳۔ ابن ماجه: ۶۱۲۔ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

..... اس غسل کے احکام بھی ''جماع سے غسل'' والے ہیں۔

مذی اور وَدی کا مسئلہ

مذی: وہ لیس دار پانی جو شہوت کے وقت عضو مخصوص سے نکلتا ہے۔

وَدی: وہ گاڑھا سفید پانی جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں خارج ہوتا ہے، یہ بیماری ہے، ہمارے ہاں اسے قطرے نکلنے کا نام دیا جاتا ہے۔

..... ''مذی'' اور ''ودی'' نکلنے سے استنجا اور وضو کرنا چاہیے، ان سے غسل فرض نہیں ہوگا۔[1]

..... لیکوریا (عورتوں کے مرض) کا بھی یہی حکم ہے۔

(۳) حیض ونفاس سے غسل

..... حیض وہ سیاہی مائل خون ہے جو بالغ عورتوں کو ہر ماہ آتا ہے۔ عام طور پر اس کی مدت تین سے سات دن تک ہوتی ہے اور نفاس وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے، عموماً اس کی مدت تقریباً چالیس دن ہے، لیکن بعض اوقات پہلے بھی ختم ہو جاتا ہے۔[2]

..... حیض اور نفاس سے غسل فرض ہو جاتا ہے، غسل خون بند ہونے پر کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ ، وَاِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ.[3]

''جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ''۔

..... خون کی بو دور کرنے کے لیے خوشبو استعمال کرنی چاہیے۔ رسول اللہ نے فرمایا:

خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا.[4]

1۔ بخاری، کتاب الغسل ، باب غسل المذی والوضوء منه: ۲۶۹۔ مسلم:۳۰۳

2۔ ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی وقت النفساء: ۳۱۲۔ ارواء الغلیل: ۲۰۱۔ صحیح

3۔ بخاری، کتاب الحیض، باب اقبال المحیض وادباره: ۳۲۰۔ مسلم: ۳۳٤/٦٥

4۔ بخاری، کتاب الحیض، باب غسل المحیض: ۳۱۵۔ مسلم: ۳۳۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ایسا کپڑا جسے خوشبو لگی ہوئی ہو، وہ لے اور (اس کے ساتھ) تین مرتبہ طہارت حاصل کر''۔

حیض ونفاس میں ممنوع کام

☆...... حیض اور نفاس والی عورت مندرجہ ذیل چار کام نہیں کرے گی:

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) جماع (۴) بیت اللہ کا طواف۔

☆...... حیض ونفاس والی عورت باقی تمام کام کرسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.[1]

''بلاشبہ مومن (کسی حالت میں بھی) نجس نہیں ہوتا''۔

☆...... نماز، روزہ اور طواف کے دوران میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو وہ عبادت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

حیض ونفاس میں چھوڑی گئی عبادات کی قضا

☆...... فرض روزہ اور فرض طواف کی قضا دی جائے گی، فرض نماز کی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي.[2]

''تو طواف نہ کرتی کہ پاک ہو جائے''۔

☆...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.[3]

''ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا''۔

☆...... حیض ونفاس شروع ہونے سے پہلے جو نماز فرض ہو چکی تھی یعنی جس نماز کا وقت ہو چکا تھا، لیکن اس نے سستی کی بنا پر ابھی تک اسے ادا نہیں کیا تھا تو اس نماز کی قضا حیض ونفاس

1۔ بخاری، کتاب الغسل، باب عرق الجنب و أن المسلم لا ينجس: ۲۸۳۔ مسلم: ۳۷۱

2۔ بخاری، کتاب الحيض، باب تقضى الحائض المناسك كلّها إلا الطواف بالبيت: ۳۰۵

3۔ مسلم، کتاب الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة: ۳۳۵/۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد دینا ہوگی، کیونکہ وہ نماز اس پر فرض ہو چکی تھی۔

☆...... حیض یا نفاس کا خون وقت سے پہلے ختم ہو جائے تو تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی اور نماز روزہ فرض ہو جائے گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ.[1]

"جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ"۔

جنبی و حائضہ کا قرآن پڑھنا اور اسے چھونا

☆...... حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں تلاوتِ قرآن کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔صحیح بات یہ ہے کہ ان حالات میں حرمتِ تلاوتِ قرآن کے متعلق کوئی صحیح و واضح حدیث نہیں ہے۔جب حرمت کی کوئی واضح و صحیح دلیل نہیں تو ان حالات میں تلاوت سے منع کرنا جائز نہیں۔

☆...... اسی طرح حیض و نفاس کی حالت میں قرآن مجید کو چھونے سے منع کرنا بھی کسی واضح و صریح حدیث سے ثابت نہیں ہے،لیکن اگر کسی صاف کپڑے وغیرہ سے قرآن کو چھوا جائے اور اسی کے ذریعہ سے ورق گردانی کی جائے تو بہتر ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مسجد سے مصلیٰ پکڑانے کا حکم دیا،انہوں نے حیض کا عذر کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ حَيْضَتُكِ لَيْسَتْ فِیْ يَدِكِ.[2]

"حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے"۔

معلوم ہوا کہ حیض کا اثر ہاتھوں میں نہیں ہوتا،ان سے کوئی بھی چیز پکڑی جا سکتی ہے۔

ایامِ حیض کے علاوہ پانی کی حیثیت

☆...... مخصوص دنوں کے علاوہ پانی نکلنے کے احکام حیض و نفاس والے نہیں ہیں۔اس

1۔ بخاری، کتاب الحیض، باب اقبال المحیض و ادبارہ: ۳۲۰۔ مسلم: ۳۳٤/٦٥

2۔ مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا...... الخ: ۲۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں عورت وہ تمام کام کرسکتی ہے جو پاک عورتیں کرتی ہیں۔ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا. [1]

''ہم مٹیالے اور زرد رنگ کے پانی کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں''۔

(۴) اسلام قبول کرنے پر غسل

...... جب کوئی شخص اسلام قبول کرنا چاہے تو کلمہ پڑھانے سے پہلے اسے غسل کرایا جائے گا۔ سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں قبولِ اسلام کے لیے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا''۔ [2]

(۵) میت کا غسل

...... جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اسے غسل دینا فرض ہے۔ [3]

غسل کے مزید مسائل

...... غسل جنابت جتنی جلدی ہو سکے کرنا چاہیے، لیکن اگر کسی وجہ سے کچھ دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت پر جب غسل فرض ہو تو اُسی وقت غسل کرنا لازمی ہے، یہ صحیح نہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتی ہیں:

رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ. [4]

''رسول اللہ ﷺ کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے''۔

...... عام لوگ جنبی آدمی کو بالکل ناپاک سمجھتے ہیں اور عورت کو تو حیض ونفاس کے دوران میں ایک الگ کمرے میں گھر کے گندے بستر پر ڈال دیا جاتا ہے، اس کے برتن مخصوص کر دیے جاتے ہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور ملنا جلنا ممنوع قرار پاتا ہے، لیکن اسلام میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

1۔ بخاری، كتاب الحيض، باب الصفرة والكدرة فی غير أيّام الحيض: ٣٢٦

2۔ ابو داوٗد، كتاب الطهارة، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل: ٣٥٥۔ صحيح

3۔ بخاری كتاب الجنائز باب الكفن فی ثوبين: ١٢٦٥۔ مسلم: ١٢٠٦

4۔ مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب...... الخ: ٣٠٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... جنبی آدمی کوئی کام کرنا چاہے اور غسل کے لیے وقت نہ ہوتو بہتر ہے کہ وضو کر لے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے''۔[1]

☆...... اگر کسی کے پاس وضو کے لیے بھی وقت یا پانی نہیں تو وضو کے بغیر بھی کام کر سکتا ہے، کیونکہ نبی علیہ السلام نے مومن کو نجس قرار نہیں دیا ہے۔

اگر جنابت کا علم نماز کے بعد ہو

☆...... امام نے حالتِ جنابت میں جماعت کروادی اور اسے بعد میں علم ہوا تو وہ غسل کر کے تنہا اپنی نماز لوٹائے گا۔سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نمازِ فجر پڑھائی، پھر ''جرف'' میں اپنی زمین کی طرف گئے، تو انہوں نے اپنے کپڑوں میں احتلام کے نشانات دیکھے، فرمانے لگے: ''جب سے ہم چربی استعمال کرنے لگے ہیں تب سے رگیں بہنے لگتی ہیں''۔ پھر غسل کیا اور اپنے کپڑوں سے منی کو دھویا اور نماز دُہرائی (لیکن واپس آ کر مقتدیوں کو نماز دُہرانے کا نہیں کہا)۔''[2]

اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں

☆...... اگر کئی غسل اکٹھے ہو جائیں تو سب کے لیے ایک غسل کافی ہے، کیونکہ مقصد تو طہارت حاصل کرنا ہے اور وہ حاصل ہوگئی۔

غسلِ مستحب

☆...... مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب یعنی افضل ہے۔

(ا) جمعہ کا غسل

☆...... جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے۔[3]

1۔ مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب...... الخ: ٣٠٧

2۔ المؤطا، كتاب الطهارة، باب اعادة الجنب الصلاة: ١١٣۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١/١٧٠، ح: ٥٠١

3۔ ابو داؤد كتاب الطهارة باب في الرُّخصة في ترك الغُسلِ يوم الجمعة: ٣٥٤۔ ترمذی: ٤٩٧۔ نسائی: ١٣٨١ (حسن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) میت کو غسل دینے سے غسل

☆...... میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا چاہئے۔[1]

(۳) عیدین کا غسل

☆...... جمعہ والے دن غسل کرنا افضل ہے اور چونکہ یومِ جمعہ کو عید قرار دیا گیا ہے لہٰذا عیدین والے دن بھی غسل کرنا افضل ہے۔

(۴) احرام کا غسل

☆...... احرام باندھتے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ.[2]

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا''۔

(۵) مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل

☆...... مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں رات بسر کرتے، حتیٰ کہ صبح نماز پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور فرماتے: ''نبی اکرم ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے''۔[3]

......☆......

1۔ سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب فی الغسل من غسل المیّت: ۳۱۶۱۔ ترمذی: ۹۹۳۔ ابن ماجہ: ۱۴۶۳ قال البانی حدیث صحیح

2۔ ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الاغتسال عند الاحرام: ۸۳۰۔ صحیح

3۔ مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طوی...... الخ: ۱۲۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کا مسنون طریقہ

مسنون طریقہ کی اہمیت

☆...... اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا طریقہ سکھایا تھا۔ [1] اور اس طریقے پر نماز ادا کرنا فرض ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ. [البقرہ: ۲۳۹]

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح اللہ نے تمہیں سکھائی ہے''۔

☆...... اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. [2]

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو''۔

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں رکوع وسجود وغیرہ صحیح طرح نہیں کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. [3]

''جاؤ دوبارہ نماز ادا کرو، تم نے نماز پڑھی ہی نہیں''۔

☆...... سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، جس کے رکوع وسجود مکمل نہیں تھے، تو آپ نے اس سے پوچھا: ''تو کب سے ایسی نماز پڑھ رہا ہے؟''

1۔ بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ: ۵۲۱

2۔ بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافرین اذا کانوا جماعۃ والاقامۃ...... الخ: ۶۳۱

3۔ بخاری، کتب الأذان، باب أمر النبی ﷺ الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ: ۷۹۳۔ مسلم: ۳۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نے جواب دیا: ''چالیس سال سے''۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تو نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں، اگر تو ایسی نماز پڑھتے مر گیا تو تیری موت اس سنت پر نہیں ہو گی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے''۔[1]

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، جس کی نماز درست (یعنی میرے) طریقے کے مطابق ہوئی وہ کامیاب و کامران ہو گا اور جس نے نماز بگاڑ دی (یعنی میرے طریقے پر ادا نہ کی) وہ ناکام و نامراد ہو گا''۔[2]

تکبیر تحریمہ کا بیان

☆...... نماز صرف تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ.[3]

''نماز (کے دوران میں بات چیت وغیرہ) کا حرام ہونا تکبیر ہی (کے بعد) ہے اور اس (بات چیت) کا حلال ہونا سلام ہی (کے بعد) ہے''۔

☆...... نماز شروع کرتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں، اس کے علاوہ کوئی بھی جملہ جائز نہیں۔ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلے کی طرف منہ کرتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے: ''اللہ اکبر''۔[4]

قیام کا بیان

☆...... فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیے، بلاوجہ بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. [البقرہ:۸]

''اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہو کر کھڑے رہو''۔

☆...... اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب اذا لم یتم الرکوع: ۷۹۱۔ مختصراً۔ مسند أحمد: ۵/۳۸۴، ح: ۲۳۳۲۰۔ صحیح

2۔ ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أن أول ما یحاسب به العبد...... الخ: ۴۱۳۔ نسائی: ۴۶۶۔ صحیح

3۔ ابو داوٗد، کتاب الطهارۃ، باب فرض الوضوء: ۶۱۔ ترمذی: ۳۔ ابن ماجه: ۲۷۵۔ صحیح

4۔ ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسّنّة فیها، باب افتتاح الصلاۃ: ۸۰۳۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ.[1]

''کھڑے ہو کر نماز پڑھو، طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کرو''۔

☆...... کھڑے ہو کر نماز شروع کی لیکن دورانِ نماز کسی وجہ سے کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی تو بیٹھ جائیں۔ اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ کھڑے ہونے کی طاقت آ گئی تو کھڑے ہو جائیں، کیونکہ طاقت نہ ہونے کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

رفع الیدین کرنا

☆...... دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.[2]

''میں نے نبی ﷺ کو نماز کی تکبیر کہتے ہوئے دیکھا کہ آپ تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے''۔

☆...... ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا بھی جائز ہے۔[3]

☆...... ہاتھوں سے کانوں کو پکڑنا یا چھونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

☆...... رفع الیدین اور تکبیر میں تینوں شکلیں جائز ہیں، یعنی دونوں ایک ساتھ، یا پہلے رفع الیدین اور بعد میں تکبیر، یا تکبیر پہلے اور رفع الیدین بعد میں۔[4]

☆...... رفع الیدین کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں نہ تو آپس میں ملی ہوئی ہوتیں اور نہ کھلی، بلکہ عام حالت میں ہوتیں۔[5]

1۔ بخاری، کتاب التقصیر، باب اذا لم یطق قاعدًا صلی علی جنبٍ: ۱۱۱۷

2۔ بخاری، کتاب الأذان ، باب الی أین یرفع یدیه؟ ۷۳۸۔ مسلم: ۳۹۰

3۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین...... الخ۔ ۳۹۱/۲۵

4۔ بخاری: ۷۳۸۔ مسلم: ۳۹۰/۲۲۔ ابن خزیمة: ۴۵۶۔ مسلم: ۳۹۱/۲۵

5۔ مستدرک حاکم: ۲۳۴/۱، ح: ۸۵۶۔ ابو داؤد: ۷۵۳۔ ترمذی: ۲۴۰۔ صحیح ابن خزیمة: ۲۳۳/۱، ۲۳۴، ح: ۴۵۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین کرنے میں مرد وزن کا فرق

☆...... بعض لوگ ہاتھ اٹھانے کی مقدار میں مرد و عورت کا فرق کرتے ہیں کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں کندھوں تک۔ یہ فرق کسی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور علامہ شمس الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ.[1]

''مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث دلالت نہیں کرتی''۔

اور امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ.[2]

''کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرتی ہو''۔

ہاتھ باندھنا

☆...... سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ.[3]

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں''۔

☆...... ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کے حصہ کو کہتے ہیں۔[4]

☆...... سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا، یوں کہ وہ پہنچے اور کلائی پر بھی آ گیا۔[5]

---

1 فتح الباری: ۲/۲۲۲۔ عون المعبود: ۱/۲۶۳

2 نیل الأوطار: ۲/۲۱۴، بعد الحدیث: ۶۷۱

3 بخاری، کتاب الأذان، باب وضع الیمنی علی الیسری: ۷۴۰

4 القاموس الوحید: ۵۶۸

5 ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب رفع الیدین فی الصلوۃ: ۷۲۷۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ باندھنے کا مقام

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئیں، یہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ.[1]

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انہیں سینے پر باندھا''۔

یہ حدیث بالکل صحیح ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی شرائط کے متعلق کتاب کے آغاز میں فرمایا ہے: ''یہ مختصر صحیح احادیث کا مجموعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ تک صحیح اور متصل سند کے ساتھ پہنچتی ہیں اور بیچ میں کوئی راوی ساقط یا سند میں انقطاع نہیں ہے اور کوئی راوی مجروح یا ضعیف نہیں ہے''۔

(۲) سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هٰذِهِ عَلٰى صَدْرِهِ.[2]

''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (نماز سے) کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف پھرتے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ہاتھ سینے پر رکھتے تھے''۔

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۲/۲۲۴) میں، امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے شرح الترمذی میں اور علامہ نیموی حنفی رحمہ اللہ نے آثار السنن (۱/ ٦٧) میں اس کی سند کو حسن تسلیم کیا ہے۔ علامہ محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی (۱/۲۸٦) میں فرمایا:

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَإِسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ.

1۔ ابن خزيمة: كتاب الصلاة، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة...... الخ: ۱/۲٤۳، ح:٤۷۹

2۔ مسند أحمد: ٥/۲۲٦، ح:۲۲۰۲٦۔ قبيصة صدوق حسن الحديث، وثقه العجلي وابن حبان وحسن لهُ الترمذي والبغوي وصحّح له النووي وابن عبدالبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس حدیث کی سند کے سب راوی ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کی سند متصل ہے''۔

(۳) سیدنا وائل بن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ ثُمَّ وَضَعَهُمَا عَلٰى صَدْرِهِ.[1]

''انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انہیں سینے پر باندھ لیا''۔

(۴)...... طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلٰى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.[2]

''نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انہیں سینے پر باندھا کرتے تھے''۔

یہ روایت مرسل ہے، محدثین کے ہاں مرسل روایت متصل روایت کی موجودگی میں مقبول ہوتی ہے اور اس روایت کے ساتھ دوسری متصل روایات موجود ہیں۔

زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت کی حقیقت

مندرجہ بالا احادیث کے برعکس زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت جو ابوداؤد (۷۵۶) میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے، یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔ اس میں عبدالرحمٰن بن اسحٰق کوفی ضعیف اور زیاد بن زید مجہول ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مرفوع ہونا صحیح نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے: ''متفق علی ضعفہ'' یعنی اس روایت کے (مرفوع اور موقوف دونوں صورتوں میں) ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ علامہ

1۔ السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الحیض، باب وضع الیدین علی الصدر...... الخ: ۲/ ۳۰، ح: ۲۳۳٦۔ طبقات المحدثین بأصبهان لأبي الشيخ: ٤٣٢۔ اسے رشد اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے اور بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

2۔ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب وضع الیمنٰی علی الیسرٰی فی الصّلاۃ: ۷۵۹۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالحئ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ نے حاشیہ ہدایہ (۱/۱۰۲) میں اور شیخ ابن الہمام حنفی رحمہ اللہ نے فتح القدیر شرح الہدایہ میں اس سے اتفاق کیا ہے۔ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق (۱/۳۲۰) میں فرماتے ہیں: ''نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ متعین کرنے والی کوئی بھی حدیث صحیح ثابت نہیں، سوائے ابن خزیمہ کی روایت کے''۔ یہ روایت مضمون کے شروع میں بیان ہوئی ہے۔ یہی بات علامہ ابن الحاج نے شرح منیۃ المصلی میں ارشاد فرمائی ہے۔ (فتح الغفور:۱۱)

نماز شروع کرنے کی دعائیں

☆...... پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعائے استفتاح پڑھیں:

(۱) اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.[1]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جس طرح تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے''۔

(۲) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ.[2]

''میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں''۔

(۳) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا.[3]

1۔ بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التکبیر: ٧٤٤

2۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ: ٥٢/٣٩٩۔ ترمذی:٢٤٢

3۔ مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ: ٦٠١

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا اور تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ، اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح وشام''۔

...... دعائے استفتاح نماز کے شروع میں پڑھی جائے گی، بعد میں نہیں۔ یعنی اگر کوئی آدمی قیام کے علاوہ رکوع یا سجدہ میں جماعت کے ساتھ ملا ہے تو وہ دعائے استفتاح نہیں پڑھے گا، بلکہ اسی حالت میں ساتھ مل جائے گا اور بعد میں بھی نہیں پڑھے گا، کیونکہ اس کا محل گزر چکا ہے۔

قرأت کا بیان

...... پھر یہ تعوذ پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ.[1]

''میں سننے والے، جاننے والے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے، اس کے وسوسے و بُرے خیالات سے، اس کی پھونک (یعنی کبر وغرور) سے اور اس کے جادو سے''۔

یا یہ تعوذ پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.[2]

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے''۔

...... پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا لازمی ہے، بعد میں اختلاف ہے، نہ پڑھنا بہتر ہے، کیونکہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو بغیر کچھ دیر خاموش رہے سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کرتے''۔[3]

...... لیکن اگر جماعت میں قیام کے بعد ملا ہے اور تعوذ نہیں پڑھ سکا تو پھر جب قیام کے لیے کھڑا ہوگا تو تعوذ پڑھے گا، کیونکہ ایک دفعہ تعوذ پڑھنا ضروری ہے۔[4]

1 ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من رأى الاستفتاح...... الخ: ۷۷۵۔ ترمذی: ۲٤۲۔ صحیح

2 بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب: ٦١١٥۔ مسلم: ٢٦١٠

3 مسلم، کتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقرأة: ٥٩٩

4 النحل: ٩٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ......پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ O اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ O اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ O اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ O صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ O اٰمِيْن

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سب جہانوں کا، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ مالک ہے جزا و سزا کے دن کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا، اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تُو نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں''۔

☆ ...... ہر نمازی ہر حالت میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھے، خواہ امام ہو، مقتدی ہو، یا اکیلا ہو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.[1]

''جس شخص نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں''۔

☆ ...... سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضرور پڑھیں، یہ جہراً پڑھنا بھی ثابت ہے اور سرًّا بھی۔[2]

اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا

☆ ...... امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں مذکورہ بالا حدیث پر یوں باب قائم کیا ہے:

''سورۂ فاتحہ کی قرأت امام اور مقتدی دونوں پر تمام نمازوں میں فرض ہے، خواہ وہ حضر میں ہو یا سفر میں، جہری نمازوں میں بھی اور سرّی نمازوں میں بھی''۔

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القرأة للامام والمأموم...... الخ:٧٥٦۔ مسلم: ٣٩٤

2۔ نسائی، کتاب الافتتاح، باب قراءة "بسم الله الرحمن الرحيم": ٩٠٦۔ اسنادهٔ صحيح۔ ابن خزيمه: ١/٢٤٩ تا ٢٥١، ح: ٤٩٥، ٤٩٩۔ صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ...... امام کے پیچھے، جب امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا.[1]

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قرأت کرنا مشکل ہو گیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ''ہاں! اے اللہ کے رسول! یقیناً ہم قرأت کرتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ نہ پڑھا کرو سوائے سورہ فاتحہ کے، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

☆ ...... سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے، محض ایک رکعت میں پڑھ لینا کافی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ ...... ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ.[2]

''جب قبلہ کی طرف رُخ ہو جائے تو تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو تو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ...... پھر یہ کام نماز کی ہر رکعت میں کر''۔

☆ ...... ہر آیت الگ الگ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ آيَةً آيَةً.[3]

1۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۸۵۔ اسے شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ مسند أحمد: ۵/۳۱۳، ح:۲۳۰۴۷

2۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۸۷۔ شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ مسند أحمد: ۴/۳۴۰، ح:۱۹۲۰۴۔ اس کی اصل بخاری (۷۹۳) میں ہے۔

3۔ ابوداؤد، کتاب الحروف والقراءات: ۴۰۰۱۔ ترمذی: ۲۹۲۷۔ صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ ہر آیت کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے“۔
بعض لوگ قرأت کرتے ہوئے دو دو، تین تین آیات کو ملا کر ایک سانس میں پڑھتے ہیں۔ انہیں مذکورہ بالا حدیث پر غور کرنا چاہیے۔
...... سورۂ فاتحہ کے اختتام پر ”آمین“ کہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ”غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ“ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ.[1]
”جب امام غير المغضوب عليهم ولا الضالين کہے تو تم آمین کہو“۔
...... جماعت میں امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو امام اور مقتدیوں کو بھی بلند آواز سے ”آمین“ کہنی چاہیے۔
...... فاتحہ کے بعد جو سورت پڑھنا چاہے وہ پڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ ......[2]
”جب قبلہ کی طرف رُخ ہو جائے تو تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو تو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ“۔

ایک رکعت میں کتنی قرأت کرنی چاہیے

...... ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز تہجد پڑھی تو آپ ﷺ نے ایک رکعت میں سورۂ بقرہ پڑھی، پھر سورۂ نساء، پھر سورۂ آل عمران پڑھی“۔[3]
...... ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مکہ میں نمازِ فجر پڑھائی اور اس میں سورۂ مومنون شروع کی، جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرے پر

1۔ بخاري، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتامين: ٧٨٢۔ مسلم: ٤١٠/٧٦
2۔ صحيح ابن حبان: ١٧٨٧۔ شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ اس کی اصل بخاری (۷۹۳) میں ہے۔
3۔ مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل: ٧٧٢

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہنچے تو آپ کو کھانسی آ گئی اور آپ علیہ السلام رکوع میں چلے گئے''۔[1]

☆...... مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی وجہ سے قرأت بیچ میں چھوڑی جا سکتی ہے۔[2]

☆...... سورۂ فاتحہ کے بعد صرف ایک آیت پڑھنا بھی جائز ہے۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ بِآيَةٍ.[3]

''نبی ﷺ نماز (تہجد) میں صبح تک ایک ہی آیت پڑھتے رہے''۔

☆...... مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک آیت بار بار پڑھی جا سکتی ہے۔[4]

ایک سورت دونوں رکعات میں پڑھنا

☆...... دو رکعات میں ایک ہی سورت بار بار پڑھنا جائز ہے۔ ایک صحابیؓ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ "إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ" فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا.[5]

''اس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعات میں سورۃ ''اذا زلزلت الارض'' کی تلاوت کی''۔

سورتیں ترتیب سے پڑھنا

☆...... نماز میں سورتوں کی قرأت ترتیب سے کی جائے یا بغیر ترتیب کے، دونوں طرح جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ...... ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا.[6]

1۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ٤٥٥

2۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ٤٥٥

3۔ نسائی، کتاب الافتتاح، باب تردید الآیۃ: ١٠١١

4۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ٤٥٥

5۔ ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرّکعتین: ٨١٦۔ حسن

6۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ٧٧٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ تہجد پڑھی تو آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع کی...... پھر سورۂ نساء اور پھر سورۂ آل عمران پڑھی“۔

قرآن مجید سے دیکھ کر قرأت کرنا

...... فرض نماز میں قرأت زبانی ہی کرنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے لیے اس شخص کو سب سے زیادہ مستحق قرار دیا ہے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ نیز فرض نماز میں مصحف سے دیکھ کر پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

...... نفل نماز میں بھی قرأت زبانی کرنی چاہیے، لیکن اگر کوئی قرآن سے دیکھ کر قرأت کرتا ہے تو اس کی گنجائش ہے، ایک روایت میں ہے:

كَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ. [1]

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُن کا غلام ذکوان قرآن سے دیکھ کر امامت کرواتا تھا“۔

قرأت کے شروع میں اور بعد میں سکتہ

...... قرأت کی ابتداء میں اور بعد میں دو سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، جو کرنے چاہئیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کچھ دیر کے لیے خاموش رہتے تھے۔ (اور اس دوران میں دعائے استفتاح پڑھتے تھے)۔ [2]

...... سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ دو سکتے فرمایا کرتے تھے، ایک نماز شروع کرتے ہوئے (قرأت سے پہلے) اور دوسرا جب قرأت سے فارغ ہو جاتے (یعنی رکوع سے پہلے)۔ [3]

قرآن مجید میں بعض آیات کا جواب دینا

...... قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جن کو پڑھنے کے بعد اُن کا جواب بھی دینا چاہیے، لیکن یہ فرض نماز میں ثابت نہیں۔

1۔ بخاری، کتاب الاذان، باب امامة العبد والمولى، معلقًا قبل الحديث: ٦٩٢

2۔ بخاری، کتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير: ٧٤٤۔ مسلم: ٥٩٨

3۔ ابو داؤد، کتاب الصلوة، باب السكتة عند الافتتاح: ٧٧٨۔ صحيح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مثلاً سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ.[1]

''رسول اللہ ﷺ جب تسبیح والی آیت سے گزرتے تو ''سبحان اللہ'' کہتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو ''أعوذ باللہ'' پڑھتے تھے''۔

☆ ...... سورۃ الاعلیٰ کی پہلی آیت کے جواب میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' پڑھنا جائز ہے۔[2]

☆ ...... کسی بھی حساب والی آیت کے جواب میں ''اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَسِيرًا'' پڑھنا چاہیے۔[3]

کتنی آواز سے قرأت کرنی چاہیے؟

☆ ...... نمازی کو قرأت اور دعائیں اتنی اونچی آواز سے نہیں پڑھنی چاہئیں کہ دوسروں کو تکلیف ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَا يَرْفَعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ.[4]

''قرأت کے وقت تم میں سے کوئی دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرے (کہ اسے تکلیف ہو)''۔

☆ ...... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہونٹ بند کر کے قرأت کرنی چاہئے، یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کرتے تھے تو ان کی داڑھی مبارک حرکت کرتی تھی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونٹ بند کر کے قرأت نہیں کرتے تھے۔[5]

1۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ۷۷۲

2۔ ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء فی الصلاۃ: ۸۸۳۔ صحیح

3۔ صحیح ابن خزیمۃ: ۳۱،۳۰/۲، ح:۸۴۹۔ صحیح ابن حبان: ۷۳۷۲۔ مسند أحمد:۴۸/۶، ح:۲۴۷۱۹۔ مستدرک حاکم: ۲۴۹/۴، ح:۷۶۳۶۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

4۔ ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل:۱۳۳۲۔ صحیح

5۔ بخاری، کتاب الأذان، باب القراءۃ فی الظھر: ۷۶۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آخری دو رکعات میں قرأت

☆...... تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قرأت کرنا جائز ہے، ضروری نہیں۔

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ.[1]

”بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور مزید دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے“۔

☆...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ .[2]

”نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے قریب تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں اس سے آدھی آیات تلاوت کرتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعات میں پندرہ آیات کے برابر تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف“۔

☆...... ابوعبداللہ صنابحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ میں آیا اور میں نے مغرب کی نماز ان کے پیچھے پڑھی۔ انہوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قصار مفصل میں سے ایک سورت پڑھی، پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو میں ان کے قریب ہوگیا، قریب تھا کہ میرے کپڑے ان کے کپڑوں کو چھو لیتے، میں نے سنا کہ انہوں نے سورۂ فاتحہ کی قرأت کی اور پھر اس آیت کی:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب یقرأ فی الأخرین بفاتحة الکتاب: ۷۷۶۔ مسلم: ۴۵۱/۱۵۵

2۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر و العصر: ۴۵۲/۱۵۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ. [آل عمران: ۸] [1]

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اکیلے نماز پڑھتے تو چاروں رکعتوں میں قرأت کرتے، وہ ہر رکعت میں اُم القرآن (فاتحہ) کے ساتھ قرآن مجید کی کوئی اور سورت بھی تلاوت فرماتے تھے۔ [2]

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا

صحیح احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ نماز کا رُکن ہے، لہٰذا ہر نمازی پر، خواہ وہ منفرد ہو، امام ہو، یا مقتدی، پھر خواہ امام اونچی قرأت کر رہا ہو یا آہستہ، ہر صورت سورۂ فاتحہ کی قرأت فرض اور واجب ہے، اسے پڑھے بغیر ہرگز کوئی نماز نہیں ہوسکتی۔ بعض لوگ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِي". [3]

''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ پورا کیا جائے گا۔ پس جب بندہ کہتا ہے ''الحمد للہ رب العالمین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری حمد بیان کی''۔

مندرجہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نماز کو تقسیم کر دیا ہے، حالانکہ تقسیم سورۂ فاتحہ کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کا نام ''الصلاۃ'' (نماز) رکھ دیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کا وجود ہی نہیں اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہی استدلال کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ المؤطا، كتاب الصلوة، باب القراءة في المغرب والعشاء: ۲۵۔ صحيح

2۔ المؤطا، كتاب الصلوة، باب القراءة في المغرب والعشاء: ۲۶۔ صحيح

3۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب القراءة في كل ركعة...... الخ: ۳۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. [1]

''جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں''۔

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر یوں باب قائم کرتے ہیں: ''سورۂ فاتحہ پڑھنا ہر نمازی پر واجب ہے، خواہ امام ہو، منفرد ہو یا مقتدی، حضر میں ہو یا سفر میں، جہری نماز ہو یا سرّی''۔

دوسری روایت میں ہے:

اِقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ. [2]

''اپنی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر تجھے جو قرآن یاد ہے اس میں سے پڑھ''۔

مندرجہ بالا احادیث میں مطلق نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، خواہ آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا کسی کی اقتدا میں۔ لیکن بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ احادیث تنہا نماز پڑھنے والے آدمی کے ساتھ خاص ہیں، حالانکہ خاص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ لہٰذا اب وہ احادیث پیش کی جاتی ہیں جن میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا واضح طور پر ذکر موجود ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. [3]

''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے اسے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے''۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَآءَ الْإِمَامِ؟ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ. [4]

''جو کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے''۔ یہ

1۔ بخاری، كتاب الأذان، باب وجوب القرأة للامام والمأموم...... الخ: ٧٥٦۔ مسلم: ٣٩٤

2۔ مسند أحمد: ٤/ ٣٤٠، ح: ١٩٢٠٤۔ صحيح الجامع: ٣٢٤۔ علامہ البانی نے اسے حسن جبکہ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔

3۔ مسند الشاميين، عن سعيد بن عبدالعزيز عن مكحول: ٢٩١۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قرأة الفاتحة فى كلّ ركعة...... الخ: ٣٩٥

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جملہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہا، یعنی مکمل نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ''ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟'' تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ دل میں آہستہ پڑھ لیا کرو''۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے "جُزْءُ الْقِرَاءَةِ" میں امام لغت ابوعبید رحمہ اللہ سے ''خداج'' کا معنی نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: "خِدَاجُ النَّاقَةِ" اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹنی بچہ وقت سے پہلے مردہ حالت میں گرا دے اور ایسے مردہ بچے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا ہے''۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر پڑھی گئی نماز ناقص اور بے فائدہ ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں قرأت کی، رسول اللہ ﷺ پر قرأت بھاری ہوگئی، تو آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا: ''کیا تم بھی (امام کے پیچھے) قرأت کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: ''ہاں! یا رسول اللہ!'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کیا کرو، تم سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو، اس لیے کہ اس کے بغیر کسی شخص کی نماز نہیں ہوتی''۔[1]

دوسری روایت میں ہے:

فَلَا تَقْرَؤُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.[2]

''جب میں (یعنی امام) اونچی آواز سے قرأت کروں تو قرآن سے سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ بھی نہ پڑھو''۔

تیسری روایت میں ہے:

وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ.[3]

1۔ مسند أحمد: ٥/٣١٣، ح: ٢٣٠٤٧۔ ابن حبان: ١٧٩٢۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حسن جبکہ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔

2۔ ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب من ترك القراءة...... الخ: ٨٢٤۔ امام دارقطنیؒ اور علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے (تحقیق مشکوٰۃ میں) اسے حسن جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

3۔ ابن حبان: ١٨٤٤۔ جزء القراءة للبخاري: ٥٦۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/١٧٥۔ امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے "التلخيص الحبير (٨٧)" میں اسے حسن، جبکہ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے ہر شخص سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے''۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ. [1]

''اس شخص کی نماز نہیں جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی نماز پڑھے وہ تنہا ہو یا جماعت کے ساتھ، امام ہو یا مقتدی، مقیم ہو یا مسافر، فرض پڑھ رہا ہو یا نوافل، امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ، اگر وہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

تارکینِ فاتحہ کے دلائل کا تجزیہ

نماز میں سورۂ فاتحہ کا ہر رکعت میں پڑھنا لازم وضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ کے کئی ایک ارشاداتِ عالیہ اس پر دلالت کرتے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ اس کتاب میں کر دیا گیا ہے۔ ائمہ حدیث نے اس موضوع پر مستقل کتب تالیف کی ہیں، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''جزء القراءۃ''، امام بیہقی رحمہ اللہ کی ''کتاب القراءۃ'' اور اُردو زبان میں حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ کی ''خیر الکلام''، علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ صاحب تحفۃ الاحوذی کی ''تحقیق الکلام'' اور محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی ''توضیح الکلام''۔ آخر الذکر اس عنوان پر انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ. [الحجر:٨٧]

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آپ کو سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں) اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے''۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ. [2]

''اُم القرآن (سورۂ فاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے''۔

1۔ کتاب القراءۃ للبیھقی: ٤٧۔ اور فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے اور جو الفاظ اس میں زیادہ ہیں وہ بہت ساری سندوں سے صحیح اور مشہور ہیں اور علامہ انور شاہ کشمیری حنفی نے بھی اسے ''فصل الخطاب (۱۴۷)'' میں صحیح قرار دیا ہے۔

2۔ بخاری، کتاب التفسیر باب قوله: "ولقد اتینك سبعًا من المثانی والقرآن العظیم": ٤٧٠٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفسر قرآن قتادہ بن دعامہ السدوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُثَنَّى فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مَكْتُوْبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ.[1]

''سورہ فاتحہ فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں دُہرائی جاتی ہے''۔

لہٰذا نماز میں سورۂ فاتحہ کا بڑا مقام ہے، اسے ہر نماز کی، خواہ وہ فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں دُہرایا جاتا ہے۔ امام، مقتدی، منفرد اور مسبوق ہر شخص پر اسے نماز میں پڑھنا لازم ہے۔ ہمارے بعض بھائی سورۂ فاتحہ کو نماز میں لازم نہیں سمجھتے، بلکہ قیام میں کم از کم ایک آیت اور بعض کے ہاں تین چھوٹی آیات پڑھنا فرض ہے، جیسا کہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے اور سورۂ فاتحہ امام، مقتدی، منفرد کسی پر بھی پڑھنا ضروری نہیں جانتے اور بالخصوص مقتدی کے حوالے سے اکثر گفتگو کرتے ہیں اور اس کی دلیل قرآن حکیم کی اس آیت کو بناتے ہیں:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.

[الاعراف: ۲۰۴]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

اس آیت سے ہمارے بھائیوں کا استدلال کئی لحاظ سے محلِ نظر ہے:

(۱)...... مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: ''میرے نزدیک ''وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ'' یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو، تبلیغ پر محمول ہے۔ اس جگہ قرأت فی الصلوٰۃ مراد نہیں۔ سیاق سے یہی معلوم ہوتا ہے، تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں''۔[2]

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ لکھتے ہیں:

''حکم کے مخاطب ظاہر ہے کہ کفار و منکرین ہیں اور مقصودِ اصل یہ ہے کہ جب قرآن بہ غرضِ تبلیغ پڑھ کر تم کو سنایا جائے تو اسے توجہ و خاموشی کے ساتھ سنا کرو، تا کہ اس کا معجز ہونا اور اس کی تعلیمات کی خوبیاں تمہاری سمجھ میں آ جائیں اور تم ایمان لا کر مستحقِ رحمت ہو جاؤ،

1۔ تفسیر عبدالرزاق: ۱٤٥٦۔ تفسیر طبری: ۳۹/۱٤

2۔ الکلام الحسن: ۲/۲۱۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اصل حکم تو اسی قدر تھا لیکن علمائے حنفیہ نے اس کے مفہوم میں توسع پیدا کر کے اس سے حالتِ نماز میں مقتدی کے لیے قرآنی سورۂ فاتحہ کی ممانعت بھی نکالی ہے''۔[1]

مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے معلوم ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطبین کفار و منکرین ہیں، جیسا کہ آیت کا سیاقِ کلام اس پر دلالت کرتا ہے۔ جب قرآنِ حکیم دعوت و تبلیغ کے لیے پڑھ کر سنایا جائے اور اس کی تعلیمات بیان کی جائیں تو اسے توجہ اور خاموشی سے سنا جائے، تاکہ قرآنِ حکیم کی دعوتی و تبلیغی خوبیاں سمجھ میں آئیں اور راہِ حق کو پا کر رحمتِ الٰہی کو حاصل کیا جائے۔ اس آیت کریمہ کا اصل مقصود و مطلوب یہی ہے اور نماز میں سورۂ فاتحہ کی ممانعت پر اس سے استدلال بعض علماء کا پیدا کردہ ہے۔

(۲)...... دوسری بات یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ سورۂ اعراف کی ہے اور یہ سورت مکی ہے، اس آیت کے نزول کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں سلام و کلام کرتے رہے، اس آیت سے ان مذکورہ کاموں کی ممانعت نہیں ہوئی، نماز میں کلام کی ممانعت مدینہ طیبہ میں ہوئی، جب سورۂ بقرہ کی آیت ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ کا نزول ہوا۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ:۲۳۸] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.[2]

''ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں نماز میں (ضرورت کے تحت) کلام کیا کرتے تھے، تو آیت ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا''۔

(۳)...... یہ بات علمائے احناف کے ہاں بھی مسلّم ہے کہ کلام مدینہ میں منسوخ ہوا، جیسا کہ ......نووی، احسن الکلام اور شرح صحیح مسلم از سعیدی میں مذکور ہے۔ جب اس آیت کریمہ نے نماز میں کلام منسوخ نہیں کیا تو سورۂ فاتحہ کی قرأت کو کیسے روک سکتی ہے۔

یہ آیت کریمہ اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہوئی اور آپ ہی نے نماز میں فاتحہ

1۔ تفسیر ماجدی، ص:۳۷۳، حاشیہ نمبر: ۲۹۹۔ مطبوعہ تاج کمپنی

2۔ ترمذی، أبواب تفسیر القرآن: ۲۹۸٦۔ بخاری: ۱۲۰۰۔ مسلم: ۵۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کا حکم دیا ہے۔معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اس آیت سے نماز میں فاتحہ کی ممانعت نہیں سمجھی۔اس آیت میں قرآن حکیم کی تلاوت کے وقت اِنصات (خاموشی) کا حکم ہے اور آہستہ پڑھنا اِنصات کے حکمِ قرآنی کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ کئی ایک احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آہستہ پڑھنے اور انصات کرنے میں تضاد نہیں ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ.[1]

''جو شخص جمعہ والے دن اس طرح طہارت اختیار کرتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے، پھر اپنے گھر سے نکلتا ہے، یہاں تک کہ جمعہ کے لیے آتا ہے اور اِنصات کرتا ہے، حتیٰ کہ اپنی نماز کو پورا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کے لیے اس سے پہلے جمعہ تک (کے گناہوں) کے لیے کفارہ بن جاتا ہے''۔

(۴)...... یہ حدیث بتاتی ہے کہ جمعہ کے لیے آ کر نماز کے اختتام تک اِنصات کرنے والے کے لیے اس کا یہ عمل اس سے پہلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔تو کیا مسجد میں آ کر نماز کے اختتام تک نمازی کچھ بھی نہیں پڑھتا؟ حالانکہ خطبہ سننے کے ساتھ وہ امام کے ساتھ دو رکعت نماز بھی ادا کرتا ہے لیکن ساری حالت کو انصات کہا گیا۔نمازی نماز میں تسبیحات، تکبیرات، تشہد، دعائیں سب پڑھتا ہے، لیکن آہستہ پڑھتا ہے۔اس لیے اسے انصات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قراٴت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے۔میں نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ جب تکبیر اور قراٴت کے درمیان خاموش ہوتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ (دعا) پڑھتا ہوں: ''اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ......''[2]

1۔ نسائي، كتاب الجمعة، باب فضل الانصات وترك اللّغو يوم الجمعة: ١٤٠٤۔ صحيح

2۔ بخاري، كتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير: ٧٤٤۔ مسلم: ٥٩٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ثابت ہوا کہ آہستہ پڑھنے کو انصات اور سکوت ہی کا نام دیا جاتا ہے، لہٰذا انصات کے حکم اور آہستہ پڑھنے میں تضاد نہیں ہے۔

(۵)...... علمائے احناف کے ہاں امام کے خطبہ دیتے وقت سامعین کو کلام کرنے کی اجازت نہیں اور اس کا استدلال بھی انہوں نے اسی آیت کریمہ سے کیا ہے۔ ملاحظہ ہو''المبسوط'' از شمس الدین السرخسی (۲/ ۲۸) طبع دار المعرفہ بیروت۔ لیکن اگر دورانِ خطبہ سامع کو چھینک آ جائے تو وہ آہستہ ''الحمدللہ'' کہہ سکتا ہے۔(المبسوط:۲/ ۲۸)

اسی طرح اگر امام خطبہ دیتے ہوئے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ.. الخ﴾ [الاحزاب:٥٦] کہے تو سامعین کو درود شریف پڑھنا چاہیے۔ قاضی ابو یوسف اور امام طحاوی حنفی کا یہی مذہب ہے۔[1]

(۶)...... اسی طرح امام عید کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک شخص بعد میں آ کر اس وقت ملے جب وہ قرأت کر رہا ہو تو مقتدی کو نماز میں امام کی قرأت کے دوران ہی تکبیر اول کے ساتھ زائد تکبیرات کہہ لینی چاہئیں، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور بہارِ شریعت میں مرقوم ہے۔ اگر قرأت کے دوران میں تکبیراتِ زوائد علمائے احناف کے ہاں کہی جا سکتی ہیں تو سورۂ فاتحہ پڑھنا کیوں ممنوع ہے؟

(۷)...... اسی طرح فقہ حنفی کی معتبر کتاب ''منية المصلی'' وغیرہ میں مرقوم ہے کہ صاحبین کے نزدیک امام کی قرأت کے دوران میں آ کر ملنے والا مقتدی ثناء پڑھ سکتا ہے۔ اگر قراءت کے ہوتے ہوئے ثنا پڑھی جا سکتی ہے تو فاتحہ پڑھنا بھی بالکل صحیح اور درست ہے، جبکہ اس کے پڑھنے پر احادیثِ صحیحہ وصریحہ موجود ہیں۔

(۸)...... قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءتِ قرآن سنتے وقت اچھے کلمات کہنا بالکل جائز اور درست ہے، بلکہ اصل ایمان کا شیوہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ.[2]

1۔ المبسوط: ۲/ ۲۹، اور شروحات الهدايه وغيره

2۔ المائدہ: ۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جب وہ سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہوتی ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے حق پہچان لیا، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو تو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے''۔

معلوم ہوا سماعتِ قرآن کے وقت ﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾ کہنا اہلِ ایمان کا شیوہ ہے اور ایسے کلمات سامع کے منافی نہیں، لہٰذا حکمِ رسول ﷺ کے مطابق نماز میں فاتحہ پڑھنا بالکل لازم ہے، وہ دوسرے حکمِ قرآنی کے خلاف نہیں۔

الغرض بہت سارے دلائل اور شواہد اس پر موجود ہیں کہ سورۂ اعراف کی مذکورہ آیت نماز میں مقتدی کو فاتحہ پڑھنے سے منع نہیں کرتی۔ ان دلائل وشواہد کی تفصیل شروع میں ذکر کردہ کتب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ''اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا'' والی حدیث سے بھی تارکینِ فاتحہ کا استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ یہ حدیث بھی انصات کا حکم دیتی ہے اور آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ انصات اور امام کے پیچھے آہستہ پڑھنا آپس میں متضاد نہیں۔ البتہ ایسی قراءت جو امام کے لیے تشویش اور منازعت کا باعث ہو وہ نہیں ہونی چاہیے۔ جب مقتدی آواز کے ساتھ پڑھے تو منازعت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے احادیثِ صحیحہ کی رو سے مقتدی کو آہستہ پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

اسی طرح وہ روایت جس میں ہے کہ ''امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے''۔ ائمہ حدیث کے ہاں صحیح و مقبول نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے تمام طرق کے بارے میں فرماتے ہیں: ''كُلُّهَا مَعْلُوْلَةٌ '' [التلخیص الحبیر: ۱/ ۲۳۲۔ ط دار المعرفة بیروت]

''اس روایت کی تمام اسانید معلول ہیں''۔ یعنی کوئی سند بھی علت سے خالی نہیں ہے۔ باقی روایات کی تفصیل اُمہات الکتب میں موجود ہے اور قارئین کرام شروع میں ذکر کردہ اُردو کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس مسئلہ پر فریقین کے دلائل کا محاکمہ کرتے ہوئے مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی صاحب نے بڑے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے:

لَمْ يَرِدْ فِيْ حَدِيْثٍ مَرْفُوْعٍ صَحِيْحٍ النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْإِمَامِ وَكُلُّ مَا ذَكَرُوهُ مَرْفُوعًا إِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ وَإِمَّا لَا يَصِحُّ.[1]

''کسی مرفوع صحیح حدیث میں قراءت فاتحہ خلف الامام کی ممانعت وارد نہیں ہوئی، مخالفین نے جو بھی مرفوع روایات بیان کی ہیں وہ یا تو بے اصل ہیں یا صحیح نہیں ہیں''۔

جو لوگ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں ان کے بارے میں امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَصَلَاتُهُ تَامَّةٌ وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ.[2]

''اور یقیناً علماء کا اجماع ہے کہ جس شخص نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز مکمل ہے، اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے''۔

اور تقریباً یہی بات علامہ سبکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھی ہے۔ لہٰذا احادیثِ صحیحہ و صریحہ ومحکمہ کی رو سے نماز میں فاتحہ ضرور پڑھنی چاہئے، نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد اور نماز چاہے جہری ہو یا سِرّی، حضری ہو یا سفری، جنازہ ہو یا عیدین یا نماز کسوف وخسوف، ہر نمازی کو ہر نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے، یہی بات دلائلِ قویہ کی رُو سے صحیح اور درست ہے۔

(۲) آمین کہنے کا مسئلہ

مقتدیوں کو چاہیے کہ جب امام ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کے بعد آمین کہے تو وہ بلند آواز سے آمین کہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا.[3]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو''۔

جس مقتدی نے سورۂ فاتحہ مکمل نہ کی ہو وہ بھی امام کے ساتھ آمین کہے، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے امام کے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' پڑھنے پر

1۔ التعليق الممجد، ص: ۱۰۱، حاشيه نمبر ۱

2۔ الاستذكار: ۲/۱۹۳، وفي نسخة: ۱/۴۷۰، ط دارالكتب العلمية بيروت

3۔ بخاري، كتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمين: ۷۸۰۔ مسلم: ۴۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمین کہنے کا حکم دیا ہے۔[1]

آہستہ قرأت کے وقت آہستہ "آمین" اور بلند قراءت کے وقت بلند "آمین" کہنی چاہیے۔ یہ مسئلہ احادیث میں بالکل واضح ہے لیکن کچھ لوگ سرّی قراءت میں سرّی آمین کو تو مانتے ہیں لیکن جہری قرأت میں جہری آمین کا انکار کرتے ہیں۔ جبکہ یہ مسئلہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.[2]

"جب امام آمین کہے تو تم (مقتدی) بھی آمین کہو (اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے"۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: "اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بلند آواز سے آمین کہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم اس صورت میں دے سکتے ہیں جب مقتدی کو معلوم ہو کہ امام آمین کہہ رہا ہے۔ کوئی عالم تصور بھی نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ ﷺ مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم دیں، جب کہ وہ اپنے امام کی آمین سن ہی نہ سکے"۔[3]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب نبی اکرم ﷺ سورۂ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوتے تو بلند واز سے آمین کہتے"۔[4]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب ﴿وَلَا

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمين: ٧٨٢

2۔ بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمين: ٧٨٠، مسلم: ٤١٠

3۔ ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب الجهر بآمين...... الخ: ١/٢٥٥، ٢٥٦۔ تحت الحديث: ٥٧٠

4۔ سنن الدارقطني: ١/٣٣٥، ح: ١٢٥٩۔ ابن خزيمة: ١/٢٥٦، ٥٧١۔ ابن حبان: ١٨٠٦۔ المستدرك: ١/٢٢٣، ح: ٨١٢۔ اسے امام الدارقطنی نے حسن جبکہ امام حاکم اور امام ذہبی رحمہما اللہ نے بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے"۔[1]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ پڑھا تو آپ نے (اتنی بلند آواز سے) آمین کہی کہ میں نے سنی اور میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا۔"[2]

سیدہ اُم الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "اس نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو آمین کہی اور اس نے بھی اسے سنا، حالانکہ وہ عورتوں کی صف میں کھڑی تھی"۔[3]

دورِ صحابہؓ میں آمین کا ثبوت

نعیم مُجمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی......وہ جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ تک پہنچے تو انہوں نے آمین کہی اور ان کے پیچھے لوگوں نے بھی آمین کہی...... پھر انہوں نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ والی نماز پڑھائی ہے"۔[4]

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے مقتدیوں نے اس قدر بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔[5]

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے دوسو (۲۰۰) صحابہ کرام رضی

1۔ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التأمین وراء الامام: ۹۳۲۔ ترمذی: ۲۴۸۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے، امام بخاری اور امام ابو زرعہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث شعبہ سے منقول آہستہ آمین کہنے والی حدیث سے صحیح ہے، ان کے علاوہ امام ابن حجر، امام دارقطنی، علامہ الالبانی اور حسین سلیم اسد نے اسے صحیح کہا ہے۔

2۔ نسائی، کتاب الافتتاح، باب قول المأموم اذا عطش خلف الامام: ۹۳۳۔ صحیح

3۔ مسند إسحاق بن راهويه، عن أم الحصين رضى الله عنها: ۲۳۹۶۔ اس کے محقق ڈاکٹر عبد الغفور البلوشی نے اس کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔

4۔ نسائی، کتاب الافتتاح، باب قراءة بسم الله ...... الخ: ۹۰۶۔ مسند أحمد: ۴۹۷/۲، ح:۱۰۴۵۳۔ ابن خزیمة: ۲۲۳/۱، ۲۲۴، ح:۴۹۹۔ ابن حبان: ۱۷۹۷، ۱۸۰۱۔ مستدرك حاكم: ۲۳۲/۱، ح:۸۴۹۔ سنن الدارقطني: ۳۰۶/۱، ح:۲۴۵۱۔ البيهقي: ۵۸/۲، ح:۱۱۵۵۔ اسے حاکم، ذہبی، دارقطنی، بیہقی اور الاعظمی نے صحیح اور شعیب الارنؤوط نے صحیح علی شرطِ مسلم کہا ہے۔

5۔ بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الامام بالتأمين، قبل الحديث: ۷۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہم کو دیکھا کہ بیت اللہ میں جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا تو سب لوگ بلند آواز سے ''آمین'' کہتے''۔[1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ.[2]

''یہودی تمہاری کسی چیز پر اس قدر نہیں جلتے جس قدر ''السلام علیکم'' اور ''آمین'' کہنے پر جلتے ہیں''۔

(۵) فاتحہ کے بعد قراءت

سرّی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے، سرّی میں نہیں۔[3]

جہری نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔[4]

(۶) امام کی اتباع

امام سے آگے بڑھنے سے بچنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ.[5]

''نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانے والے شخص کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کی شکل گدھے کی شکل نہ بنا دے''۔

1۔ السنن الکبریٰ للبیھقی: ۲/۵۹، ح:۲۴۵۵۔ کتاب الثقات لابن حبان: ۶/۲۶۵۔ فی ترجمۃ خالد بن أبی نوف

2۔ ابن ماجہ، کتاب إقامۃ الصلوات، باب الجھر بآمین: ۸۵۶۔ اس کے تمام راوی صحیح مسلم کے ہیں، اور اسے امام بوصیریؒ، شعیب الارنؤوط، علامہ الالبانی اور الاعظمی نے صحیح کہا ہے۔

3۔ ابو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب من ترك القراءۃ...... الخ: ۸۲۴۔ صحیح

4۔ ابو داوٗد: ۸۲۴

5۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تحریم سبق الامام برکوع أو سجود ونحوھما: ۱۱۵/۴۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنی کمر نہیں جھکاتا تھا، جب تک کہ نبی ﷺ سجدہ میں نہ چلے جاتے اور ہم آپ کے بعد سجدہ میں جاتے''۔[1]

امام سے پہل کرنا بھی جائز نہیں اور امام کے ساتھ ساتھ چلنا بھی جائز نہیں، اتباع یہ ہے کہ امام کے پیچھے پیچھے چلا جائے، جیسے مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔ اسی طرح جن لوگوں کی کچھ نماز باقی ہو، انہیں نماز مکمل کرنے کے لیے تب کھڑا ہونا چاہیے جب امام دونوں طرف سلام پھیر لے، جبکہ ہمارے ہاں امام سلام پھیرنا شروع کرتا ہی ہے کہ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

جن چیزوں میں امام کی اتباع ضروری نہیں

مندرجہ ذیل چیزوں میں مقتدی اگر امام کی اتباع نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱) نیت میں امام کی اتباع ضروری نہیں، یعنی امام فرض پڑھ رہا ہے جبکہ مقتدی کی نیت نفل کی ہے، یا امام کی نیت نفل کی ہو اور مقتدی فرض ادا کر رہا ہے، جیسا کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد اپنی قوم کی جماعت کرواتے تھے، تو وہ ان کی نفل ہوتی اور قوم کی فرض۔[2]

اسی طرح امام عصر کی پڑھ رہا ہے اور مقتدی ظہر کی ادا کر رہا ہے۔

(۲) امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر امامت کرا رہا ہے اور مقتدی کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہے، یا امام کھڑا ہے اور مقتدی بیٹھا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مرضِ وفات میں ایک دن بیٹھ کر جماعت کروائی اور لوگوں نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔[3]

(۳) امام قصر پڑھے اور مقتدی مکمل پڑھے۔

(۷) امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا

اگر امام کی آواز تمام مقتدیوں تک نہ پہنچ رہی ہو تو مقتدیوں میں سے کوئی شخص امام

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب متی یسجد من خلف الامام؟: ٦٩٠۔ مسلم: ٤٧٤/١٩٨

2۔ بخاری، کتاب الاذان، باب إذا صلّی ثم أم قومًا: ٧١١۔ مسلم: ٤٦٥

3۔ بخاری، کتاب الاذان، باب الرجل یأتم بالامام ویأتم الناس بالمأموم: ٧١٣۔ مسلم: ٤١٨

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی تکبیر آخر تک پہنچائے اور اگر جماعت بہت بڑی ہو تو فاصلے فاصلے پر کھڑے زیادہ لوگوں کو یہ فریضہ انجام دینا چاہیے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرضِ وفات میں جماعت کروائی (اور کمزوری کی وجہ سے لوگوں تک آواز نہیں پہنچ رہی تھی) تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔[1]

سپیکر کی سہولت موجود ہو تو اس میں جماعت کروانی چاہیے تاکہ لوگ صحیح طور پر اقتدا کر سکیں۔

(۸) امام بھول جائے تو اُسے لقمہ دینا

اگر امام بھول جائے تو مقتدی امام کو لقمہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِی.[2]

''جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو''۔

یاد کروانے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر امام قرأت میں سے کچھ بھول جائے تو اسے بھولا ہوا لفظ بتانا چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر قرأت مشتبہ ہوگئی، تو نماز کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟''[3]

اس کے علاوہ کوئی غلطی ہو جائے تو مرد ''سبحان اللہ'' کہہ کر اور عورت تالی بجا کر آگاہ کرے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.[4]

''مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور خواتین کو تالی بجانی چاہیے''۔

نماز سے باہر والا شخص نمازی کو اس کی غلطی پر متنبہ کر سکتا ہے۔ جب قبلہ بیت المقدس سے تبدیل ہو کر کعبہ بن گیا، تو کچھ لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا، وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، قریب سے گزرنے والے آدمی نے بلند آواز سے کہا: ''میں

1۔ بخاری، کتاب الاذان، باب من أسمع تکبیر الامام: ۷۱۲۔ مسلم: ۴۱۳/۸۵

2۔ بخاری، کتاب الصلوۃ، باب التوجه نحو القبلة حیث کان: ۴۰۱۔ مسلم: ۵۷۲

3۔ ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب الفتح علی الامام فی الصلاۃ: ۹۰۸۔ حسن

4۔ بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب التصفیق للنساء: ۱۲۰۳۔ مسلم: ۴۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی سمت نماز پڑھی ہے"۔ تو لوگوں نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ پھیر لیا۔ [1]

(۹) امام کی تبدیلی

امام کسی وجہ سے امامت کے قابل نہ رہے، تو اس کے پیچھے کھڑا مقتدی آگے بڑھ کر نماز مکمل کروا دے۔ عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر نماز میں قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے پیچھے کھڑے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا تو انہوں نے نماز مکمل کرائی۔ [2]

(۱۰) ایک جگہ دو جماعتیں

کچھ لوگ جماعت کے بعد آئیں تو وہ دوسری جماعت کروا سکتے ہیں، بلکہ انہیں جماعت ہی سے نماز ادا کرنی چاہیے اور ائمہ مساجد کو بھی بُرا نہیں منانا چاہیے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تھے، آپ نے فرمایا: "اس شخص پر کون صدقہ کرتا ہے؟" تو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ با جماعت نماز پڑھی"۔ [3]

اگر بعد میں پہنچنے والا آدمی تنہا ہے تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لینے والوں میں سے ایک آدمی (نفل کی نیت سے) اس کے ساتھ شامل ہو جائے، تاکہ جماعت ہو سکے۔ یہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔ (ایضاً)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف مسافر دوسری جماعت کروا سکتے ہیں، مقیم لوگوں کو جماعت کروانا جائز نہیں، یہ سراسر غلط ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جس صحابی کو جماعت کروانے کا حکم دیا تھا وہ مقیم ہی تھا اور اس کے علاوہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مسجد میں دوسری جماعت کروانا ثابت ہے۔ [4]

1۔ بخاری، کتاب الصلوة، باب التوجه نحو القبلة حیث کان: ٣٩٩۔ مسلم: ١١٨٦

2۔ بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قصة البیعة والإتفاق علی عثمان بن عفانؓ: ٣٧٠٠

3۔ ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد قد صلّی فیه مرة: ٢٢٠۔ ابوداؤد: ٥٧٤۔ صحیح

4۔ بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاة الجمعة، تعلیقًا، قبل الحدیث: ٦٤٥ ووصله المحدث أبو یعلی الموصلی فی مسنده الصغیر: ٢/٤٦٨، ح:٤٣٣٨ واسناده صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیر سے آنا اور دوسری جماعت کو معمول بنا لینا جائز نہیں، اس سے پہلی جماعت (جو اصل ہے اس) کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

(11) سنتوں کے لیے جگہ کی تبدیلی

فرضوں والی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سنن ادا کرنی چاہئیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ (فرضوں کے بعد) آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جاؤ؟'' یعنی نفل پڑھنے کے لیے۔[1]

...... نماز میں سجدہ والی آیت تلاوت کی جائے تو سجدہ کرنا چاہیے۔

...... امام نماز میں سجدۂ تلاوت کرے تو مقتدیوں کو بھی سجدہ کرنا چاہیے۔ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی، تو انہوں نے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''میں نے ابو القاسم کے پیچھے اس مقام پر سجدہ کرتے دیکھا ہے''۔[2]

....

1۔ ابو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلّی فیہ المکتوبۃ: ١٠٠٦۔ ابن ماجہ: ١٤٢٧۔ صحیح

2۔ بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدۃ فی الصلاۃ فسجد بھا: ١٠٧٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکوع کا بیان

رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں یعنی رفع الیدین کریں۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیاتِ طیبہ کے آخری دور تک عمل پیرا رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے بعد بھی اس سنت پر عمل کرتے رہے۔ رسول اللہ یا کسی صحابی نے اس کے بغیر کبھی نماز ادا نہیں کی۔

بعض لوگوں نے اس متواتر سنت کو ترک کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ رفع الیدین کرنے کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، کبھی کہتے ہیں کہ پہلے جائز تھا، بعد میں اس سے منع کر دیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں جس سے ثابت ہو کہ رسول اللہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے، یا آپ نے رفع الیدین سے منع کیا ہو، یا رفع الیدین کرنے کے بعد اسے منسوخ کر دیا ہو، جب کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث صحیح، واضح اور متواتر ہیں اور رسول اللہ کی آخر زندگی تک اور بعد میں صحابہ کے عمل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اب رفع الیدین کرنے کے دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

...... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ
إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا.[1]

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اسی طرح اُٹھاتے تھے“۔

اس حدیث کو "الازھار المتناثرة فی الأخبار المتواترة"، "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر"، "المحلی" اور "تدریب الراوی" میں متواتر کہا گیا ہے۔امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے "المغنی ، باب صفة الصلاة، مسألة رفع الیدین فی الصلاة (۱/۵۷٤)" میں اور شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ نے ”سفر السعادۃ (۳۴)“ میں اسے متواتر کے مشابہ قرار دیا ہے۔علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے بھی اسے متواتر تسلیم کیا ہے۔[2]

حافظ ابن حجرؒ نے اپنے استاذ حافظ ابوالفضل کے حوالے سے ”فتح الباری (۲/۲۲۰)“ میں اور علامہ عراقی نے ”تقریب الاسانید (۹)“ میں فرمایا ہے: ”رفع الیدین کی روایت بیان کرنے والے صحابہ کی تعداد پچاس ہے۔ کتبِ احادیث میں ان کی احادیث ملاحظہ کی جا سکتی ہیں“۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”رفع الیدین کی روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی جماعت نے بیان کی ہے کہ شاید اس سے زیادہ تعداد نے دوسری کوئی حدیث روایت نہیں کی“۔[3]

امام حاکم اور امام ابوالقاسم ابن مندہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ”ہمیں کسی ایسی سنت کا پتا نہیں، جس کی نبی ﷺ سے روایت پر چاروں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہوں، اگرچہ وہ خود دور دراز ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، سوائے اس سنت (رفع الیدین) کے“۔[4]

علامہ الشیخ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (۷۲۹ھ تا ۸۱۷ھ) ”تکبیر تحریمہ، رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر“ کے

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة الأولی من الافتتاح سواء: ۷۳۵۔ مسلم: ۳۹۰
2۔ العرف الشذی: ۱/۱۲٤
3۔ نیل الأوطار: ۲/۳/۹
4۔ نصب الرأیة، باب صفة الصلاة: ۱/۴۱۷،۴۱۸۔ فتح الباری: ۲/۲۲۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بعد فرماتے ہیں: ''ان تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا ثابت ہے اور کثرتِ روایت کی وجہ سے یہ متواتر کے مشابہ ہے، اس مسئلے میں چار سو روایات اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال ثابت ہیں، عشرہ مبشرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی حالت پر رہے، حتیٰ کہ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ اس کے علاوہ کچھ ثابت نہیں ہے''۔ [1]

رفع الیدین پر اجماعِ صحابہؓ

عبداللہ بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرے پاس آؤ، میں تمہیں اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح رسول اللہ ہمیں نماز پڑھاتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے''۔ پھر سیدنا عمر کھڑے ہوئے اور کندھوں تک رفع الیدین کیا، پھر تکبیر کہی، پھر رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا، تو سارے لوگوں نے کہا: ''ہاں!) اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے''۔ [2]

محمد بن عمر بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ دس صحابہ کرام میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے: ''میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جانتا ہوں''۔ انہوں نے کہا: ''بیان کرو''۔ تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے، حتیٰ کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر تکبیر کہتے، حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی، پھر قرأت کرتے،، پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو برابر کرتے، سر نہ زیادہ جھکا ہوا ہوتا اور نہ زیادہ اٹھا ہوا، پھر سر اٹھاتے اور ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے''۔ تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ''آپ نے بالکل سچ کہا، رسول اللہ بالکل اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے''۔ [3]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (۵۸۷) میں اور امام ابن حبان نے

1۔ سفر السعادۃ: ٣٤

2۔ الخلافیات للبیہقی۔ نصب الرایۃ للزیلعی، باب صفۃ الصلاۃ: ١٧٦١۔ شیخ تقی الدین نے کہا کہ اس کی سند کے تمام راوی (ثقاہت میں) معروف ہیں۔

3۔ ابو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ٧٣٠، صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صحیح ابن حبان (۵/۱۷۸، ح:۱۸۶۵) میں روایت کیا ہے، جو ان کے نزدیک صحیح ہونے کی دلیل ہے، ان کے علاوہ امام ابن رجب نے فتح الباری (۴/۳۱۱) میں امام احمد سے اس کی تصحیح نقل کی ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم (۴/۹۹) میں، ابن قیم نے تہذیب السنن (۱/۱۴۴) میں، ابوحاتم نے علل الحدیث (۳/۳۸۹) میں، ابن حجر نے فتح الباری (۲/۳۰۷) میں، شیخ احمد عبدالرحمن البناء نے الفتح الربانی میں میں، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی نے تحقیق ابن خزیمہ میں، شعیب الارنؤوط نے تحقیق صحیح ابن حبان (الاحسان) میں اور علامہ الالبانی نے صحیح سنن ابی داؤد میں صحیح کہا ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟'' پھر (انہوں نے رسول اللہ کے طریقے کے مطابق نماز پڑھ کر دکھائی، اس میں) انہوں نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر انہوں نے رکوع کے لیے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر انہوں نے ''سمع اللہ لمن حمدہٗ'' کہا اور رفع الیدین کیا اور فرمایا: ''تم اسی طرح کیا کرو''۔ اور انہوں نے سجدوں میں رفع الیدین نہیں کیا۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، حمید بن ہلال اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ بغیر کسی استثنیٰ کے فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی ابتداء میں، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا کرتے تھے''۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے''۔ [3]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی ایک صحابیٔ رسول سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدین نہ کرتا ہو اور اس روایت کی سند رفع الیدین کرنے والی روایات سے زیادہ صحیح ہو''۔ [4]

1۔ سنن الدار قطنی، کتاب الصلاۃ، باب ذکر التکبیر و رفع الیدین...... الخ: ۱/۲۹۲، ح:۱۱۱۱۔ علامہ مجدی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

2۔ جزء رفع الیدین: ۳٤، ٤۸، ٤۹۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۷۵، ح: ۲۵۲٤، ۲۵۲۵

3۔ المحلی، مسألۃ رفع الیدین عند ...... الخ: ۲/۵۸۰

4۔ جزء رفع الیدین: ۵٦۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۷٤، ح: ۲۵۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ نہیں کہ صحابہؓ کے بعد اُمت نے رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ کہا جاتا ہے، بلکہ جس طرح قولی اور نقلی اعتبار سے سلسلہ در سلسلہ متواتر اسناد سے یہ عمل ہم تک پہنچا ہے، بالکل اسی طرح نسل در نسل اور طبقہ در طبقہ عملی اعتبار سے بھی پہنچا ہے۔ محمد بن اسماعیل سلمی فرماتے ہیں، میں نے ابونعمان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، میں نے ایوب سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عطاء بن ابی رباح کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے''۔[1]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن بیہقی میں اس حدیث کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے، امام ذہبی نے ''المهذب لاختصار السنن الكبير'' میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''التلخيص الحبير ۱/۲۱۹'' میں ان کی موافقت فرمائی ہے۔

1۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع وعند رفع الرأس منه: ۲۵۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجماع علمائے اُمت

اس کے علاوہ ہر دور میں علمائے کرام کی کثیر تعداد نے رفع الیدین کی روایت کو بیان کیا اور اس پر عمل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اب ہم تابعین عظام اور ان کے بعد محدثین وفقہاء رحمہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ ثابت ہو کہ رفع الیدین والی عظیم سنت پر نسل در نسل اور ہر دور میں عمل ہوتا رہا ہے اور یہ سنت عملی تسلسل سے ہم تک پہنچی ہے۔ تابعین عظام کے اسماءِ گرامی یہ ہیں: (۱) حسن بصری (۲) عطاء (۳) طاؤس (۴) مجاہد (۵) نافع (۶) سالم (۷) سعید بن جبیر رحمہم اللہ [1] (۸) محمد بن سیرین، (۹) ابوقلابہ (۱۰) نعمان بن ابی عیاش (۱۱) عمر بن عبدالعزیز (۱۲) قاسم بن محمد (۱۳) عطاء بن ابی رباح (۱۴) حسن بن مسلم (۱۵) عبداللہ بن دینار (۱۶) ابن ابی نجیح (۱۷) قیس بن سعد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ [2]

ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) امام مالک (۲) امام معمر، (۳) امام اوزاری (۴) امام ابن عیینہ (۵) امام عبداللہ بن مبارک (۶) امام شافعی (۷) امام احمد (۸) امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ۔ [3] (۹) ابوالزبیر (۱۰) اللیث بن سعد (۱۱) یحییٰ بن سعید القطان (۱۲) عبدالرحمٰن بن مہدی (۱۳) یحییٰ ابن یحییٰ (۱۴) اسحاق بن ابراہیم الحنظلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ [4]

امام بخاری، امام بیہقی اور علامہ تقی الدین سبکی رحمہم اللہ نے تابعین سے اپنے دور تک کے ان پچپن کبار علماء کے نام گنوائے ہیں جن سے باقاعدہ طور پر رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ [5]

اس سنت کے اثبات پر دلالت کرنے والی احادیث تمام محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، لیکن سیّد المحدثین امام بخاری اور امام سبکی رحمہما اللہ نے خاص اس موضوع پر کتابیں تحریر کی ہیں۔

1۔ ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع: ٢٥٦

2۔ جزء رفع الیدین للامام بخاری: ٥٦، ٦٣، ٦٤

3۔ ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع: ٢٥٦

4۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، باب رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الرأس منه: ٢٣٥٦

5۔ جزء رفع الیدین للامام بخاری: ٧، ٢٢، ٢٣۔ البیهقی: ٧٥/٢۔ جزء سبکی: ١٠۔ تعلیق الممجد: ٩١۔ عینی: ٣/١٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے آخر عمر میں بھی رفع الیدین کرنے کا ثبوت

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ماہِ رجب سنہ ۹ ہجری میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دین سیکھا، جب واپس جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِرْجِعُوْا اِلٰی اَھْلِیْکُمْ فَعَلِّمُوْھُمْ وَمُرُوْھُمْ وَصَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ. [1]

''اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ، انہیں دین سکھاؤ اور انہیں اسلامی احکام پر عمل کرنے کا حکم دو اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے قبیلہ کو محمدی نماز سکھانے اور پڑھانے کا حکم دیا تھا)۔''

یہی صحابی سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ، وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ. [2]

''رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تو بھی کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے اور اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے''۔

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ [3]

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں اپنے قبیلہ بنولیث کے افراد سمیت اس وقت تشریف لائے جب آپ غزوۂ تبوک کی تیاری کر

1۔ بخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم: ٦٠٠٨

2۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين...... الخ: ٣٩١/٢٥

3۔ بخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين اذا كبّر و اذا ركع واذا رفع: ٧٣٧۔ مسلم: ٣٩٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔ امام ابن سعد نے اسے متعدد اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے۔[1]

اسی طرح دوسرے صحابی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی متاخر الاسلام صحابی ہیں، ان کے بارے میں علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے''۔[2]

یہ حضر موت کے علاقہ میں رہتے تھے اور حضر موت سے مدینہ تک اس وقت کئی ماہ کا سفر تھا۔ پہلی دفعہ رسول اللہ کے پاس آئے اور دین کے احکام سیکھ کر واپس اپنے وطن چلے گئے، پھر اس کے بعد ۱۰ھ میں دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں:

ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ زَمَانٍ فِیْهِ بَرْدٌ شَدِیْدٌ فَرَأَیْتُ النَّاسَ عَلَیْهِمْ جُلُّ الثِّیَابِ تَحَرَّکُ اَیْدِیْهِمْ تَحْتَ الثِّیَابِ .[3]

''پھر کچھ عرصہ کے بعد میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا، ان دنوں سخت سردی تھی، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر موٹی چادریں تھیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے سے حرکت کرتے تھے''۔

اس سے معلوم ہوا کہ ۱۰ ہجری تک رفع الیدین کرنا ثابت ہے اور ۱۱ ہجری کے شروع ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ اب تارکینِ رفع الیدین کو ایسی صحیح روایت پیش کرنی چاہیے جس میں صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ ہجری کے آخر پر یا ۱۱ ہجری کے آغاز میں رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا تھا، یا منع فرما دیا تھا، جبکہ ایسی کوئی ایک روایت بھی ثابت نہیں ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ ایسی کوئی روایت تو نہیں ہے، لیکن جن روایات میں ترک رفع الیدین کا ذکر ہے اُن سے لگتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین چھوڑتے دیکھا ہوگا، تبھی یہ بیان کیا ہے۔ یہ دلیل بھی صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ کسی صحابی سے ایسی کوئی صحیح روایت ثابت ہی نہیں ہے۔

1۔ فتح الباری: ۲/۲٦٤، وفی نسخة أُخری: ۲/۱۱۰

2۔ عمدة القاری شرح صحیح البخاری: ۳/۹

3۔ ابو داوٗد، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة: ۷۲۷۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے، اس کا ترک ثابت نہیں، دلائل ملاحظہ ہوں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أنّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یرفع یدیه حذوَ منکبَیْه، اذا افتتح الصلاة واذا کبّر للرکوع واذا رفع رأسهٔ من الرکوع رفعهما، کذلک ایضا، وقال: سمع اللّٰه لمن حمده ربّنا ولک الحمد، وکان لا یفعل ذلک فی السجود.[1]

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر دونوں ہاتھ اٹھاتے، جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے، سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے"۔

سلیمان الشیبانی کہتے ہیں:

رأیتُ سالم بن عبداللّٰه اذا افتتح الصلاة رفع یدیه، فلما رکع رفع یدیه، فلمّا رفع رأسهٔ رفع یدیه، فسألتُهٗ، فقال: رأیتُ أبی، یفعلهٗ، فقال: رأیتُ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یفعله.[2]

"میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر تابعی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے

1۔ صحیح بخاری: ۷۳۹، ح: ۱۰۲۸، صحیح مسلم: ۷۳۸،۷۳۸،۷۳۵، ح: ۱۰۲/۱
2۔ حدیث السراج، وسندہٗ صحیح: ۲/۳۴-۳۵، ح: ۱۱۵

www.KitaboSunnat.com

سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا، میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کوایسا کرتے دیکھا ہے، انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوایسا کرتے دیکھا تھا''۔

سبحان اللہ! کتنی پیاری دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاوفات رفع الیدین کرتے رہے، راویٔ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین ملاحظہ فرمایا، خودبھی رفع الیدین کیا، یہاں تک کہ ان کے بیٹے سالم جو تابعی ہیں، وہ آپ کا رفع الیدین ملاحظہ کر رہے ہیں اور وہ خود بھی رفع الیدین کر رہے ہیں، اگر رفع الیدین منسوخ ہوگیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نمازیں ادا کرنے والے راویٔ حدیث صحابیٔ رسول سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اس نسخ کا علم کیسے نہ ہوا اور سینکڑوں سالوں بعد احناف کو کیسے ہوگیا؟

☆...... جناب رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

''جو سنت کی محبت سے بلا شر وفساد آمین بالجہر اور رفع الیدین کرے، اس کو بُرا نہیں جانتا''۔[1]

اے اللہ! اے زمین وآسمان کو پیدا کرنے والے تو جانتا ہے کہ ہم رفع الیدین اور آمین بالجہر محض تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔

دلیل نمبر 2:

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیس دن رہے، جب واپس جانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِيْ أُصَلِّيْ .[2]

''نماز ایسے پڑھو، جیسے تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے''۔

1۔ تذکرۃ الرشید: ۲/۱۷۵

2۔ صحیح بخاری: ۱/۸۸، ح: ٦٣١

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

راوئ حدیث کا عمل

ابو قلابہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے:

انہ رأی مالک بن الحویرث إذا صلّی کبّر ورفع یدیه، وإذا أراد أن یرکع رفع یدیه، وإذا رفع رأسهٔ من الرکوع رفع یدیه، وحدث أن رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم صنع هٰکذا. [1]

"انہوں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب آپ نماز پڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع کو جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے"۔

صحابئ رسول سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے حکم کے مطابق رفع الیدین کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل مبارک تھا، ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا وفات رفع الیدین کرتے رہے۔

ہم رفع الیدین اس لیے کرتے ہیں کہ ہمارے پاس درج ذیل 53 کتب میں 559 احادیث موجود ہیں۔ (پہلے کتاب کا نام، پھر احادیث نمبر، آخر میں کل تعداد روایات)

بخاری: ۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹ (۵)

مسلم: ۸٦٤-۸٦۲-۸٦٤-۸٦۵-۸۹٦ (۵)

ابی داؤد: ۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۵-۷۲٦-۷۳۰-۷۳۳-۷٤۱-۷٤۲-۷٤۳-۷٤٤-۷٤۵-۷٤٦-۷۵۷-۷٦۱ (۱۵)

ترمذی: ۲۵۵-۳۰٤-۳٤۲۳ (۳)

نسائی: ۸۷٦-۸۷۷-۸۷۸-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۹-۱۰۲٤-۱۰۲۵-۱۰۵۵-۱۰۵٦-۱۰۵۷-۱۰۵۹-۱۰۸۵-۱۰۸٦-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۱۰۲-۱۱٤۳-۱۱٤٤-۱۱۵۹-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۲٦۳-۱۲٦۵ (۲٤)

1۔ صحیح بخاری ۱٦۸/۱، ح:۳۹۱، صحیح مسلم: ۱۰۲/۱، ح:۷۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ: ٨٥٨ـ ٨٥٩ـ ٨٦٠ـ ٨٦١ـ ٨٦٢ـ ٨٦٣ـ ٨٦٤ـ ٨٦٥ـ ٨٦٦ـ ٨٦٧ـ ٨٦٨ـ ١٠٦١ـ (١٢)

دارمی: ١٢٨٥ـ ١٢٨٦ـ ١٢٨٧ـ ١٣٤٦ـ ١٣٤٧ـ ١٣٤٨ـ ١٣٩٦ـ ١٣٩٧ـ (٨)

مؤطا امام مالك: ١٩٦ـ ١٩٨ـ ٢٠١ (٣)

صحیح ابن خزیمة: ٤٥٦ـ ٤٥٧ـ ٥٨٣ـ ٥٨٤ـ ٥٨٥ـ ٥٨٦ـ ٥٨٧ـ ٥٨٩ـ ٦٤٣ـ ٦٧٧ـ ٦٩٣ـ ٦٩٤ـ ٦٩٥ـ ٦٩٧ـ ٦٩٨ـ ٩٠٥ (١٦)

مسند احمد: ٧١٧ـ ٤٥٤٠ـ ٤٥٧٤ـ ٥٠٣٣ـ ٥٠٣٤ـ ٥٠٥٤ـ ٥٠٨١ـ ٥٢٧٩ـ ٥٧٦٢ـ ٥٨٤٣ـ ٦١٦٣ـ ٦١٦٤ـ ٦١٧٥ـ ٦٣٢٨ـ ٦٣٤٥ـ ٩٦٠٨ـ ١٤٣٣٠ـ ١٥٠٠٠ـ ١٥٦٠٤ـ ١٨٨٤٨ـ ١٨٨٥٠ـ ١٨٨٥٢ـ ١٨٨٥٣ـ ١٨٨٥٥ـ ١٨٨٥٨ـ ١٨٨٦١ـ ١٨٨٦٦ـ ١٨٨٧٠ـ ١٨٨٧١ـ ١٨٨٧٦ـ ١٨٨٧٧ـ ٢٠٨٣١ـ ٢٠٥٣٥ـ ٢٠٥٣٦ـ ٢٠٥٣٧ـ ٢٣٥٩٩ـ (٣٦)

دارقطنی: ١١١٩ـ ١١٢٠ـ ١١٢١ـ ١١٢٢ـ ١١٢٣ـ ١١٢٤ـ ١١٢٥ـ ١١٢٦ـ ١١٢٧ـ ١١٢٨ـ ١١٢٩ـ ١١٣٠ـ ١١٣١ـ ١١٣٣ـ ١١٣٤ـ ١١٣٥ـ ١١٣٨ـ ١١٤٥ـ ١١٤٨ (٢٠)

مسند شافعي: ٣٥/١، ٢١٢/١ (٢)

مسند أبی داود الطیالسی: ١١١٣ـ ١١١٤ـ ١٣٤٩ (٣)

مصنف عبدالرزاق: ٢٥١٧ـ ٢٥١٨ـ ٢٥١٩ـ ٢٥٢١ـ ١٥٢٢ـ ٢٥٢٣ـ ٢٥٢٤ـ ٢٥٢٥ـ ٢٥٢٧ـ ٢٥٢٦ـ ٢٥٢٠ (١١)

مسند الحمیدی: ٦٢٦ـ ٦٢٧ـ ٩٠٩ (٣)

مسند احمد مخرجا: ٧١٧ـ ٦١٧٥ (٢)

مستخرج ابی عوانة: ١٥٧٦ـ ١٥٧٧ـ ١٥٧٨ـ ١٥٧٩ـ ١٥٨٦ـ ١٥٨٧ـ ١٥٨٨ـ ١٥٨٩ـ ١٥٩٠ـ ١٥٩٦ـ ١٥٧٢ (١١)

السنن الکبری للنسائی: ٦٧٦ـ ٦٧٧ـ ٦٧٨ـ ٦٧٩ـ ٩٥٢ـ ٩٥٣ـ ٩٥٤ـ ٩٥٦ـ ٩٥٧ـ ٩٦٥ـ ٩٥٩ـ ١١٠٦ـ ١١٨٧ـ ١١٨٩ـ ٦٥٠ـ ٦٩٣ـ ٧٤٣ـ ٧٥٠ـ ٦٤٧ـ ٦٤٦ـ ٦٤٨ـ ١٠٩٨ـ ١٠٩٩ـ (٢٣)

مسند البزار البحر الزخار: ٤٤٨٥ـ ٤٤٨٨ـ ٤٤٨٩ـ ٥٧٤٢ـ ٦٠٠٢ـ ٣٧١١ـ ٦٠٠٤ـ ١٦٠٨ـ ٣٧١٢ (٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن الکبری للبیہقی: ٢٣٠١ـ ٢٣٠٢ـ ٢٣٠٣ـ ٢٣٠٤ـ ٢٣٠٧ـ ٢٣١٠ـ ٢٣١٢ـ ٢٣١٣ـ ٢٣١٤ـ ٢٣١٥ـ ٢٣٢٣ـ ٢٥٠١ـ ٢٥٠٣ـ ٢٦٠٤ـ ٢٥٠٦ـ ٢٥٠٧ـ ٢٥٠٩ـ ٢٥١٠ـ ٢٥١٢ـ ٢٥١٣ـ ٢٥١٥ـ ٢٥١٦ـ ٢٥١٧ـ ٢٥١٨ـ ٢٥١٩ـ ٢٥٢٢ـ ٢٥٣٠ـ ٢٥٣٣ـ ٢٥٣٥ـ ٢٥٣٦ـ ٢٥٣٨ـ ٢٥٤١ـ ٢٦٠٤ـ ٢٦٢٩ـ ٢٦٤٢ـ ٢٦٤٤ـ ٢٦٩١ـ ٢٧٨٤ـ ٢٨١٤ـ ٢٨١٥ـ ٢٨١٦ـ ٢٨١٧ـ ٦١٨٨ (٤٣)

ال-منتقی لابن جارود: ١٧٧ـ ١٧٨ـ ١٩٢ـ ٢٠٨ (٤)

صحیح ابن حبان محققا: ١٨٦١ـ ١٨٦٢ـ ١٨٦٤ـ ١٨٦٥ـ ١٨٦٨ـ ١٩٤٥ـ ١٨٧٢ـ ١٨٧٣ـ ١٨٧٧ـ ١٨٧٨ (١٠)

الـ معجم الأوسط طبرانی: ١٨٠١ـ ٢٩٤١ـ ٦٤٦٤ (٣)

الـ معجم الکبیر للطبرانی: ١٣١١٢ـ ١٣٢٣١ـ ١٣٢٤٢ـ ٦٢٥ـ ٦٢٦ـ ٦٢٧ـ ٦٢٨ـ ٦٢٩ـ ٦٣٠ـ ٦٣١ـ ١٣٩ـ ١٠ـ ٢٧ـ ٦٠ـ ٦١ـ ٧٧ـ ٧٩ـ ٨٠ـ ٨١ـ ٨٢ـ ٨٤ـ ٨٦ـ ٨٩ـ ٩٠ـ ١٠٣ـ ١٠٤ـ ١١٨ـ ٨٥ (٢٨)

سنن الصغیر للبیہقی: ٣٦٢ـ ٣٦٦ـ ٣٦٨ـ ٤٠٦ـ ٤٠٨ (٥)

معرفة السنن والأثار: ٢٩٤٥ـ ٣٢١٩ـ ٣٢٢١ـ ٣٢٢٧ـ ٣٢٢٩ـ ٣٢٣٢ـ ٣٢٣٤ـ ٣٢٤٠ـ ٣٢٤٢ـ ٣٢٤٣ـ ٣٢٤٥ـ ٣٢٤٧ـ ٣٢٥٢ـ ٣٢٥٦ـ ٣٣٦١ـ ٣٣٦٢ـ (١٦)

معجم ابن عساکر: ١٠٧ـ ٤١١ـ ١٠٢١ـ ١٢٠١ـ ١٥٧٢ (٥)

الـ معجم الصحابة للبغوی: ٢٠٦٤ـ ٢٠٦٥ (٢)

عون الـ معبود: ٧٢٢ـ ٧٢٣ـ ٧٤٣ـ ٧٤٤ـ ٧٤٥ـ ٧٥٢ (٦)

الثقات لابن حبان: ١١٧٧٦ـ ١٤٧٩٩ (٢)

صحیح ابن حبان مخرجا: ١٨٦٠ـ ١٨٦١ـ ١٨٦٢ـ ١٨٦٣ـ ١٨٦٤ـ ١٨٦٥ـ ١٨٦٦ـ ١٨٦٧ـ ١٨٦٨ـ ١٨٦٩ـ ١٨٧٠ـ ١٨٧١ـ ١٨٧٣ـ ١٨٧٤ـ ١٨٧٧ـ ١٩٤٥ (١٦)

الـ محلی بالاثار: ٣/٤ـ ٣/٥ـ ٣/٦ـ ٣/٨ـ ٣/٩ـ ٣/١٠ـ ٣/٢٩ـ ٣/٤١ـ ٣/٣٥١ـ ٢/٢٦٤ـ ٢/٢٩١ (١١)

موطا مالك رواية محمد بن حسن شیبانی: ٩٩ـ ١٠٠ـ ١٠٧ (٣)

مصنف ابن ابی شیبة: ٢٤٢٧ـ ٢٤٢٨ـ ٢٤٣٠ـ ٢٤٣١ـ ٢٤٣٣ـ ٢٤٣٦ـ ٢٤٣٧ـ ٢٤٣٨ـ ٢٥٢٥ـ ٣٠٤٢ـ ١١٣٨٩ (١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح معانی الآثار: ١٣٣٨ـ ١٣٤٠ـ ١٣٤١ـ ١٣٤٢ـ ١٣٤٥ـ ١٣٥١ـ ١٥٤٥ـ ١٥٤٨ـ ١١٧٠ـ ١٣٣٦ـ ١٣٣٩ (١١)

سبل السلام: ٢٥٨ (١)

قرۃ العینین برفع الیدین للبخاری: ١ـ٢ـ٣ـ ٤ـ ٥ـ ٦ـ ٧ـ ٨ـ ٩ـ ١٠ـ ١١ـ ١٢ـ ١٣ـ ١٤ـ ١٧ـ ١٨ـ ١٩ـ ٢٠ـ ٢١ـ ٢٢ـ ٢٣ـ ٢٤ـ ٢٥ـ ٢٦ـ ٢٧ـ ٢٨ـ ٣٠ـ ٣٢ـ ٣٧ـ ٣٨ـ ٣٩ـ ٤٠ـ ٤٦ـ ٤٧ـ ٤٨ـ ٤٩ـ ٥٠ـ ٥١ـ ٥٣ـ ٥٤ـ ٥٥ـ ٥٦ـ ٥٧ـ ٥٨ـ ٦٠ـ ٦١ـ ٦٢ـ ٦٣ـ ٦٤ـ ٦٥ـ ٦٦ـ ٦٧ـ ٦٨ـ ٦٩ـ ٧٠ـ ٧١ـ ٧٢ـ ٧٣ـ ٧٤ـ ٧٦ـ ٧٧ـ ٧٨ـ ٧٩ـ ٨٠ـ ٨٣ـ ٩٦ـ ٩٧ـ ص ٩٨ـ ص ٧٠ـ ٧١ـ ٩٩ـ ١٠٠ـ ١٠٤ـ ١٠٥ـ ١٠٦ـ ١٠٧ـ ١٠٨ـ ١١٠ـ ١١١ـ ١١٢ـ ١١٣ـ ١١٤ـ ١١٦ـ ١١٧ـ ١١٨ـ (٨٥)

الجامع لابن وھب: ٣٨٦ (١)

التلخیص الحبیر: ٣٢٧ـ ٣٣١ـ ٣٦٧ـ ١/٥٤٠ـ ١/٥٤١ـ ١/٥٤٢ـ ١/٥٤٣ (٧)

شرح السنۃ البغوی: ٥٥٩ـ ٥٦٠ـ ٥٦١ـ ٥٦٣ـ ٥٦٤ـ ٥٦٥ـ ٥٦٧ـ ٣/١١ـ ٣/١٣ (٩)

مشکاۃ المصابیح: ٧٩٢ـ ٧٩٣ـ ٧٩٤ـ ٧٩٥ـ ٧٩٧ـ ٨٠١ (٦)

شرح مشکل الآثار الطحاوی: ٥٨٢١ـ ٥٨٢٢ـ ٥٨٣٠ـ ٥٨٣٢ـ ٥٨٣٦ـ ٥٨٣٧ـ ٥٨٣٨(٧)

المسند المستخرج علی مسلم: ٨٥٦ـ ٨٥٧ـ ٨٥٨ـ ٨٥٩ـ ٨٦٠ـ ٨٦١ـ ٨٦٢ـ ٨٨٩ (٨)

الأحاد والمثانی لابن عاصم: ٩٢٢ـ ٩٢٣ـ ٢٦١٩ (٣)

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ٢٥٨٦ـ ٢٥٨٧ـ ٢٥٨٨ـ ٢٥٨٣ـ ٢٥٨٤ـ ٢٥٨٥ـ ٢٥٩٠ـ ٢٥٩١ (٨)

المغنی لابن قدامۃ: ١/٣٥٨ـ ١/٣٦٤ـ ١/٣٦٥ـ ١/٣٦٩ـ ١/٣٣١ـ ١/٣٣٩ـ ١/٣٤٠ـ ٢/٦ـ ٢/٣٦٦ (٩)

شرح النوی علی مسلم: ٤/٩٣ـ ٤/٩٤ـ ٤/٩٥ـ ٤/٩٦ـ ٤/١١٤ـ (٥)

حجۃ اللہ البالغۃ: ٢/١٦ (١)

نیل الأوطار للشوکانی: ٦٦٧ـ ٦٦٨ـ ٦٦٩ـ ٦٧٠ـ ٦٧١ـ ٦٧٢ـ ٦٧٣ـ (٧)

مختصر الأحکام، مستخرج الطوسی: ٢/١٠٠ـ ٢/١٠٨ـ ٢/١٨٢ (٣)

موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان: ١/١٣٣ـ ١/١٣٢ـ ١/١٣٢ (٣)

جمھرۃ الأجزاء الحدیثیۃ: ١/٩٠ـ ١/٢٧٤ (٢)

فتح الباری للابن حجر: ٢/٢١٨ـ ٢/٢١٩ـ ٢/٢٢٠ـ ٢/٢٢١ـ ٢/٢٢٢ـ ٢/٢٢٣ـ ٣/١٩٠ (٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین علمائے اُمت کی نظر میں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رفع الیدین نماز کی زینت ہے''۔
سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے''۔ [1]

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے''۔ [2]

امام شافعی، امام احمد اور امام ابن قیم رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین نہ کرے وہ سنت رسول ﷺ کا تارک ہے''۔ [3]

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی) اس حدیث کی وجہ سے تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ رفع الیدین کریں''۔ [4]

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا، بے شک اس نے نماز کا ایک رکن ترک کر دیا''۔ [5]

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرنا چاہیے''۔ [6]

امام ابو یوسف کے شاگرد عصام بن یوسف بلخی (ف: ۲۱۰ھ) حدیث دیکھ لینے کے بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [7]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب رکوع کرنے کا ارادہ کرے تو

1۔ فتح الباری، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی مع الافتتاح سواء: ۷۳۵
2۔ جزء رفع الیدین للبخاری: ۱۷۔ التلخیص الحبیر: ۲۸
3۔ اعلام الموقعین (اردو): ۵۲۳/۱
4۔ جزء رفع الیدین للبخاری
5۔ عینی: ۷/۳
6۔ غنیۃ الطالبین (اردو): ۲۱
7۔ الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۱۱۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کندھوں یا کانوں تک رفع الیدین کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے اس وقت بھی رفع الیدین کرے۔ میں رفع الیدین کرنے والے کو نہ کرنے والے سے اچھا سمجھتا ہوں، کیونکہ رفع الیدین کرنے کی احادیث بہت زیادہ اور صحیح ہیں"۔[1]

مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت بہت زیادہ اور نہایت عمدہ ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے اُن کا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے، ان کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہے"۔[2]

مزید فرماتے ہیں: "حق بات یہ ہے کہ رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کے ثبوت میں کوئی شک نہیں، قوی سند اور صحیح احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے"۔[3]

ان حضرات کے علاوہ علامہ سندھیؒ نے حاشیہ نسائی (۱/۱۴۰) میں، علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے العرف الشذی (۱/۱۲۴) میں، علامہ رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ (۲/۵) میں اور مولانا اشفاق الرحمٰن نے نور العینین (۸۵) میں رفع الیدین کا صحیح اور ثابت ہونا ذکر کیا ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ رفع الیدین سنتِ متواترہ ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک علماء فتویٰ دیتے آرہے ہیں اور اس پر مسلسل عمل ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سنت پر عمل کریں، ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ.[4]

"اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دی تو تم ضرور گمراہ ہو جاؤ گے"۔

تارکینِ رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ

رفع الیدین نہ کرنے کے جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں وہ یا تو ایسے ہیں جن کا

1۔ حجة الله البالغة: ٢/٤٣٤

2۔ التعليق الممجد: ٩١

3۔ سعايه: ٢١٣/١

4۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى: ٦٥٤/٢٥٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرے سے رفع الیدین سے کوئی تعلق ہی نہیں، یا وہ ضعیف و من گھڑت ہیں، جن کی مختصر سی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

(۱) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا بات ہے میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم (نماز میں) ایسے ہاتھ اٹھاتے ہو جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں، تم نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''[1]

واضح رہے کہ یہ حدیث مختصر ہے اور اس کا رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلم ہی میں اس سے بعد والی حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ اس کا تعلق سلام سے ہے نہ کہ رفع الیدین سے، سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تو ہم (نماز کے آخر میں) ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے اور اپنے ہاتھ سے دونوں جانب اشارے بھی کرتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارے کیوں کرتے ہو، جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں؟ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم تشہد میں اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے ہوئے اپنے دائیں اور بائیں سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) کہو۔''[2]

بعض لوگ ان دو حدیثوں کو دو مختلف واقعات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے، کیونکہ مسند احمد (۵/۹۳، ح:۲۰۹۱۸) میں تمیم بن طرفہ ہی کے واسطے سے یہ حدیث اختصار کے ساتھ موجود ہے اور اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: **''وھم قعود''** اور وہ بیٹھے ہوئے تھے، یعنی حالتِ تشہد میں تھے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ترک رفع الیدین پر استدلال کرنے والوں کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بے علم قرار دیا ہے۔[3] امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کو بدترین جہالت قرار دیا ہے۔[4] مولانا محمود الحسن حنفی لکھتے ہیں: ''باقی **''أذناب الخیل''** کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں، کیونکہ وہ سلام کے بارے

1۔ مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الأمر بالسکون فی الصلوۃ ... الخ: ۴۳۰

2۔ مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الأمر بالسکون فی الصلوۃ ... : ۴۳۱

3۔ جزء رفع الیدین، ص:۳۷، ح:۷۹

4۔ الورد الشذی علی جامع الترمذی، ص:۶۳۔ تقاریر شیخ الہند، ص:۶۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم بوقتِ سلام نماز میں اشارہ بالید بھی کرتے تھے، آپ نے اس کو منع فرمادیا۔''

مولانا محمد تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں: ''لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے''۔ [1]

(۲) تارکین رفع الیدین کی دوسری دلیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں؟'' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ صرف ایک ہی بار اٹھائے۔ [2]

یہ حدیث سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ اس کے سماع کی وضاحت موجود نہیں، پھر امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، ان کا یہ حکم ابوداؤد کے نسخہ حمیصہ اور مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ میں موجود ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے پہلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رفع الیدین کرنے والی حدیث کے تحت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اس قول کی سند صحیح ہے۔ ان کے علاوہ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام دارقطنی اور امام ابن حبان (رحمہم اللہ) وغیرہم نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ [3] بعض محققین نے اسے صحیح بھی کہا ہے، لیکن کسی نے بھی تدلیس والی علت کا جواب نہیں دیا، اس لیے یہ حدیث ضعیف ہی ہے۔

(۳) ایک روایت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کی جاتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھاتے، پھر دوبارہ نہ اٹھاتے''۔ [4]

اس حدیث کا مرکزی راوی یزید بن ابی زیادہ ضعیف اور مدلس ہے اور اس کے سماع کی وضاحت موجود نہیں، پھر اس کا حافظہ بھی خراب ہو گیا تھا اور یہ حدیث حافظہ خراب ہونے

1۔ درس ترمذی: ۲/۳٦

2۔ ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء أن النبی ﷺ لم یرفع الا أول مرۃ: ۲۵۷۔ أبو داؤد: ۷۴۸

3۔ دیکھیے التلخیص الحبیر: ۱/۲۲۲۔ نیل الأوطار: ۲/۲۰۱

4۔ ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع: ۷۴۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ہی کی ہے اور اس کی روایت میں موجود الفاظ ''ثم لا یعود'' مدرج ہیں، جیسا کہ ابوداؤد (۷۵۰) ہی میں یہ بات موجود ہے۔ ''التلخیص الحبیر: ۱/۲۲۱'' میں بھی یہ وضاحت موجود ہے۔

(۴) محمد بن جابر اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، یہ سب شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔[1]

امام دارقطنی رحمہ اللہ ہی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے صرف محمد بن جابر نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے، اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے اور کسی بھی امام نے اسے صحیح قرار نہیں دیا۔

(۵) زبان زد عام ایک روایت یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کا حکم دیا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ بعض نمازی بغلوں میں بُت چھپا کر لاتے تھے، رفع الیدین کے ذریعے سے ان بُتوں کو گرانا اور ان کی منافقت کا پردہ چاک کرنا مقصود تھا۔ یہ روایت بالاتفاق من گھڑت ہے اور یہ حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے۔

یہ تارکین رفع الیدین کے پیش کردہ چیدہ چیدہ دلائل کا مختصر تجزیہ ہے، ان کے علاوہ چند اور روایات بھی پیش کی جاتی ہیں جو بالاتفاق ضعیف اور موضوع و من گھڑت ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے، اس کے خلاف کوئی بھی روایت ثابت نہیں، بلکہ کسی صحابی سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

رکوع کا طریقہ

...... اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔[2]

...... ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں اور انہیں مضبوطی سے پکڑیں۔

...... پیٹھ بالکل سیدھی ہو، ذرا بھی خم نہ آئے، سر بھی متوازی ہو، نہ اونچا ہو، نہ نیچا۔

1۔ سنن الدارقطنی: ۱/۲۹۵، ح: ۱۱۱۸

2۔ بخاری، کتاب الأذان، باب یهوی بالتکبیر حین یسجد: ۸۰۳۔ مسلم: ۲۸/۳۹۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ کَفَّیْهِ مِنْ رُکْبَتَیْهِ وَفَرَّجَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ غَیْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَهٗ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ. وفی روایۃٍ : وَ وَتَّرَ یَدَیْهِ فَتَجَافٰی عَنْ جَنْبَیْهِ. [1]

''آپ ﷺ رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر مضبوطی سے جما لیتے، اپنی انگلیوں کو کھولتے، پھر اپنی کمر کو اس طرح جھکاتے کہ سر نہ اوپر اٹھا ہوتا اور نہ بالکل جھکا ہوتا''۔ اور ایک روایت میں ہے: ''اور ہاتھ کمان کی طرح مضبوط کر لیتے اور بازو پہلوؤں سے جدا کرتے''۔

☆ ...... رکوع اطمینان سے کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا. [2]

''پھر رکوع کر اور پورے اطمینان سے رکوع کر''۔

☆ ...... جو شخص رکوع میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَهْرَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. [3]

''آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جب تک وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو بالکل سیدھا نہیں کرتا''۔

☆ ...... رکوع میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لیں:

(۱) سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ. [4]

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے''۔

1۔ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ۷۳۱، ۷۳٤۔ ترمذی: ۲٦۰۔ صحیح

2۔ بخاری، کتاب الاذان، باب أمر النبی ﷺ لا یتم رکوعه بالاعادۃ: ۷۹۳۔ مسلم: ۳۹۷

3۔ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبه من الرکوع: ۸۵۵۔ صحیح

4۔ بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء فی الرکوع: ۷۹٤۔ مسلم: ٤۸٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ.[1]

''میرا پروردگار پاک ہے (ہر عیب سے) اور سب سے بلند ہے''۔

یہ دعا کم از کم تین دفعہ ضرور پڑھیں۔[2]

(۳) سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.[3]

''اے اللہ! تو (ہر عیب سے) پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(۴) اَللّٰهُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ، وَبَصَرِیْ، وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ.[4]

''اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، تیرے ہی لیے ڈر کر عاجز ہو گئے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں، اور میرے پٹھے''۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ.[5]

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب بہت پاکیزگی والا، بہت مقدس ہے''۔

(۶) سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ.[6]

''پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا''۔

☆...... دعا نمبر (۲) کے علاوہ کسی اور دعا کے کم یا زیادہ پڑھنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

☆...... رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا.[7]

1۔ مسلم، کتاب صلوة المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل: ۷۷۲

2۔ نسائی: ۱۱۳٤۔ صحیح

3۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود؟: ٤٨٥

4۔ مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل: ۷۷۱

5۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ٤٨٧

6۔ ابو داؤد، کتاب الصلوة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده: ۸۷۳۔ صحیح

7۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع والسجود: ٤٧٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''غور سے سنو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے''۔

...... رکوع وسجدہ میں قرأتِ قرآن منع ہے، کوئی قرآنی دعا پڑھنا منع نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے: (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. المائدہ:۱۱۸) اور آپ رکوع اور سجدہ میں بھی یہی آیت پڑھتے رہے''۔[1]

لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رکوع وسجدہ میں قرآن مجید بطور دعا پڑھنا جائز ہے، بطور قرأت جائز نہیں۔

قومہ کا بیان

...... رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کریں، یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں (اس کے تفصیلی دلائل پیچھے گزر چکے ہیں)۔

...... رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ''سمع الله لمن حمدهٗ'' کہیں۔[2]

...... بالکل سیدھے اور اطمینان سے کھڑے ہوجائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا.[3]

''پھر (رکوع سے) اُٹھ، حتیٰ کہ تو بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے''۔

...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ، حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَوْهَمَ.[4]

1۔ مسند أحمد: ٥/١٤٩، ح: ٢١٣٨٦۔ صحيح

2۔ بخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين في التكبيرة الاولى ...... الخ: ٧٣٥۔ مسلم: ٨٦٥/٣٩١

3۔ بخاری، كتاب الأذان، باب أمر النبي ﷺ الذي لا يتم ركوعه بالاعادة: ٧٩٣

4۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام: ٤٧٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ جب ''سمع اللہ لمن حمدہٗ'' کہتے تو کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ (شاید) آپ ﷺ بھول گئے ہیں''۔

...... رکوع کے بعد قیام کی حالت میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں:

(۱) رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ، حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ.[1]

''اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے''۔

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ.[2]

''اے ہمارے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے آسمانوں، زمین اور ہر اُس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے''۔

(۳) اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْوَسَخِ.[3]

''اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے، اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے''۔

(۴) رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب: ۷۹۹

2۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع: ۴۷۶

3۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع: ۲۰۴/ ۴۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.[1]

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی وہ یہ ہے، جبکہ ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی اور وہ چیز کوئی دینے والا نہیں جو تو نے روک دی اور کسی کا مقام ومرتبہ اسے تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا''۔

1۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع: ٤٧٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدے کا بیان

سجدے کے لیے جھکنے کا طریقہ

''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔[1]

جھکتے وقت زمین پر پہلے ہاتھ رکھیں پھر گھٹنے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.[2]

''جب تم سجدہ میں جاؤ تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھو، بلکہ پہلے ہاتھ رکھو پھر گھٹنے رکھو''۔

اس حدیث کو امام حاکم، امام ذہبی، امام ابن خزیمہ اور علامہ الالبانی نے صحیح کہا ہے۔

امام نووی اور زرقانی نے اس کی سند کو جید کہا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ یہ حدیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت سے، جس میں زمین پر پہلے گھٹنے رکھنے کا ذکر ہے، زیادہ قوی ہے۔[3]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اس حدیث کا شاہد ہے، جو اگلے صفحہ پر مذکور ہے۔

یاد رہے اونٹ اور دیگر چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں یعنی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ لسان العرب (۱/۴۳۳) میں ہے: ''اونٹ کا گھٹنا اس کے ہاتھ یعنی اگلی ٹانگ میں ہوتا ہے اور تمام چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔'' لہٰذا اونٹ کی طرح نہیں بیٹھنا چاہیے، وہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے اور ہمیں پہلے ہاتھ رکھنے چاہئیں۔

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد: ۸۰۳

2۔ ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ؟: ۸۴۰۔ نسائی: ۱۰۹۲

3۔ المجموع: ۴۲۱/۳۔ تحفۃ الأحوذی: ۲۲۹/۱۔ سبل السلام: ۳۱۶/۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ، وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے''۔

اس حدیث کو امام حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔[2] علامہ البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

امام الاوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے (اپنے زمانے کے) لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھا کرتے تھے''۔[3]

گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین کی دلیل

سجدہ کو جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.[4]

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، جب وہ سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے''۔

یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند شریک بن عبداللہ القاضی راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (دیکھئے سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ: ۲/۳۲۹)

درج بالا تفصیل سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ راجح بات یہی ہے کہ سجدے میں

1۔ ابن خزیمة: ۱/۳۱۸، ۳۱۹، ح:۶۲۷۔ بخاری، قبل الحدیث:۸۰۳، معلقًا
2۔ مستدرك حاكم: ۱/۲۲٦
3۔ عون المعبود: ۲/٤۲۳
4۔ ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب کیف یضع رُکبتیه قبل یدیه: ۸۳۸۔ ضعیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہوئے آدمی گھٹنوں کے بجائے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے۔

سجدہ کرنے کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى أَنْفِهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ.[1]

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، پیشانی پر اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا (یعنی پیشانی اور ناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر"۔

بعض لوگ سجدہ کرتے ہوئے ناک زمین پر نہیں لگاتے، جبکہ ناک زمین پر لگے بغیر نماز نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُصِيبُ أَنْفُهُ مِنَ الْأَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ.[2]

"اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں لگاتا جس طرح پیشانی لگاتا ہے"۔

زمین پر کوئی ایسی چیز (تکیہ وغیرہ) نہ رکھیں جس سے پیشانی اور زمین کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کو دیکھا کہ وہ تکیے پر سجدہ کر رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا:

وَصَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ.[3]

"اگر تجھ میں طاقت ہو تو زمین پر نماز پڑھ اور اگر طاقت نہ ہو تو (محض سر کے) اشارے سے (سجدہ کر) اور اپنے سجدے میں اپنے رکوع کی نسبت زیادہ جھک"۔

1۔ بخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف: ٨١٢۔ مسلم: ٢٣٠/٤٩٠

2۔ سنن الدار قطني: ١/٣٤٨، ح:١٣٠٤۔ المستدرك للحاكم: ١/٢٧١، ح:٩٩٧، ٩٩٨۔ امام حاکم نے اسے صحیح بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے، ابن جوزی نے "التحقيق في أحاديث الخلاف (١/٣٦٢، ح:٥٢٦)" میں اور علامہ البانی نے "صفة صلاة النبي ﷺ (٢/٧٣٣، ٧٣٤)" میں اسے صحیح کہا ہے۔

3۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/٣٠٦، ٣٠٧۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٣٢٣۔ صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن کپڑا یا مصلیٰ وغیرہ بچھانا جائز ہے۔[1]

دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھیں۔[2]

سجدے میں ہاتھ کانوں کے برابر رکھنا بھی جائز ہے۔[3]

حالتِ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو عام حالت ہی میں رکھنا چاہیے، ایک حدیث میں ملانے کا ذکر ہے۔ یہ ابن خزیمہ (٦٤٢)، ابن حبان (۱۹۲۰) اور مستدرک حاکم (۲۲۴/۱) وغیرہ میں آتی ہے، لیکن اس کی سند ہشیم بن بشیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اسے اگرچہ بعض محققین نے صحیح کہا ہے، لیکن ہشیم بن بشیر کے سماع کی وضاحت کسی نے بھی نہیں کی۔ (واللہ اعلم)

بازو زمین سے اٹھا کر اور پہلوؤں سے دور رکھیں۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا[4]

"جب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو ہاتھ زمین پر رکھتے اور بازو نہ زمین پر بچھاتے اور نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا لیتے"۔

سجدے میں دونوں بازوؤں کو کھلا رکھیں۔ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو اس قدر پھیلا دیتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔[5]

اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے، حتیٰ کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔[6]

دونوں پاؤں کھڑے کر کے رکھیں۔

---

1. بخاري، كتاب الصلاة، باب السجود على الثوب في شدّة الحر: ٣٨٥۔ مسلم: ٦٢٠
2. ابو داوٗد، كتاب الصلوة، باب افتتاح الصلاة: ٧٣٤۔ صحيح
3. ابو داوٗد، كتاب الصلوة، باب رفع اليدين في الصلوة: ٧٢٦۔صحيح
4. بخاري، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد: ٨٢٨
5. بخاري، كتاب الأذان، باب يبدي ضبعيه و يجافي في السجود: ٨٠٧۔ مسلم: ٤٩٧
6. مسلم، كتاب الصلوة، باب الاعتدال في السجود ... الح: ٤٩٦۔ أبو داوٗد: ٨٩٨۔ نسائي: ١١١٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاؤں کی ایڑیاں آپس میں ملالیں۔

پاؤں کی انگلیاں موڑ کران کے سرے قبلہ رُخ کریں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، رَاصًّا عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ.[1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کو بستر سے گم پایا، میں (اندھیرے میں) انہیں تلاش کرنے لگی، تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے اندر والے حصے پر لگا اور آپ سجدے کی حالت میں تھے، ایڑیاں ملی ہوئی تھیں اور آپ نے پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رُخ کیا ہوا تھا''۔

کپڑے اور بال مت سمیٹیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا.[2]

''ہمیں (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے کپڑے اور بال نہ سمیٹیں''۔

جو شخص سجدے میں اپنی پیٹھ بالکل سیدھی نہ کرے اس کی نماز سنت کے مطابق نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.[3]

''آدمی کی نماز نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا''۔

سجدہ اطمینان سے کرنا واجب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود: ٤٨٦۔ صحيح ابن خزيمه: ١/٣٢٨، ح:٦٥٤۔ الاعظمی نے اسے صحیح کہا، شعیب الارنؤوط نے صحیح علی شرط مسلم کہا اور امام حاکم اور ذہبی نے بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

2۔ بخاری، کتاب الأذان، باب السجود على سبعة أعظم: ٨١٠۔ مسلم: ٤٩٠/٢٢٨

3۔ ابوداود، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع: ٨٥٥۔ صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا.[1]

''پھر سجدہ کر اور پورے اطمینان سے سجدہ کر''۔

جو شخص اطمینان سے سجدہ نہیں کرتا اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے''۔ صحابہؓ نے پوچھا: ''وہ کیسے نماز کی چوری کرتا ہے؟'' تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا''۔[2]

سجدہ کرنے میں مرد وزن کا فرق

عورتوں کے سجدہ کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، اس کے بغیر عورت کا سجدہ نہیں ہوگا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لیے کوئی الگ طریقہ نہیں بتایا۔ لیکن بعض لوگوں نے مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کے طریقے میں فرق کیا ہے کہ مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ فرق کسی بھی صحیح وصریح حدیث میں مذکور نہیں۔ اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ بالکل ضعیف ہے، قطعاً دلیل بنانے کے لائق نہیں ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے، جو نماز پڑھ رہی تھیں، تو فرمایا:

''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو، کیونکہ عورتوں کا حکم اس میں مردوں والا نہیں''۔

اولاً یہ روایت مرسل ہے، ثانیاً یہ روایت منقطع ہے، ثالثاً اس میں ایک راوی سالم متروک ہے، رابعاً یہ صحیح روایات کے بھی خلاف ہے۔ علامہ ابن الترکمانی حنفی نے اس روایت کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔[3]

اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ زمین پر بچھاتے اور نہ پہلوؤں سے ملاتے۔[4]

1۔ بخاري، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام...... الخ: ۷۵۷

2۔ مسند أحمد: ۵/ ۳۱۰، ح: ۲۲۷۰۸

3۔ الجوهر النقي على السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۲۳

4۔ بخاري، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد: ۸۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بھی ہے:

لَا يَنْبَسِطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.[1]

''تم میں سے کوئی بھی حالتِ سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے''۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے، کسی قسم کا کوئی فرق نہیں اور جو خاتون اس کے خلاف یعنی زمین پر ہاتھ بچھا کر سجدہ کرتی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی صریحاً خلاف ورزی کر رہی ہے، اللہ عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

سجدہ کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.[2]

''آدمی سجدے میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہیے''۔

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لیں:

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.[3]

''میرا پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے، سب سے بلند ہے''۔

یہ دعا کم از کم تین دفعہ ضرور پڑھیں۔ (نسائی: ۱۱۳۴۔ صحیح)

(۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.[4]

''اے ہمارے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے، ہم تیری تعریف اور پاکی بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے''۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود: ۸۲۲

2۔ مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود: ٤٨٢

3۔ مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل: ۷۷۲

4۔ بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء في الركوع: ۷۹٤۔ مسلم: ٤٨٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسِرَّهُ.[1]

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پیچھے، ظاہری اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے''۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ، لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.[2]

''اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی ہے''۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ.[3]

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب بہت پاک، بہت مقدس ہے''۔

(۶) اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.[4]

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، میرے چہرے نے اُس ہستی کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، برکت والا ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے اچھا ہے''۔

(۷) سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ.[5]

1۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ۴۸۳
2۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ۴۸۶
3۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ۴۸۷
4۔ مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب صلوۃ النبی ﷺ ودعاءہٗ باللیل: ۷۷۱
5۔ ابوداوٗد، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده: ۸۷۳۔ نسائی: ۱۰۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”پاک ہے، بہت جبر اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا ہے“۔

پہلی دعا کے علاوہ کسی اور دعا کے کم یا زیادہ پڑھنے کی کوئی حد نہیں ہے۔

سجدے میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا[1]

”غور سے سنو! بلاشبہ مجھے (اللہ کی طرف سے) رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے“۔

سجدہ و رکوع میں قرأتِ قرآن منع ہے، قرآنی دعا پڑھنا منع نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے: (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. المائدة:۱۱۸) اور آپ رکوع اور سجدہ میں بھی یہی آیت پڑھتے رہے“۔[2]

لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجدہ میں قرآن مجید بطور دُعا پڑھنا جائز ہے، بطور قرأت جائز نہیں۔

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

اللَّهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھائیں اور سیدھے ہو کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبوی طریقہ سکھانے کیلئے نماز پڑھائی، اس میں ہے:

كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ. وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ[3]

”جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے کہ مقتدی سمجھتے کہ شاید بھول گئے ہیں“۔

1۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود: ٤٧٩

2۔ مسند أحمد: ٥/١٤٩، ح: ٢١٣٨٦۔ صحيح

3۔ مسلم، كتاب الصلوة، باب اعتدال أركان الصلوة وتخفيفها في تمام: ٤٧٢۔ بخاري: ٨٠٠

www.KitaboSunnat.com
” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دایاں پاؤں کھڑا کرلیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جائیں۔[1]
دونوں پاؤں کھڑے کر کے اُن پر بیٹھنا بھی جائز ہے۔[2]
مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ، رَبِّ اغْفِرْ لِیْ.[3]

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے''۔

اس مقام پر ابوداؤد (۸۵۰) وغیرہ میں ایک اور دعا بھی ہے: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ'' اسے اگرچہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے، لیکن یہ حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہی دعا مسلم (۲۶۹۷) میں بھی ہے، لیکن وہاں اس کا موقع ومحل بین السجدتین نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

پھر دوسرا سجدہ (پہلے سجدے کی طرح) کریں۔[4]

جلسۂ استراحت کا بیان

دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں، پھر زمین پر ہاتھ رکھیں اور زمین پر وزن ڈالتے ہوئے اگلی رکعت کیلئے کھڑے ہوں۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے سنت طریقہ بتانے کے لیے نماز پڑھی، تو اس میں ہے:

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ.[5]

''جب وہ (پہلی اور تیسری رکعت کے) دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے''۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے، یہ سنت نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ محض بڑھاپے کی وجہ سے تھا۔ پھر اصول یہ ہے کہ

1۔ ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ۷۳۰۔ ترمذی: ۳۰۴۔ صحیح
2۔ مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الاقعاء علی العقبین: ۵۳۶
3۔ ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده: ۸۷۴۔ ابن ماجه: ۸۹۷۔ صحیح
4۔ ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ۷۳۰۔ صحیح
5۔ بخاری، کتاب الأذان، باب کیف یعتمد علی الأرض ... الخ: ۸۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد والا عمل ناسخ اور قابلِ عمل ہوتا ہے، جبکہ پہلے والا منسوخ اور نا قابلِ عمل ہوتا ہے اور یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام کا ہے۔ تیسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بغیر بیٹھے سیدھا کھڑا ہونے کا طریقہ نہیں بتایا۔ اس کے برعکس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو (جو یہ حدیث بیان کرتے ہیں) حکم دیا: ''تم اس طرح نماز پڑھو (اور سکھاؤ) جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے''۔[1]

ہر رکعت اسی طریقہ پر ادا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلَاتِکَ کُلِّهَا. وَفِیْ رِوَایَةٍ "فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ".[2]

''پھر مکمل نماز اسی طرح ادا کرو''۔ اور ایک روایت میں ہے: ''پھر ہر رکعت میں ایسے ہی کرو''۔

دوسری رکعت

دوسری رکعت سورۂ فاتحہ سے شروع کریں، اس میں دعائے استفتاح نہ پڑھیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" وَلَمْ یَسْکُتْ.[3]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو ''الحمد للہ رب العالمین'' سے قرأت شروع کرتے اور (دعائے استفتاح) کے لیے خاموش نہ ہوتے''۔

سورۃ فاتحہ سے پہلے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' ضرور پڑھیں، کیونکہ یہ سورۂ فاتحہ کا جز ہے۔

......☆......

1۔ بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافرین إذا کانوا...... الخ۔ ٦٣١

2۔ بخاری، کتاب الاذان، باب أمر النبی ﷺ الذی...... الخ: ٧٩٣۔ مسند احمد: ٤/ ٣٤٠، ح: ١٩٠١٩۔ صحیح ابن حبان: ١٧٨٧۔ صحیح

3۔ مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة: ٥٩٩۔ صحیح ابن خزیمة: ٣/ ٤٨، ح: ١٦٠٣۔ صحیح ابن حبان: ١٩٣٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشہد کا بیان

پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

پہلے تشہد (سلام پھیرنے والے تشہد کے علاوہ) میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ مسنون نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى [1]

"جب آپ ﷺ دوسری رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے"۔

بڑھاپے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے دایاں پاؤں کھڑا کرنا مشکل ہو تو اسے بچھانا بھی جائز ہے، بلکہ کسی بھی ایسی صورت میں بیٹھا جا سکتا ہے جس میں اسے سہولت ہو۔ [2]

دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں، یا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھیں اور اسے گھٹنے پر پھیلا دیں۔ [3]

علاوہ ازیں دونوں بازوؤں کو دونوں رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔ [4]

---

[1] بخاری، کتاب الاذان، باب سنّة الجلوس فی التشهد: ۸۲۸

[2] بخاری، کتاب الاذان، باب سنّة الجلوس فی التشهد: ۸۲۷

[3] مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الصلاة فی التشهد ... الخ: ۵۷۹، ۵۸۰

[4] نسائی، کتاب السهو، باب موضع الذراعین: ۱۲۶۵۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ

بعض لوگ عورتوں کو دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر، یا انہیں چار زانوں بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں اور دلیل میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک قول پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کو چار زانو بیٹھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔[1]

اس روایت میں عبداللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب:۱۸۲)

جبکہ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل صحیح حدیث میں ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کے علاوہ عورتوں کے لیے کوئی الگ حکم موجود نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا کا عمل نقل کیا ہے:

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً.[2]

''اُم درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھا کرتی تھیں اور وہ فقیہہ تھیں''۔

لہٰذا خواتین کو اسی پر عمل کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور ان کے بعد صحابیات کا عمل ہے۔

انگلی کو حرکت دینا

دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیں، انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھیں اور شہادت والی انگلی اٹھا کر اس سے اشارہ کریں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ.[3]

''رسول اللہ ﷺ تمام انگلیاں بند کر لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے''۔

اس کے علاوہ دو طریقے اور بھی ہیں، ایک یہ کہ شہادت والی انگلی کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند رکھا جائے اور انگوٹھے کو موڑ کر شہادت والی انگلی کی جڑ میں رکھا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے، اس شکل کو ترپن کی گرہ بھی کہتے ہیں۔[4]

1۔ مسائل أحمد لابنه عبدالله: ۷۱

2۔ التاريخ الصغير للبخاري: ۹۰، بسند صحيح والنسخة الاخرى: ۱/۲۲۳

3۔ مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة ..... الخ: ۱۱۶/۵۸۰

4۔ مسلم: ۵۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا جائے۔ انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔[1]

شہادت والی انگلی کو مسلسل شروع سے آخر تک آہستہ آہستہ حرکت دیتے رہیں۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا.[2]

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کو اٹھایا، پھر اسے حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے''۔

مولانا سلام اللہ حنفی رحمہ اللہ شرح مؤطا میں لکھتے ہیں:

وَفِيْهِ تَحْرِيْكُهَا دَائِمًا اِذَا الدُّعَاءُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ.

''اس حدیث میں ہے کہ انگلی کو تشہد میں ہمیشہ حرکت دیتے رہنا چاہئے، کیونکہ دعا تشہد کے بعد ہوتی ہے''۔

علامہ البانی رحمہ اللہ ''صفۃ صلاۃ النبی ﷺ (۱۵۸)'' میں فرماتے ہیں:

فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ يَّسْتَمِرَّ فِي الْاِشَارَةِ وَفِيْ تَحْرِيْكِهَا اِلَى السَّلَامِ لِاَنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَهُ.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ انگلی کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے، کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے''۔

دورانِ تشہد شہادت والی انگلی کو تھوڑا سا خم دیں اور وہ قبلہ رُخ ہو۔[3]

پورے تشہد میں ایک مرتبہ انگلی اٹھانا، یعنی ''لا'' پر اٹھانا اور ''الا'' پر گرا دینا، یا ''الا اللہ'' پر اٹھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی طرح انگلی کو حرکت نہ دینے والی روایت جو ابوداؤد (۹۸۹) اور نسائی (۱۲۷۱) میں ہے، وہ محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے

1۔ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب رفع الیدین فی الصلوۃ: ۷۲۶۔ صحیح

2۔ نسائی، کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاۃ: ۸۹۰۔ صحیح

3۔ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب الاشارۃ فی التشہد: ۹۹۱۔ نسائی: ۱۱۶۱۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

تشہد میں نظر کہاں رکھی جائے؟

تشہد میں نظر شہادت والی انگلی پر ہونی چاہیے، سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ.[1]

''آپ ﷺ کی نظر آپ کے اشارے سے آگے نہ بڑھتی جائے''۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے قبلے (سامنے) کی طرف اشارہ کیا اور اپنی نظر اس انگلی پر ٹکائی، پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے''۔[2]

مسنون تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.[3]

''(میری) زبان کی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

پھر درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

1۔ ابو داؤد، كتاب الصلوة، باب الاشارة فى التشهد: ۹۹۰، حسن

2۔ نسائی، كتاب التطبيق، باب موضع البصر فى التشهد: ۱۱۶۱۔ صحيح

3۔ بخاری، كتاب العمل فى الصلاة، باب من سمى قومًا أو سلم فى الصلاة ..... الخ: ۱۲۰۲۔ مسلم: ۴۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[1]

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر، جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر، جس طرح تُو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا، بزرگی والا ہے''۔

درود شریف کس تشہد میں پڑھنا چاہیے

درود شریف ہر تشہد میں پڑھنا چاہیے، پہلا ہو یا دوسرا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نو رکعات (وتر) پڑھتے، تو ان کے درمیان صرف آٹھویں رکعت پر تشہد بیٹھتے، اللہ کی تعریف کرتے اور نبی (ﷺ) پر درود پڑھتے اور ان میں دعا کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نوویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے اور نبی (ﷺ) پر درود پڑھتے اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے''۔[2]

علامہ البانی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یہ حدیث صراحتاً دلالت کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے آپ پر پہلے تشہد میں اسی طرح درود پڑھا جس طرح دوسرے تشہد میں درود پڑھتے تھے''۔[3]

اس روایت کے برعکس ایسی کوئی صحیح روایت نہیں ہے جس میں پہلے تشہد میں درود پڑھنے سے منع کیا گیا ہو، یا محض دوسرے تشہد میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

بعض علماء کا موقف ہے کہ پہلے تشہد میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے، ان کی دلیل یہ روایت ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّہٗ

1۔ بخاری، کتاب الانبیاء، باب: ٣٣٧٠۔ مسلم: ٤٠٦

2۔ نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف الوتر بتسع: ١٧٢١۔ صحیح

3۔ تمام المنۃ: ٢٢٤

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الرَّضْفِ ...... حَتّٰى يَقُوْمَ.[1]

''نبی کریم ﷺ پہلی دو رکعتوں (کے تشہد) میں ایسے ہوتے گویا گرم پتھر پر بیٹھے ہیں...... یہاں تک کہ آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے''۔

یہ روایت ضعیف ہے، پھر اس میں درود پڑھنے یا نہ پڑھنے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

دوسری دلیل یہ روایت ہے کہ یزید نخعی رحمہ اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

اِنْ كَانَ فِيْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْ اٰخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمَ.[2]

''اگر وہ درمیانے تشہد میں ہوتے تو تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جاتے اور اگر آخری تشہد میں ہوتے تو جو اللہ توفیق دیتا دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے''۔

اس روایت کے دو جواب دیے جاتے ہیں، ایک یہ کہ اس روایت میں درود کا ذکر ہی نہیں ہے، نہ پہلے تشہد میں اور نہ دوسرے میں اور دیگر روایات سے ثابت ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنا چاہیے۔ دوسرا جواب یہ ہے، جو پہلے سے زیادہ جامع و صحیح ہے کہ لفظ تشہد سلام اور درود دونوں پر بھی بولا جاتا ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ.[3]

''جب تم میں سے کوئی ایک آخری تشہد (میں سلام اور درود پڑھنے) سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے''۔

تیسری رکعت

تین یا چار رکعات والی نماز ہے تو ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ سیدنا

1۔ ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب في تخفيف القعود: ٩٩٥۔ اسے امام حاکم اور الذہبی نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، جبکہ علامہ الالبانی اور شعیب الارنؤوط نے ضعیف کہا ہے۔

2۔ صحيح ابن خزيمة، باب الاقتصار في الجلسة الأولى: ٦٨٥۔ مسند أحمد: ١/٤٥٩، ح: ٤٣٨٢۔ علامہ شعیب الارنؤوط اور امام ہیثمی نے اسے صحیح اور مصطفیٰ الاعظمی نے حسن کہا ہے۔

3۔ مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ في الصلاة: ٥٨٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ.[1]

"رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر جب کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے"۔

پہلی رکعت کی طرح کندھوں تک رفع الیدین کریں۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.[2]

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب دو رکعتوں کے بعد (تیسری کے لیے) کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے اور فرماتے کہ نبی ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے"۔

رفع الیدین دو رکعات کے بعد ہی کرنا چاہیے، بعض لوگ حالتِ جماعت میں تشہد سے جب بھی کھڑے ہوں تو رفع الیدین کرتے ہیں، یاد رہے حدیث میں رفع الیدین کرنے کے لیے تشہد کا ذکر نہیں، بلکہ دو رکعات کا ذکر ہے کہ ان کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو رفع الیدین کریں۔

آخری تشہد

آخری رکعت مکمل کر کے تشہد بیٹھ جائیں۔

دوسرے تشہد کا طریقہ بھی پہلے تشہد والا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کریں، بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالیں اور زمین پر بیٹھیں، اسے تورّک کہتے ہیں اور یہ ہر اس تشہد میں ہوگا جس کے بعد سلام ہے۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ.[3]

1۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب اثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلاة..... الخ: ۳۹۲/۲۸

2۔ بخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين: ۷۳۹

3۔ بخاری، كتاب الأذان، باب سنة الجلوس فى التشهد: ۸۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ جب آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تو دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور بائیں پاؤں کو (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالتے اور اپنی سیرین پر بیٹھ جاتے''۔

آخری تشہد میں دائیں پاؤں کو بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔[1]

دایاں ہاتھ دائیں ران یا گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران یا گھٹنے پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کی کہنی کو دائیں ران سے علیحدہ اور اونچا رکھیں۔[2]

علاوہ ازیں دونوں بازوؤں کو دونوں رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔[3]

تشہد کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے، جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت وحیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے''۔[4]

آخری تشہد میں جو دعا چاہیں مانگیں، بشرطیکہ عربی میں ہو، لیکن مسنون دعا مانگنا ہی افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ [5]

''(سلام اور درود کے بعد) دعاؤں میں سے جو دعا اسے زیادہ پسند ہو وہ دعا کرے''۔

تشہد میں درود کے بعد کی دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.[6]

1۔ مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوة الخ:۵۷۹

2۔ مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوة ...... الخ: ۵۷۹، ۵۸۰۔ ابوداؤد: ۷۲۶

3۔ نسائی، کتاب السهو، باب موضع الذراعین: ۱۲٦۵۔ صحیح

4۔ مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة: ۵۸۸

5۔ بخاری، کتاب الاذان، باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ...... الخ: ۸۳۵

6۔ مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلوة: ۵۸۸/۱۲۸۔ بخاری:۸۳۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے''۔

مندرجہ بالا دعا ضرور پڑھنی چاہیے، کیونکہ اس کے پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور اسی لیے بعض علماء نے اسے فرض قرار دیا ہے، بلکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم (۵۹۰) میں طاؤس تابعی رحمہ اللہ سے متعلق نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو مذکورہ دعا نہ پڑھنے کی وجہ سے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ اس کے علاوہ دعاؤں میں سے جو چاہیں پڑھ لیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.[1]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا، پس مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو ہی بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے''۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.[2]

''اے اللہ! تو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو پیچھے گناہ کیے، اور جو میں نے چھپا کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے، اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (وہ بھی معاف فرما)، تو ہی (عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ! بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.[3]

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام: ۸۳٤۔ مسلم: ۲۷۰۵

2۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلوۃ النبی ﷺ ودعاءہ باللیل: ۷۷۱

3۔ نسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر: ۱۳۰۲۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بناء پر کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی شریک ہے، یہ (سوال) کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے۔ یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے''۔

نماز کا اختتام

دعائیں پڑھنے کے بعد دائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر بائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حد تک چہرہ پھیرتے تھے کہ آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔[1]

نماز کا سلام پھیرنے کے مندرجہ ذیل دو طریقے مزید بھی ہیں:

(۱) دائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، پھر بائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔[2]

ابوداؤد کے ایک نسخہ میں دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے ''وَبَرَكَاتُهُ'' کا اضافہ بھی ثابت ہے۔[3]

(۲) دائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. اور بائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ.[4]

صرف ایک طرف سلام پھیرنے سے متعلق ابن ماجہ (۹۱۸ تا ۹۲۰) وغیرہ میں جو روایات ہیں وہ ضعیف ہیں۔

......☆......

1۔ ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في السلام: ۹۹۶۔صحيح

2۔ ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في السلام: ۹۹۷۔صحيح

3۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: بلوغ المرام، باب صفة الصلاة، نيل الأوطار: ۲/۳۳٤۔ سبل السلام: ۱/۳۳۰، ۳۳۱

4۔ نسائی، كتاب الصلاة، باب كيف السلام على الشمال: ۱۳۲۲۔ مسند أحمد: ۲/۷۱، ۷۲، ح: ۲۰۵٤۔ صحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد کے اذکار

سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل اذکار کرنا مسنون ہے:

(۱) ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' ''اللہ سب سے بڑا ہے''۔[1]

(۲) تین مرتبہ کہیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں''۔[2]

یاد رہے حدیث میں مطلق استغفار کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ تین بار استغفار کیا کرتے تھے اور استغفار کے الفاظ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' امام اوزاعی رحمہ اللہ کے ہیں، لہٰذا اس جگہ استغفار کے کوئی بھی مسنون الفاظ تین دفعہ پڑھے جا سکتے ہیں۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ[3]

''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تو بڑی برکت والا ہے''۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.[4]

''اے اللہ! اپنی یاد، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما''۔

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

1۔ بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، ۸۴۲۔ مسلم: ۵۸۳/۱۲۲

2۔ مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفته: ۵۹۱

3۔ مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر ... الخ: ۵۹۱

4۔ ابو داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار: ۱۵۲۲۔ نسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر من الدعاء: ۱۳۰۴۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡکَ الۡجَدُّ.[1]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو تُو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تجھ سے فائدہ نہیں پہنچا سکتی''۔

(۶) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡکَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡکُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ. لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعۡمَةُ وَلَهُ الۡفَضۡلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الۡحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ کَرِهَ الۡکَافِرُوۡنَ.[2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ نہ (گناہ سے) بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ (نیک کام) کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کے لیے نعمت ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم اپنی بندگی اسی کے لیے خاص کرنے والے ہیں، خواہ کافروں کو بُرا ہی لگے''۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان رکاوٹ صرف موت ہے''۔ یعنی جیسے ہی موت آئے گی وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔[3]

1۔ بخاری، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، ٨٤٤۔ مسلم: ٥٩٣

2۔ مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة...... الخ: ٥٩٤

3۔ عمل اليوم والليلة للامام النسائي: ١٠٠۔ اسے ابن حبان اور منذری نے صحیح کہا ہے۔ اتحاف المهرة لابن حجر العسقلاني: ٦/٢٥٩، ح: ٦٤٨٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت الکرسی یہ ہے:

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.[1]

”اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے وہ اسے جانتا ہے اور وہ (لوگ) اس کے علم میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اس قدر معلوم کرا دیتا ہے)، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں، وہ بڑا عالی اور جلیل القدر ہے“۔

(۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.[2]

”اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمّی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۹) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ.[3]

1۔ البقرہ: ۲۵۵

2۔ بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یتعوذ من الجبن: ۲۸۲۲، ۶۳۷۴

3۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعاءہ باللیل: ۲۰۱-۲۰۲/۷۷۱

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو میں نے بعد میں کیے، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں''۔

(۱۰) رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ.[1]

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا''۔

(۱۱) جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ''، تینتیس مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ''، تینتیس مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا تو اس کے سب (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.[2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ''، ۳۳ مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ''، اور ۳۴ مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہے گا وہ نامراد نہیں ہوگا۔[3]

دس مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ''، دس مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ''، دس مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' پڑھنا بھی ثابت ہے۔[4]

(۱۲) سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔[5]

1۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، باب استحباب یمین الامام: ۷۰۹

2۔ مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ: ۵۹۷

3۔ مسلم ایضا: ۵۹۶

4۔ ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی التسبیح عند النوم: ۵۰۶۵۔ ترمذی: ۳۴۱۰۔ حسن

5۔ ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار: ۱۵۲۳۔ نسائی: ۱۳۳۷۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری تین سورتوں (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) کو معوذات کہا جاتا ہے۔(فتح الباری:۹/۷۸)

(۱۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا.[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں''۔

یہ دعا نمازِ فجر کے بعد کی ہے، سو نمازِ فجر کے بعد یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے۔ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.[2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اُسی کی تعریف ہے، ساری خیر اُسی کے ہاتھ میں ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز مغرب اور نمازِ فجر کے بعد (حالتِ تشہد سے) پھرنے اور ٹانگ موڑنے (یعنی اُٹھنے) سے پہلے یہ (مذکورہ بالا) دعا دس مرتبہ پڑھی تو ایک دفعہ کے بدلے میں اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور یہ دعا اس کے لیے ہر مکروہ و ناپسندیدہ کام اور شیطان مردود سے پناہ کا کام دیتی ہے اور شرک کے علاوہ کوئی بھی گناہ اس کے لیے ہلاکت کا باعث نہیں بن سکتا اور وہ اعمال میں تمام لوگوں سے افضل ہوگا، سوائے اس آدمی کے جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ دعا پڑھے گا''۔ (ایضاً)

اذکار گنتی کرنا

اذکار ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر شمار کریں۔ سیّدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

1۔ ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ما یقال بعد التسلیم: ۹۲۵۔ صحیح

2۔ مسند أحمد: ۴/ ۲۲۷، ح:۱۸۰۱۳۔ ترمذی:۳۴۷۴۔ حسن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَأَنْ يَّعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ، فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ.[1]

''بلاشبہ نبی ﷺ نے انہیں ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ وہ انہیں انگلیوں کے پوروں پر گنیں، کیونکہ ان پوروں سے پوچھا جائے گا اور یہ گواہی دیں گی''۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

بعض لوگ مرد اور عورت کی نماز میں کئی طرح کے فرق بیان کرتے ہیں، یاد رہے نماز کے دو حصے ہیں، ایک حصہ نماز کی ہیئت اور اسے ادا کرنے کا طریقہ ہے، جو تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک ہے، یہ اصل نماز ہے، اس میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا فتویٰ صحیح سند سے مروی ہے، کہتے ہیں:

تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ.[2]

''نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے''۔

جن علماء نے مرد اور عورت کے درمیان نماز کی ہیئت میں فرق ذکر کیا ہے، مثلاً مرد کانوں تک اور عورتیں صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں، حالتِ قیام میں مرد زیر ناف جبکہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں، سجدے میں مرد رانوں سے پیٹ دور رکھیں، جبکہ عورتیں رانوں سے پیٹ چپکا لیں، یہ فرق کسی بھی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں، بلکہ یہ سراسر قیاسِ فاسد کی بناء پر ہے، جس کا کتاب و سنت سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ قرآن و سنت نے یہ فرق نہیں کیا تو کسی عالم کو یہ اختیار کہاں ہے کہ وہ اپنی طرف سے دین میں اضافہ کرے؟

دوسرا حصہ نماز سے متعلقہ چیزیں ہیں، مثلاً لباس، پردہ، جماعت اور امامت۔ یہ

1۔ ابو داود، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی: ۱۵۰۱۔ اس حدیث کو امام نوویؒ، ابن حجرؒ اور علامہ البانیؒ نے حسن جبکہ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

2۔ ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب في المرأة كيف تجلس في الصلاة: ۲۷۸۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تمام مسائل نماز سے متعلقہ تو ہیں لیکن نماز نہیں۔ ان مسائل میں مرد و خواتین میں ان کا دائرہ عمل مختلف ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہے، لیکن اسے نماز کا فرق نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً عورتوں کے لیے سر سے پاؤں تک جبکہ مرد کے لیے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ڈھانپنا اور کندھوں پر کپڑے کا ہونا لازم ہے۔ مرد امام صف سے نکل کر آگے کھڑا ہوگا، جبکہ عورت امام صف ہی میں کھڑی ہوگی اور وہ صرف عورتوں ہی کی جماعت کروائے گی۔ امام کے بھولنے پر مرد "سبحان اللہ" کہہ کر جبکہ عورتیں تالی بجا کر مطلع کریں گی۔ جماعت میں مردوں کی پہلی صف جبکہ عورتوں کی آخری صف بہتر ہے۔ مرد کو کسی صورت میں نماز معاف نہیں، جبکہ عورت کو ایامِ حیض و نفاس میں معاف ہے۔

یہ فرق نماز سے متعلقہ مسائل میں ہے، ان کو نماز کی ہیئت کے فرق کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ثابت شدہ فرق پر قیاس کر کے غیر ثابت شدہ چیزوں میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نماز کی ہیئت میں فرق خود ساختہ ہے، اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

دُعا کی قبولیت کے اوقات

فرض نماز کے بعد کا وقت دُعا کی قبولیت کے اوقات میں سے ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی قبولیت کے وقت کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ. [1]

"رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے اخیر میں"۔

لہٰذا فرض نماز کے بعد دعا کرنی چاہیے، لیکن دعا مسنون اذکار کے بعد کی جائے تو بہتر ہے، تا کہ مسنون اذکار جو اکثر احادیث سے ثابت ہیں، کہیں چھوٹ نہ جائیں۔

دعا مسنون طریقے اور قبولیت کی شرائط کے مطابق کرنی چاہیے، محض عادت پوری کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانا اور منہ پر پھیر لینا ٹھیک نہیں۔

1۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب حدیث ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا: ۳۴۹۹۔ حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کا بیان

نمازِ جنازہ سرّی یا جہری

نمازِ جنازہ سرّی (آہستہ) اور جہری (بلند آواز میں) دونوں طرح جائز ہے۔

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ سے نمازِ جنازہ میں یہ دعا سنی...... تو میت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا سن کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش! یہ میری میت ہوتی (تاکہ آپ ﷺ مجھ پر یہ دعا پڑھتے)۔''[1]

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''سنت یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھی جائے''۔[2]

سورۂ فاتحہ کی قرأت جہراً کرنا بھی سنت ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازے میں سورۂ فاتحہ کی قرأت جہراً کی اور فرمایا: ''یہ حق اور سنت ہے''۔[3]

مقتدیوں کے فرائض

مقتدیوں کو بھی اپنی اپنی جگہ وہ تمام کام کرنے چاہئیں جو امام کرتا ہے۔ سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

1۔ مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلوۃ: ٨٦/٩٦٣

2۔ نسائی، کتاب الجنائز، باب الدعاء: ١٩٩١۔ صحیح۔ المنتقی لابن الجارود: ١٣٤/٢، ح: ٥٤٠

3۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ: ١٣٣٥۔ نسائی: ١٩٨٩، ١٩٩٠۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلسُّنَّةُ اَنْ يَفْعَلَ مَنْ وَرَائَهُ مِثْلَ مَا فَعَلَ اِمَامُهُ.[1]

''سنت یہ ہے کہ مقتدی وہ سب کام کریں جو اُن کا امام کرتا ہے''۔

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ

نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازے میں چار تکبیریں کہیں اور آپ ﷺ ایک دفعہ ایک قبر کے پاس آئے، صفیں درست کیں اور (جنازے میں) چار تکبیریں کہیں۔[2]

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ عام طور پر جنازے پر چار تکبیریں کہتے تھے، ایک دفعہ انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں اور میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے''۔[3]

اب ہر تکبیر کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

پہلی تکبیر

تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ ((اس کے دلائل نماز کے باب میں ملاحظہ فرمائیں))

نماز جنازہ میں ثناء نہیں پڑھنی چاہیے، کیونکہ کسی صحیح حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اسے عام نمازوں پر قیاس کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، کیونکہ دونوں کے لیے الگ الگ طریقہ ثابت ہے۔

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ

پھر تعوذ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ بعض لوگوں نے نماز جنازہ سے سورۂ فاتحہ کا تعلق ہی ختم کر دیا ہے، جبکہ احادیث میں کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ ہے۔ عام نماز میں

1۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٦٠، ح: ١٣٣١۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر اور علامہ البانی نے اسے ''ارواء الغليل (٧٣٤)'' میں صحیح کہا ہے۔

2۔ بخاری، كتاب الجنائز، باب الصفوف على الجنازة: ١٣١٨، ١٣١٩۔ مسلم: ٩٥١

3۔ مسلم، كتاب الجنائز، باب الصلوٰة على القبر: ٩٥٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت کے دلائل ہی کافی ہیں، کیونکہ یہ بھی نماز ہے، جو نماز با جماعت کے باب میں گزر چکے ہیں۔ یہاں صرف ان احادیث کا تذکرہ کیا جائے گا جن میں نمازِ جنازہ کے دوران میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی صراحت ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

(۱) سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نمازِ جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ تو سوائے تکبیر اولیٰ کے اور کسی تکبیر میں قرأت نہ کر''۔ [1]

(۲) طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی، انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ (بعد میں) فرمایا: ''(میں نے اس لیے جہراً قرأت کی ہے) تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے''۔ [2]

(۳) طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: ''میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں قرأت سنائی۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''یہ سنت اور حق ہے''۔ [3]

(۴) سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھیں، پھر تین تکبیریں کہیں اور آخر پر سلام پھیر دیں''۔ [4]

(۵) ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ صحابیٔ رسول ﷺ نے فرمایا: ''نمازِ جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ امام پہلی تکبیر کہے، پھر سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے، پھر باقی تکبیرات میں میت کے لیے خلوصِ دل سے دعا کرے اور پہلی تکبیر کے علاوہ کسی تکبیر میں بھی تلاوت نہ کرے، پھر آہستہ آواز سے سلام پھیر دے''۔ [5]

1۔ المنتقی لابن الجارود: ۲/۱۳۴، ح: ۵۴۰۔ اسنادہ صحیح

2۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الکتاب علی الجنازة: ۱۳۳۵

3۔ نسائی، کتاب الجنائز، (باب) الدعاء: ۱۹۸۹، ۱۹۹۰۔ صحیح

4۔ نسائی، کتاب الجنائز (باب) الدعاء: ۱۹۹۱۔ المنتقی لابن الجارود: ۲/۱۳۴، ح: ۵۴۰۔ صحیح

5۔ السنن الکبری للبیہقی: ۴/۳۹، ح: ۶۹۵۹۔ المنتقی لابن الجارود: ۲/۱۳۴، ح: ۵۴۰، واسنادہ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ علماء کی نظر میں

(۱) علامہ عبدالحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ہی اولی ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ سے یہ ثابت ہے''۔

(۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کرنا سنت ہے، اس لیے کہ یہ تمام دعاؤں سے بہتر اور جامع ہے''۔[1]

مذکورہ بالا صحیح احادیث و آثار اور علماء کے فتاویٰ سے معلوم ہو گیا ہے کہ نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور ائمہ دین کا طریقہ اور معمول ہے، اس کا انکار کرنا، یا اسے مکروہ کہنا صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

فاتحہ کے بعد قرأت

سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھیں۔ طلحہ بن عبداللہ بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک اور سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں قرأت سنائی۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''یہ سنت اور حق ہے''۔[2]

دوسری تکبیر

دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں۔ سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابیٔ رسول ﷺ نے فرمایا: ''نمازِ جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ امام پہلی تکبیر کہے، پھر سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے، پھر باقی تکبیرات میں میت کے لیے خلوصِ دل سے دعا کرے اور پہلی تکبیر کے علاوہ کسی تکبیر میں بھی تلاوت نہ کرے، پھر آہستہ آواز سے سلام پھیر دے''۔[3]

1۔ حجة الله البالغه: ۲/۳٦

2۔ نسائی، كتاب الجنائز، باب الدعاء: ۱۹۸۹۔ صحيح

3۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/۳۹، ح:٦۹٥۹۔ المنتقى لابن الجارود: ۲/۱۳٤، ح:٥٤٠۔ اسناده صحيح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیے، کیونکہ نماز میں وہی درود پڑھنا ثابت ہے۔

تیسری تکبیر

تیسری تکبیر کہیں اور خلوصِ دل سے میت کے لیے دعائیں کریں۔[1]

میت کے لیے دعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں مسنون ہیں:

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ. اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ.[2]

''اے اللہ! ہمارے زندہ، ہمارے مردہ، ہمارے حاضر، ہمارے غائب، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑے، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے تو موت دے اس کا خاتمہ ایمان پر کرنا، اے اللہ! اس جانے والے کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر دینا''۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.[3]

''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما، اس کی باعزت مہمان نوازی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں

1۔ السنن الکبری للبیھقی: ۳۹/۴، ح:۶۹۵۹۔ المنتقی لابن الجارود: ۱۳۴/۲، ح: ۵٤۰۔ اسنادہٗ صحیح

2۔ ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الدعاء فی الصلوۃ علی الجنازۃ: ۱٤۹۸۔ مسند أحمد: ۳٦۸/۲، ح: ۸۸۳۰۔ ابوداوٗد: ۳۲۰۱۔ صحیح

3۔ مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلوۃ: ۹٦۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذابِ قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ“۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جَوَارِکَ، فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.[1]

”اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد اور تیری حفاظت میں ہے، اسے قبر کی آزمائش اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا، حق اور وفا صرف تیری ذات میں ہے۔ اس کی بخشش فرما، اس پر رحم کر، بلاشبہ صرف تیری ذات بخشنے والی اور رحم کرنے والی ہے“۔

”فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ“ کی جگہ میت کا نام لیں۔ (عون المعبود: ۸/ ۳۴۸)

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ کَانَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ، وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ حَسَنَاتِهٖ، وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.[2]

”اے اللہ! یہ تیرا غلام، تیرے غلام کا بیٹا اور تیری باندی کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو مجھ سے زیادہ اسے جانتا ہے، یہ تیری رحمت کا محتاج ہو کر آیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اے اللہ! اگر واقعی یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما، اے اللہ! اس

1۔ ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت: ۳۲۰۲۔ صحیح

2۔ الموطا للامام مالک: ۱/ ۲۲۸، ح:۵۳۶ واسناده صحیح۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۵۹، ح:۱۳۲۸۔ ابن حبان: ۳۰۷۳۔ شعیب الارؤوط نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا نہ کرنا''۔

ان دعاؤں کے علاوہ مزید دعائیں بھی کی جا سکتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ .[1]

''پھر جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے دعا کرے''۔

چوتھی تکبیر

پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھیں، پھر تین تکبیریں کہیں اور آخر پر سلام پھیر دیں''۔[2]

صرف ایک طرف سلام پھیرنا بھی جائز ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً.[3]

''رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے میں چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا''۔

مذکورہ بالا حدیث کے بعد امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جنازے میں ایک سلام پھیرنا صحیح ثابت ہے، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سب جنازے میں ایک سلام پھیرتے تھے''۔

دونوں طرف سلام پھیرنے سے متعلق ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تین کام ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ترک کر دیے ہیں، ان میں سے ایک جنازے میں عام نمازوں کی طرح سلام پھیرنا ہے''۔[4]

1۔ المعجم الكبير للطبراني: ١٨١٠٤۔ صحيح

2۔ نسائی، کتاب الجنائز (باب) الدعاء: ١٩٩١۔ صحيح۔ المنتقى لابن الجارود: ٢/١٣٤، ح:٥٤٠

3۔ السنن الدار قطنی: ٢/٧٧، ح:١٧٩٩،١٨٢٤۔ مستدرك حاكم: ١/٣٦٠، ح:١٣٣٢۔ حسن

4۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/٤٣، ح:٦٧٨٠۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید کہا ہے اور امام ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (٣/٣٤) میں اس کے تمام راویوں کو ثقہ کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار سے زائد تکبیرات

اگر چار سے زائد تکبیرات کہی ہوں تو ان کے درمیان بھی دعائیں ہی پڑھی جائیں گی۔

تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین

نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے۔سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ وَإِذَا انْصَرَفَ سَلَّمَ.[1]

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھاتے تو (نمازِ جنازہ کی) ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب (نماز سے) پھرتے تو سلام کہتے تھے''۔

نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں: ''بلاشبہ وہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے''۔[2]

مختلف کبار تابعین عظام رحمہم اللہ سے بھی نمازِ جنازہ کی تکبیرات میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۲۹۷، اسنادہٗ صحیح) میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (۱۲۲، اسنادہٗ صحیح) میں حسن بصری رحمہ اللہ سے، مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۲۹۶، اسنادہٗ حسن لذاتہ) اور مصنف عبدالرزاق (۳/ ۴۶۸) میں عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (۱۱۶، اسنادہٗ حسن لذاتہ) میں مکحول رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (۱۱۸، اسنادہٗ صحیح) ہی میں امام الزہری رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (۱۱۲، اسنادہٗ صحیح) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۳/ ۲۹۶) میں قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ سے اور جزء رفع الیدین (۱۱۴، اسنادہٗ حسن لذاتہ) میں نافع بن جبیر رحمہ اللہ سے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر جمہور اہلِ علم

1۔ كتاب العلل للدارقطني: ۱۳/ ۲۲، ح: ۲۹۰۸۔ اسنادہٗ صحيح

2۔ جزء رفع اليدين للبخاري: ۱۱۰۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب يرفع يديه في كل تكبيرة: ۶۷۸۴۔ علامہ البانی نے اسے تلخیص احکام الجنائز میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی یہی رائے ہے کہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے اور عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد ابن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔"[1]

بچے کی نمازِ جنازہ

چھوٹے بچے پر نماز جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الطِفلُ يُصَلّٰى عَلَيهِ.[2]

"بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی"۔

اگر کوئی بچہ نامکمل (یعنی چار ماہ کے بعد اور اصل وقت سے پہلے) پیدا ہو، اس کی نماز جنازہ پڑھنا بھی مشروع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلسَّقطُ يُصَلّٰى عَلَيهِ.[3]

"ناتمام پیدا ہونے والے بچے پر نماز ادا کی جائے گی"۔

صحیح مسلم (۲۶۴۳) میں ہے کہ چار ماہ مکمل ہونے پر بچے میں روح پھونکی جاتی ہے، لہٰذا اگر کوئی بچہ چار ماہ مکمل ہونے کے بعد ضائع ہو تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے، ورنہ نہیں، کیونکہ اس سے پہلے والے کو بچہ ہی نہیں کہا جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (شیر خوار) بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔[4]

بچے کی نماز جنازہ اگر گھر کے افراد خود ہی ادا کر لیں تو جائز ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر بن ابوطلحہ کی نمازِ جنازہ ان کے گھر میں گھر کے افراد ہی کو پڑھائی تھی۔[5]

بچے کی نماز جنازہ کی دعا

بچے کی نماز جنازہ میں اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی

1۔ ترمذی، کتاب الجنائز، باب رفع الیدین علی الجنازۃ، بعد الحدیث: ۱۰۷۷

2۔ نسائی، کتاب الجنائز، باب مکان الراکب من الجنازۃ: ۱۹۴۴۔ ترمذی: ۱۰۳۱۔ ابن ماجہ: ۱۵۰۷

3۔ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب المشی أمام الجنائز: ۳۱۸۰۔ صحیح

4۔ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصلاۃ علی الطفل: ۳۱۸۷۔ حسن

5۔ مستدرک حاکم: ۱/۳۶۵، ح: ۱۳۵۰۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر، جبکہ شیخ الالبانی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ. [1]

''ناتمام پیدا ہونے والے بچے پر نماز ادا کی جائے گی اور اس میں اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے''۔

بچے کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [2]

''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچا''۔

حسن بصری رحمہ اللہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا. [3]

''اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو اور (آخرت میں) ذخیرہ اور اجر بنا دے''۔

شہید کی نمازِ جنازہ

شہید پر نماز جنازہ ادا کرنے میں اختیار دیا گیا ہے، ادا کریں یا بغیر نماز کے دفن کر دیں، دونوں صورتیں ثابت ہیں، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شہدائے اُحد) کو ان کے خون سمیت غسل اور نماز کے بغیر دفن کرنے کا حکم دیا''۔ [4]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ ایک دن باہر نکلے اور شہدائے اُحد پر نمازِ جنازہ ادا کی''۔ [5]

بعض لوگ معرکہ کے شہید کی نمازِ جنازہ کا انکار کرتے ہیں، یہ درست نہیں، کیونکہ صحیح احادیث میں اس کا ذکر ہے۔

غائبانہ نمازِ جنازہ

کسی میت کی غائبانہ (یعنی میت سامنے موجود نہ ہو) نمازِ جنازہ ادا کی جا سکتی

1۔ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب المشي أمام الجنائز: ٣١٨٠۔ صحیح

2۔ المؤطا للامام مالك، کتاب الجنائز: ١٨۔ صحیح

3۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، تعليقًا۔ قبل الحديث: ١٣٣٥

4۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد: ١٣٤٣

5۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهداء: ١٣٤٤۔ مسلم: ٢٢٩٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب۔ شاہِ حبشہ نجاشی کی وفات پر آپ ﷺ نے فرمایا:

قد توفي اليوم رجل صالح من الحبش فهلم فصلوا عليه. قال فصففنا فصلى النبي صلى الله عليه وسلم عليه.[1]

"آج ایک نیک شخص حبشہ میں فوت ہو گیا ہے، لہٰذا آؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو"۔ صحابی فرماتے ہیں کہ ہم نے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی"۔

بعض لوگ غائبانہ نماز جنازہ کے سرے سے منکر ہیں۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نجاشی کا نماز جنازہ پڑھا تھا، وہ اس کے ساتھ خاص تھا، لیکن ان کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کام اُمت کے لیے نمونہ ہے، سوائے اس کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہو اور اس خاص ہونے کی صراحت قرآن و حدیث میں موجود ہو، جبکہ مذکورہ فعل کے خاص ہونے کی کہیں کوئی صراحت نہیں۔

(۲) نجاشی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے تمام پردے ہٹا دیے گئے اور نجاشی کی میت رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھی۔ اس کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ روایت اوہام و خیالات میں سے ہے (یعنی اس کی کچھ حیثیت نہیں)"۔[2]

(۳) نجاشی رحمہ اللہ کی نماز جنازہ اس لیے پڑھائی گئی تھی کہ حبشہ میں (جہاں نجاشی فوت ہوا) ان کا نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ لیکن یہ بات بعید از قیاس ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

تفصیلی بحث کیلئے دیکھیں احکام و مسائل (۵۱۴ تا ۵۳۰) از مبشر احمد ربانی رحمہ اللہ

اجتماعی نماز جنازہ

ایک وقت میں زیادہ میتیں ہوں تو سب پر ایک ہی مرتبہ جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔

1۔ بخاري، كتاب الجنائز، باب الصفوف على الجنازة: ۱۳۲۰۔ مسلم: ۹۵۲

2۔ المجموع: ۲۵۳/۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد کو امام کی طرف اور عورت کو قبلہ کی طرف رکھا جائے گا۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بچے اور عورت کا جنازہ اکٹھے آ گئے، تو بچے کو لوگوں کی طرف اور عورت کو اس کے پیچھے رکھا گیا اور ان دونوں پر (اکٹھی) نماز ادا کی گئی، لوگوں میں ابوسعید الخدری، ابن عباس، ابوقتادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''یہ سنت ہے''۔ [1]

سب پر علیحدہ علیحدہ بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

نمازِ جنازہ میں خواتین کی شرکت

جنازہ قریب ہو تو عورتیں بھی نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو ازواجِ مطہرات نے پیغام بھیجا کہ اس کا جنازہ مسجد میں لاؤ، تاکہ وہ بھی اس پر نماز پڑھ سکیں۔ پھر ایسا ہی کیا گیا کہ ان کے حجروں کے قریب جنازہ رکھا گیا اور انہوں نے اس پر نماز پڑھی''۔ [2]

لیکن (جنازہ پڑھنے کے لیے) عورتیں میت کے ساتھ نہ جائیں۔ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن سختی سے نہیں''۔ [3]

دوبارہ نماز جنازہ

ایک میت کی کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دوبارہ جنازہ وہی پڑھ سکتا ہے جس نے پہلے نہ پڑھا ہو، یہ درست نہیں۔ بلکہ ایک شخص ایک ہی میت پر کئی مرتبہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

کوئی شخص نمازِ جنازہ سے پیچھے رہ جائے تو وہ بعد میں نماز جنازہ کی جماعت کروا سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک آدمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے، ایک رات وہ فوت ہو گیا تو اسے رات ہی کو دفن کر دیا گیا، جب صبح آپ

1۔ نسائی، کتاب الجنائز، باب اجتماع جنائز صبی و امرأۃ: ۱۹۷۹۔ صحیح

2۔ مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد: ۱۰۰/۹۷۳

3۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنازۃ: ۱۲۷۸۔ مسلم: ۹۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی"۔ [1]

تدفین کے بعد نمازِ جنازہ

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔ [2]

طویل مدت کے بعد نمازِ جنازہ

کسی شخص کے فوت ہونے کے سال ہا سال گزر جانے کے بعد بھی نمازِ جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد پر آٹھ سال بعد نمازِ جنازہ پڑھی"۔ [3]

گناہ گاروں کی نمازِ جنازہ

گناہ اور حرام کاموں میں مشہور شخص کی نماز عام لوگ ادا کریں، کوئی بڑا عالم، جس کی شخصیت کا لوگوں پر اثر ہو، اسے نہیں پڑھنی چاہیے، تاکہ لوگوں کو نصیحت ہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ [4]

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والی کی نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھائی۔ [5] جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اس کی نماز جنازہ کسی بڑے عالم کو پڑھانی چاہیے۔

جس شخص کو گناہ پر حد لگے اور وہ فوت ہو جائے، کیونکہ وہ توبہ ہی ہے، تو اس پر نماز جنازہ ادا کرنی چاہیے، جیسا کہ ایک عورت سے زنا کا ارتکاب ہوگیا، پھر وہ سزا کی طلب گار ہوئی، اس پر حد جاری کی گئی، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ [6]

مقروض کی نماز جنازہ

میت مقروض ہو اور اس کے ورثہ میں ادائیگی کے بقدر مال بھی نہ ہو، تو اس کی نماز

1۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب الاذن بالجنازة: ١٢٤٧۔ مسلم: ٩٥٦

2۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب الاذن بالجنازة: ١٢٤٧

3۔ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة أُحد: ٤٠٤٢۔ مسلم: ٢٢٩٦

4۔ مسلم، کتاب الجنائز، باب ترك الصلاة على القاتل نفسه: ٩٧٨

5۔ نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلاة على من غل: ١٩٦١۔ صحیح

6۔ مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى: ١٦٩٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنازہ بڑے عالم کو نہیں پڑھانی چاہیے، تاکہ لوگ قرض کے معاملہ کو معمولی نہ سمجھیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کا قرض اپنے ذمے لے لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور آپ ﷺ سے اس کی نماز پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس پر قرض ہے؟'' ورثاء نے کہا: ''نہیں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھا دی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی نماز پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ نے پوچھا: ''اس پر قرض ہے؟'' ورثاء نے کہا: ''ہاں!'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اس نے ترکہ چھوڑا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''تین دینار''۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا اور آپ ﷺ سے اس کی نماز پڑھانے کی گزارش کی گئی۔ آپ نے پوچھا: ''اس پر قرض ہے؟'' ورثاء نے کہا: ''ہاں! تین دینار''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھو''۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''آپ اس پر نماز پڑھائیں، اس کا قرض میرے ذمے ہے''۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ.[2]

''مسلمان کی جان قرض کے عوض میں لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے''۔

اگر قرض ادا نہ کیا جائے تو قیامت کے دن قرض اس شخص کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ ، لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ.[3]

''جو شخص مقروض مر جائے، تو (قیامت کے دن) اس کی نیکیوں سے قرض کی ادائیگی کی جائے گی، کیونکہ وہاں (اس کے پاس) کوئی روپیہ پیسا نہیں ہوگا''۔

1۔ بخاری، کتاب الحوالات، باب اذا أحال دین المیت علی رجل جاز: ۲۲۸۹

2۔ ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین: ۲۴۱۳۔ ترمذی: ۱۰۷۸۔ صحیح

3۔ ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین: ۲۴۱۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنا

نماز جنازہ کے بعد وہیں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے، قرآن وسنت سے قطعاً ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو منافق کی نماز جنازہ سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ.. [التوبہ: ۸۴]

''(اے نبی!) اِن (منافقین) میں سے کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ کبھی ادا نہ کرنا اور نہ کبھی (دعا کے لیے) اس کی قبر پر کھڑے ہونا''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اشارتاً دعا کرنے کے دو مواقع کا ذکر فرمایا ہے، ایک نماز جنازہ میں اور دوسرا قبر پر کھڑے ہو کر اور ان دونوں مواقع پر دعا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ نماز جنازہ کے بعد تیسری دعا قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ سیّد الحموی حنفی لکھتے ہیں: ''نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہ کرنا، اس لیے کہ یہ نماز جنازہ میں اضافے کے مشابہ ہے''۔[1]

نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کے قائل حضرات اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ.[2]

''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو''۔

لیکن یہ ترجمہ درست نہیں، صحیح ترجمہ اس طرح ہے: ''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو (یعنی نمازِ جنازہ میں)''۔

یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جنازہ بغیر اخلاص کے پڑھو اور بعد میں اخلاص سے دعا کرو۔

جن کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں

کافر اور منافق کی نماز جنازہ ادا کرنا حرام ہے۔ (التوبۃ: ۸۴) مرزائی، بہائی اور بابی وغیرہ بھی کافر ہیں، سو ان کی اور دیگر بدعقیدہ افراد کی نماز جنازہ پڑھنا قطعاً جائز نہیں۔

☆

1۔ کشف الرمز علی الکنز: ۱۳۱

2۔ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت: ۳۱۹۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دُعا کا بیان

دُعا کی اہمیت وفضیلت

ارشادِ ربانی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ. [المومن: ٦٠]

''تمہارے رب نے کہا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں، بے شک جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کریں گے، وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے''۔

دعا کا مفہوم

دُعا عربی زبان کا لفظ ہے، دعا یدعو سے مصدر ہے۔ لغتِ عرب میں یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) سوال کرنا (۲) کسی کو پکارنا یا بُلانا (۳) کسی کام کی ترغیب دینا (۴) مدد طلب کرنا (۵) عبادت کرنا۔

شرعی مفہوم

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے شرعی مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی وانکساری اور محتاجگی ظاہر کرنے کا نام دعا ہے''۔[1]

عبدالرحمٰن مبارکپوری نے یہ تعریف کی ہے: ''کسی کم تر مانگنے والے کا اپنے بزرگ وبرتر آقا ومولیٰ سے نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ کسی چیز کا سوال کرنا دُعا کہلاتا ہے''۔[2]

1۔ فتح الباری: ۱۱/۹۸

2۔ تحفۃ الاحوذی: ۹/۲۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعا کی قسمیں

عام طور پر دُعا کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ (۱) دعائے طلب و مسألہ۔ (۲) دعائے ثناء۔

(الف) دُعاء مسألہ

یعنی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرنا، مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ.

(ب) دعائے ثناء

یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، جیسے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ.

مَدْعُوّ (جس سے دُعا کی جائے)

اس میں چند صفات کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ **اَلْوُجُود**: یعنی جسے پکارا جائے وہ قائم بالذات اور واجب الوجود ہو یعنی وہ اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہ ہو۔

۲۔ **الغنی**: یعنی جسے پکارا جائے وہ صاحبِ غنیٰ ہو، کسی کا محتاج نہ ہو، جو خود محتاج ہو وہ کسی کا مطالبہ کیسے پورا کرے گا۔

۳۔ **السمع**: جسے پکارا جائے وہ ہمیشہ ہر کسی کی ہر بات ہر جگہ سننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جو کسی کا سوال ہی نہ سن سکے وہ اس کی ضرورت و حاجت کیسے پوری کرے گا۔

٤۔ **الکرم**: جس سے سوال کیا جائے وہ سخی اور کریم ہو، بخیل سے سوال کرنا فضول ہے جو اپنے لیے خرچ نہیں کرتا وہ دوسروں پر کیسے خرچ کرے گا۔

۵۔ **الرحمۃ**: جس سے دُعا کی جائے وہ ارحم الراحمین ہو، سنگدل سے مانگنا فضول ہے۔

٦۔ **القدرۃ**: جس سے مانگا جائے وہ دینے یا حاجت پوری کرنے پر قادر ہو، عاجز و ناتواں سے مانگنا عبث ہے۔

۷۔ **الارادۃ والاختیار**: جس سے مانگا جائے وہ خود مختار ہو وہ کسی سے اجازت یا مشورہ لینے کا پابند نہ ہو، اپنی مرضی سے جو چاہے سو کرے، کوئی اس سے پوچھنے والا نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام صفات صرف اور صرف اللہ رب العزت میں پائی جاتی ہیں لہٰذا دُعا بھی صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔

دُعا تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ حکم انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے اپنے بندوں تک پہنچایا۔ اسی عبادت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے، اس سے مدد طلب کی جائے، اس سے سوال کیا جائے، اپنی محتاجی ناتوانی بے کسی کا اعتراف کیا جائے۔ یہ اعتراف صرف زبان سے نہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے کرے۔ اس کے سامنے گڑگڑائے اور اس کے سامنے رو رو کر اپنے چہرے اور دامن کو تر کرے۔ دعا عبادت ہی نہیں بلکہ افضل العبادۃ ہے۔ یہ مومن کا قیمتی ہتھیار ہے۔ بے سہارا لوگوں کا سہارا ہے۔ دیر ہماری طرف سے ہے اُس کی طرف سے نہیں، وہ تو فرماتا ہے: ''تو ایک بالشت میری جانب آ میں ایک ہاتھ تیری جانب آؤں گا، تو چل کر آ میں بھاگ کر آؤں گا، تو پکار میں جواب دوں گا، میرا سونا تو کجا مجھے اونگھ تک نہیں آتی، میں بندے کی پکار کا منتظر رہتا ہوں۔ تمام جن وانس کو اُن کی خواہشات کے مطابق عطا کر دوں تو میرے خزانے میں رتی برابر بھی کمی نہیں آتی۔ جب چاہو جس وقت چاہو جو چاہو مجھ سے مانگو۔ نہیں مانگو گے تو میں ناراض ہو جاؤں گا۔ اس لیے بندۂ مومن کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ جو ''أَعْبَدُ النَّاس'' ہیں، ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں سفر میں حضر میں، صبح وشام، رات دن، اٹھتے بیٹھتے، جلوت خلوت میں، کوئی لمحہ دعا سے خالی نہیں ہے۔ پوری زندگی آپ علیہ السلام کی دعا سے عبارت ہے۔ اسلام قانونِ فطرت ہے، محتاج اور مصیبت زدہ دُکھ سے نجات حاصل کرنے کے لیے اُس کی طرف رجوع کرے، کیونکہ وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اسی کے دربارِ عالی میں اپنی درخواست پیش کرے۔ مشکل وقت میں انبیاء علیہم السلام نے بھی اُسی رب کو پکارا ہے۔

سجدہ کی حالت میں انسان رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے، اسی لیے اس وقت کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُعا کی اہمیت وفضیلت

دُعا تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ اللہ رب العزت نے خود حکم دیا ہے کہ مجھ سے مانگو۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ. [الغافر: ٦٠]

ترجمہ: ''اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا''۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور (اے میرے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں، تو (انہیں فرمائیں) میں اُن کے قریب ہوں، جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کی پکار سنتا ہوں، لہٰذا میرے بندوں کو چاہیے کہ وہ میرے حکم کو مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تا کہ رُشد و ہدایت پا سکیں''۔

جو رب سے سوال نہیں کرتا وہ غرور و تکبر کرنے والا ہے

جو رب سے نہیں مانگتا وہ متکبر آدمی ہے، قرآن مجید نے اس کے لیے سخت وعید بیان کی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.

[الغافر: ٦٠]

''بے شک وہ لوگ جو گھمنڈ میں مبتلا ہیں مجھ سے دُعا نہیں کرتے وہ ذلیل و بے آبرو ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے''۔

فرامینِ رسول اللہ ﷺ

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ قابلِ قدر کوئی چیز نہیں''۔[1]

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

1۔ صحیح سنن الترمذی: ۱۳۸/۳۔ صحیح الجامع الصغیر و مجمع الأدب المفرد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ’’دعا سے قضا ٹلتی ہے اور نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے‘‘۔[1]

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ’’جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے‘‘۔[2]

آدابِ دُعا

بندہ کو چاہیے کہ بارگاہِ الٰہی میں پیشی کے وقت درج ذیل آداب کو ملحوظ خاطر رکھے:

(۱) وضو (۲) استقبالِ قبلہ یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا (۳) ہاتھ اٹھانا (۴) حمد و ثنا اور درود وسلام سے آغاز کرنا (۵) استغفار کرنا یعنی اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے معافی مانگے (۶) پہلے اپنے لیے سوال کرے (۷) عزیمت سنجیدگی سے دعا کرے (۸) اصرار و تکرار سے دعا کرے (۹) پُر تکلف جملہ سازی سے اجتناب کرے (۱۰) ادب اور تواضع سے دعا کرے (۱۱) حضورِ قلب سے دُعا کرے (۱۲) یقینِ کامل سے دُعا کرے (۱۳) جامع کلمات سے دُعا کرے (۱۴) رونا اور آنسو بہانا (۱۵) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا وسیلہ پکڑے (۱۶) دعاء کے آخر میں درود پڑھنا اور آمین پر دعا ختم کرنا۔

دُعا کی قبولیت کی صورتیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جب بھی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے ایسی کوئی دعا کرے جو گناہ اور قطع رحمی کے متعلق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے ایک چیز اس کو ضرور عطا کر دیتا ہے۔

۱۔ دُعا کو فوراً قبول کر کے اس کا مطالبہ پورا کر دیتے ہیں۔

۲۔ اس لیے ذخیرۂ آخرت بنا دیتے ہیں۔

۳۔ اس دعا کے ذریعے کوئی آنے والی مصیبت ڈال دیتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ نے کہا: تو پھر ہم بہت زیادہ دُعا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے‘‘۔[1]

1۔ صحیح سنن الترمذی: ص ۱۷۳۷

2۔ صحیح سنن الترمذی: ۳۶۱۳۔ ابن ماجہ: ۳۸۲۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جن کی دعا قبول نہیں ہوتی

۱۔حرام خور ۲۔جس کی اہلیہ بداخلاق ہو ۳۔مالی معاملات میں لاپرواہی کرنے والا
۴۔مال و دولت نااہل لوگوں کے سپرد کرنے والا ۵۔بہت زیادہ غیبت کرنے والا
۶۔حاسد کینہ پرور آدمی ۷۔جلد باز

سوال: کیا دعا میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں، ولیوں، نبیوں کی ذات کا واسطہ دے کر دعا کرنا کیسا ہے؟ مثلاً فلاں کے صدقے فلاں کے طفیل ہماری دعا قبول فرما؟

جواب: الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں لہٰذا ہمیں چاہیے قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کریں۔ دُعا ایک عبادت ہے تو اس عبادت میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔

نیک اور صالح بزرگ سے اس کی زندگی میں دعا کروائی جاسکتی ہے۔ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کی درخواست کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے لیے دعا کر دیتے تھے۔ لیکن جب آپ کی وفات ہوگئی تو پھر کسی صحابیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے واسطے یا طفیل سے دعا نہیں کی، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جاکر آپ کا واسطہ دیا ہو۔

بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عقیدہ تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
جب بارش نہ ہوتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرواتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے: ''اے اللہ! جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ہم ان سے دعا کرواتے تھے اور تو ہمیں بارش عطا کرتا تھا، آج وہ دنیا میں نہیں ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ سے دعا کروا رہے ہیں تو ہمیں بارش عطا فرما''۔

یہ بخاری کی حدیث میں تمام صحابہؓ کے عقیدہ کا پتہ چلتا ہے۔

۱۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے تو دعا کرواتے تھے۔

۲۔جب دنیا سے رخصت ہوگئے تو کوئی صحابی آپ کی قبر پر دعا کروانے کے لیے

1۔ صحیح الادب المفرد: ٥٤٧۔ الدعوات الکبیر: ٣٢٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں گیا نہ کسی صحابی نے آپ علیہ السلام کے واسطے، صدقے یا طفیل سے دعا کی بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جو اس وقت زندہ تھے، ان سے جا کر دعا کروائی ہے، یعنی زندہ سے نہ کہ مردہ سے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ زندہ آدمی سے دعا کروائی جا سکتی ہے اس کے مرنے کے بعد نہیں، نہ ہی اس کے واسطے طفیل سے دعا کی جا سکتی ہے۔

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے''۔

۴۔ اس صحابیٔ رسول کے عمل سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی کسی صحابی نے مخالفت نہیں کی۔ تو معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کا اجماعی عقیدہ تھا۔

وسیلہ کی تین صورتیں جائز ہیں

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا وسیلہ پکڑنا۔

۲۔ کسی زندہ نیک اور صالح آدمی سے دعا کروانا۔

۳۔ اپنے صالح اعمال کا واسطہ دینا، جیسے تین آدمی جو اصحاب الغار تھے، ان کا واقعہ مشہور ہے۔

نوٹ:۔ انبیاء علیہم السلام کی دعائیں قرآن مجید میں اور احادیثِ مبارکہ میں موجود ہیں لیکن اس میں بھی بغیر واسطے وسیلے کے براہِ راست اللہ رب العزت سے مانگی گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ ذکر

قرآن وحدیث میں ذکر کے بہت سے فضائل، برکات اور ثمرات بیان کیے گئے ہیں۔ چند ایک بتوفیق اللہ پیش خدمت ہیں۔

۱۔ ذکر الٰہی سب سے بڑا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت: ۴۵) ''یقیناً اللہ تعالیٰ کا ذکر (تمام نیکیوں سے) بڑا ہے''۔

۲۔ بہترین عمل

۳۔ پاکیزہ ترین عمل

۴۔ بلند ترین عمل

۵۔ سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر

۶۔ جہاد کرنے، دشمن کو قتل کرنے اور قتل ہونے سے بہتر

۷۔ عذابِ الٰہی سے سب سے زیادہ نجات دینے والا عمل

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں خبر نہ دوں جو تمہارے اعمال میں سے بہترین ہوں۔ جو تمہارے مالک کے ہاں پاکیزہ ہوں، جو تمہارے درجات سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہو، جو تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور تمہاری خاطر دشمن سے لڑے کہ تم ان کی گردن سے مارو وہ تمہاری گردن کاٹیں اس سے بہتر ہو؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ضرور۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر''۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ذکر الٰہی سے زیادہ کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں''۔[1]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔اللہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

۹۔خود اللہ تعالیٰ فرشتوں میں اس کو یاد کرتا ہے۔

(الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ رب العزت فرماتے ہیں (یعنی حدیث قدسی ہے) میں اپنے بندے کے ساتھ اس طرح معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق گمان کرتا ہے، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجلس میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر ایسی مجلس میں کرتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کی مجلس میں)۔'' [2]

(ب) اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ. [البقرہ: ۱۵۲]

''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''۔

۱۰۔ حلقاتِ ذکر جنت کے باغیچے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم جنت کے باغیچوں میں سے گزرو تو خوب کھایا پیا کرو'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''جنت کے باغیچے کیا ہیں؟'' تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذکر کے حلقات یعنی ذکر کی مجالس''۔ [3]

۱۱۔ذکرِ الٰہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ. [الرعد: ۲۸]

ترجمہ: ''آگاہ رہیے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے''۔

۱۲۔فرشتوں کا ذکر کرنے والوں کے گرد گھیرا ڈالنا۔

۱۳۔رحمتِ الٰہی کا انہیں ڈھانپنا

1۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۶۰۱۔ سنن ابن ماجه، رقم الحدیث: ۳۸۳۵۔ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

2۔ متفق علیہ۔ بخاری، رقم الحدیث ۷۴۰۵۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۶۷۵

3۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۵۱۰۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۲۵۶۲۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی قوم ذکرِ الٰہی کے لیے نہیں بیٹھتی مگر فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اطمینان کا اُن پر نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں موجود فرشتوں کے سامنے ان کا تذکرہ کرتا ہے''۔[1]

۱۴۔ ذکر کرنے والا زندہ کی مانند ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے رب کو یاد کرنے والا زندہ کی مثال اور یاد نہ کرنے والا مُردہ کی مثال جیسے ہیں''۔[2]

۱۵۔ بہت زیادہ ذکر کرنے والے فلاح یافتہ ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. [الجمعہ:۱۰]

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تم فلاح پا جاؤ''۔

۱۶۔ ذکرِ الٰہی کثرت سے کرنے والوں کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيمًا. [الاحزاب: ۳۵]

''اور اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے والے مرد اور اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

۱۷۔ کثرت سے ذکر کرنے والوں کا سبقت لے جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چلتے رہو یہ جمدان ہے (ایک پہاڑ کا نام) مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: مفردون کیا ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلذّٰكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذّٰكِرَاتِ، ''اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر

1۔ صحيح مسلم، رقم الحديث: ٣٩ (٢٧٠٠)

2۔ صحيح بخاري: رقم الحديث ٦٤٠٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والی عورتیں''۔[1]

۱۸۔ ذکر کرنے والوں کے لیے مغفرت ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ بناتا ہے۔

۱۹۔ اور ان کے ہم نشین کبھی محروم نہیں رہتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں، جب ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں، آؤ! ہمارا مقصود مل گیا ہے''۔ وہ ان کے گرد قریب ہو کر پہلے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ رب العالمین ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے ''میرے بندے کیا کہتے ہیں؟'' فرشتے جواب دیتے ہیں: ''وہ آپ کی تسبیح، آپ کی کبریائی، آپ کی حمد اور آپ کی بڑائی بیان کر رہے تھے''۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: ''اگر انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟'' تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ''اگر وہ آپ کا دیدار کر لیتے تو اور آپ کی عبادت زیادہ کرتے، آپ کی بڑائی بیان کرتے اور آپ کی تسبیح اور زیادہ کرتے''۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟'' فرشتے کہتے ہیں: ''جنت کا سوال کر رہے تھے اگرچہ جنت انہوں نے دیکھی نہیں، اگر دیکھ لیتے تو مزید خواہش مند ہوتے، جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے اگرچہ جہنم انہوں نے دیکھی نہیں اگر دیکھ لیتے تو مزید اس سے دور بھاگتے اور مزید خوف کھاتے''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے سب کو معاف کر دیا''۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، ''فلاں آدمی ان میں سے نہ تھا وہ تو کسی ضرورت کے لیے آیا تھا اور بیٹھ گیا'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ...

''وہ ایسے اہل مجلس ہیں کہ ان کا ہم مجلس کبھی محروم نہیں رہتا''۔[2]

۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں پر فخر کرنا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام

1۔ صحيح مسلم: رقم الحديث ٢٦٧٦

2۔ متفق عليه، صحيح بخاری رقم الحديث: ٦٤٠٨، صحيح مسلم، رقم الحديث: ٢٦٨٩،٢٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حلقہ کو دیکھ کر فرمایا: کیوں بیٹھے ہو؟ عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، اس کی تعریف بیان کر رہے ہیں اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی اور نعمتِ اسلام سے ہمیں نوازا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم تم صرف اس لیے بیٹھے ہو؟ تو صحابہ کرامؓ نے کہا: واللہ! ہم اس لیے بیٹھے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! میرا قسم دے کر پوچھنا تمہارے بارے میں شک وشبہ کی بناء پر نہیں تھا بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہے ہیں''۔[1]

۲۱۔ کثرتِ ذکر سے اُسوۂ حسنہ کی پیروی نصیب ہوتی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا.[2]

''بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا نمونہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو''۔

قاضی ابوسعود فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والوں کے لیے اُسوۂ حسنہ کی حکمت یہ ہے کہ ذکرِ الٰہی پر مداومت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزاری تک پہنچا دیتی ہے اور اس طرح اُسوۂ حسنہ کی پیروی نصیب ہو جاتی ہے۔

۲۲۔ ذکر الٰہی کرنے والا بندہ شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ تم ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دو، تو انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا، مسجد بھر گئی تو وہ بالا خانہ میں بیٹھے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور تم کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

1۔ صحيح مسلم۔ رقم الحديث: ٢٠٧٥،٢٧٠١،٠٤٠
2۔ الاحزاب: ٢١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱:...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرنا

۲:...... تم کو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہوں

۳:...... تم کو روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں

۴:...... تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں

۵:...... اور تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے کہ دشمن تیزی سے اس کا تعاقب کر رہا ہو اور وہ ایک مضبوط قلعے پر پہنچ کر اپنے آپ کو بچا لے۔ اسی طرح بندہ جو ذکر الٰہی کرتا رہتا ہے شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔[1]

......☆......

1۔ مسند احمد: ۴/ ۱۳۰، ترمذی: ۳۰۲۳۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صبح وشام کے بعض اذکار اور ان کے فضائل

(1) آیۃ الکرسی (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے کہ: ''جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھ لے اسے شام تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے۔ اور جو اسے شام کے وقت پڑھ لے اسے صبح ہونے تک جنوں سے پناہ دے دی جاتی ہے''۔[1]

(2) معوذات یعنی ''قرآن کی آخری تین سورتیں'' (صبح وشام تین تین مرتبہ)

فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ارشاد فرمایا: (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)[2]

''تو قل هو الله احد اور معوذتین (الفلق اور الناس) کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھا کر، یہ تجھے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی''۔

(3) سیّد الاستغفار: (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

1۔ النسائی ...... صحیح الترغیب والترهیب للألبانی: ٦٦٢

2۔ ابوداؤد: ٥٠٨٢، ترمذی: ٣٥٧٥ ...... صحیح الترغیب والترهیب: ٦٤٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اعتراف اور اپنے گناہ گار ہونے کا اعتراف کرتا ہوں۔ لہٰذا تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں''۔

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے: ''جو شخص اسے شام کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی رات میں اس کی موت آ جائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ اسی طرح جو اسے صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی دن اس کی موت آ جائے تو وہ بھی سیدھا جنت میں جائے گا''۔ [1]

(4) (سبحان اللہ وبحمدہٖ) صبح وشام سو مرتبہ

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے: (مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ ، اِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)

''جو شخص صبح وشام (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ) سو مرتبہ پڑھ لے قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل عمل نہیں لا سکے گا، سوائے اس شخص کے جو اسی آدمی کی طرح یا اس سے زیادہ عمل کرے۔'' [2]

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ: مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. [3]

''جو شخص دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ پڑھ لے اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں''۔ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ: ''جو شخص اسے صبح وشام سو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں''۔ [4]

1۔ بخاري: ٦٣٠٦، ٦٣٢٣

2۔ مسلم: ٢٦٩٢ 3۔ البخاري: ٦٤٠٥

4۔ ابن حبان، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (صبح وشام تین تین مرتبہ)

''اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے: ''جو شخص اسے صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لے اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی''۔ 1

(6) رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا. (صبح وشام تین تین مرتبہ)

''میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں''۔

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے: ''جو شخص اسے صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی کرے''۔ 2

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ اِذَا أَصْبَحَ: رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا، فَأَنَا الزَّعِیْمُ لَاٰخُذَنَّ بِیَدِهٖ حَتّٰی اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. 3

''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے میں اس کا ضامن ہوں اور میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا''۔

(7) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. (صبح کے وقت سو مرتبہ)

اور اسے پڑھنے کے فضائل درج ذیل ہیں: ارشادِ نبوی ہے: ''اسے سو مرتبہ پڑھنا دس گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہے، اس کیلئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور یہ دعا شام ہونے تک اس کیلئے شیطان کے سامنے قلعہ بنی رہتی ہے''۔ 4

1۔ ابو داؤد: ٥٠٨٩، ابن حبان۔ صحیح الجامع الصغیر: ٦٤٢٦،٥٧٤٥

2۔ ابو داؤد: ٥٠٧٢، النسائی فی عمل الیوم واللیلة، أحمد، الحاکم: صحیح الاسناد۔ البوصیری: إسنادهٗ صحیح رجاله ثقات

3۔ الطبرانی، صحیح الترغیب والترهیب: ٦٥٧

4۔ بخاری: ٣٢٩٣، مسلم: ٢٦٩١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(8) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ. (صبح وشام تین تین مرتبہ)

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنے نفس کی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کے برابر''۔

فضیلت: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ صبح کی نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن کے پاس سے گزر ہوا، پھر آپ چاشت کے وقت واپس آئے تو وہ بدستور اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تک تم اسی حال میں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے گزرنے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے تھے اگر ان کا اور جو ذکر تو نے اتنی دیر کیا اس کا وزن کیا جائے تو میرے چار کلمات کا وزن زیادہ ہوگا (اور وہ کلمات یہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے)۔ [1]

(9) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. (صبح وشام تین تین مرتبہ)

''میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں''۔

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے: ''جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے اسے صبح ہونے تک بچھو کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا''۔ [2]

اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے اسے اس رات کو بخار کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ [3]

(10) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (صبح وشام دس دس مرتبہ)

فضیلت: ارشادِ نبوی ہے: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا دس مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے، دس گردنیں آزاد کرنے کا اجر

1۔ مسلم، ابو داؤد، ابن حبان وغیرہ

2۔ مسند احمد، صحیح الجامع الصغیر: ١٣٢٤، ٦٤٢٧

3۔ صحیح الترغیب والترھیب: ٦٥٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے اور اسے شیطان سے پناہ دے دیتا ہے''۔ [1]

(11) سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات (امن الرسول ...... سے آخرِ سورت تک) (رات کو ایک مرتبہ)

فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اَلْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِیْ لَیْلَةٍ ، کَفَتَاهُ. [2]

''جو شخص رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھے، یہ اسے ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہیں''۔

(12) درود شریف (صبح وشام دس دس مرتبہ)

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا ، وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا، .... شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

''جو آدمی صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے، اُسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی''۔ [3]

یہ تھے صبح وشام کے بعض اذکار اور ان کے فضائل۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم انہیں روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں تا کہ ہمیں بھی وہ فوائد نصیب ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے والوں کیلئے ذکر فرمائے ہیں۔

......☆......

1۔ احمد، نسائی، ابن حبان، صحیح الترغیب والترھیب: ٦٦٠

2۔ بخاری: ٤٠٠٨، مسلم: ٨٠٧

3۔ صحیح الجامع: ٦٣٥٧

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فضائل قرآن کریم

قرآن کریم کی بعض سورتوں اور آیات کی فضیلت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ پورا قرآن مجید اہلِ ایمان کے لیے سراپا رحمت، پیکرِ ہدایت اور مجسمۂ شفا ہے۔ بعض سورتیں اور آیات دوسری سورتوں اور آیات پر فوقیت رکھتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی سورتوں اور آیات سے اُمت کو آگاہ کیا۔

قرآن مجید شفا ہے، رحمت ہے اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ جس کے ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

قرآن مجید قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرے گا، اور اگر قرآن مجید کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا تو قرآن مجید اس کے خلاف گواہی دے گا۔ قرآن مجید میں مہارت رکھنے والا قیامت کے دن معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے۔ قیامت کے دن صاحبِ قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا اور کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا، جہاں آخری آیت ختم ہوگی وہاں تیرا مقام ہوگا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ صفہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز (وادی) بطحان یا (وادی) عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے گناہ اور قطع رحمی کے بغیر اونچی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے؟'' ہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہم یہ پسند کرتے ہیں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ایک مسجد کی طرف کیوں نہیں جاتا کہ (وہاں) کتاب اللہ کی دو آیات سیکھے یا پڑھے اور ایسا کرنا اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیات کا سیکھنا یا پڑھنا تین سے بہتر ہے اور چار کا چار سے اور ان کے برابر اونٹوں کی گنتی سے بھی یعنی جتنی آیات پڑھو یا سیکھو گے اتنا اونٹنیوں کا ثواب ملے گا''۔[1]

(۱) سورۃ الفاتحہ کے ساتھ موذی کے ڈسے ہوئے پر دم کرنا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سفر پر تھے، عرب کے ایک قبیلے کے پاس اُترے، ان کا مہمان بننا چاہا لیکن قبیلے والوں نے مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا قبیلے کے سردار کو کسی موذی چیز نے ڈس لیا، علاج کی کوشش کی مگر فائدہ نہ ہوا، آخر ان کے پاس آئے۔ ایک صحابی نے کہا میں دم کروں گا مگر اجرت کے بغیر دم نہیں کروں گا۔ بکریوں کے ایک گلے پر ان کا معاملہ طے ہو گیا۔ اس صحابی نے جا کر سورۃ فاتحہ پڑھی اور پھونک مارتے رہے، ایسا معلوم ہوا کہ وہ رسیوں سے جکڑا ہوا تھا کھول دیا گیا، اٹھ کر چلنے لگا اور درد کا نشان باقی نہ رہا۔ قبیلے والوں نے طے شدہ بکریاں صحابی کو دے دیں۔ بعض صحابہ نے کہا: اس کو تقسیم کرو۔ دم کرنے والے صحابی نے کہا: جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہیں لیتے یہ تقسیم نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا ماجرا سنایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ کہا: سورۃ فاتحہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے، اس کو تقسیم کرو اور میرا بھی حصہ رکھنا۔ اس کے بعد آپ ﷺ مسکرا دیے۔[2]

(۲) مجنون کا صحت یاب ہونا

خارجہ بن صلت تمیمی سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام قبول کیا، واپسی پر ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا، اس میں ایک دیوانہ شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے گھر والوں نے کہا:

1۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۵۱(۸۰۳)

2۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۲۲۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نبی کریم ﷺ سے ہوکر آئے ہیں جو نبی خیر لے کر آیا ہے، آپ کے پاس اس کے علاج کے لیے کوئی چیز ہے؟ میں نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ صحت یاب ہو گیا تو انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھی؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۰۰ بکریاں لے لو، لوگ باطل دم جھاڑ کے ساتھ کھاتے ہیں تم سچے دم کے ساتھ کھا رہے ہو۔[1]

(نوٹ:۔ سنن ابی داوٗد کی ایک روایت میں ہے: میں تین دن صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھ کے دم کرتا رہا۔ رقم الحدیث: ۳۸۹۰)

(۳) سورۃ الفاتحہ زہر کا تریاق ہے

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ.[2]

''سورۃ الفاتحہ ہر زہر کا تریاق ہے''۔

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ كُلِّ دَاءٍ.[3]

''سورۃ الفاتحہ میں ہر بیماری کا علاج ہے''۔

یہ ایک مرسل روایت شواہد اور توابع کے ساتھ حسن لغیرہ کا حکم رکھتی ہے۔

عام درد کے وقت بھی سورۃ فاتحہ پڑھ کے دم کیا جا سکتا ہے۔ (طبرانی۔ حدیث حسن)

سورۃ البقرہ کی فضیلت

(الف) سورۃ البقرہ کا لینا باعثِ رحمت ہے، برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعثِ حسرت ہے۔

ابواُمامہ باہلیؓ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ کا پڑھنا حصولِ

1۔ سنن ابی داؤد۔ رقم الحدیث: ۳۸۹۱۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

2۔ اسنادہٗ حسن موسوعہ فضائل سُوَر و آیات القرآن: ۸۱/۱

3۔ سنن دارمی و شعب الایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکت کا سبب ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت اور جادوگر لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(ب) جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس جگہ کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔[1]

(ج) سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھنے والے کے لیے کافی ہیں۔ تین رات سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔[2]

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ O لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قف وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَآ قف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ O

ترجمہ: ''رسول مان چکا اس چیز کو جو اُس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُتری اور مومن بھی مان چکے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اُس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی کرے وہ اس کے لیے اور جو بُرائی کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

1۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۰۳۷۔ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۷۸۰،۲۱۲)

2۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۵۰۰۹، مسند دارمی، رقم الحدیث: ۳۴۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کا آخری حصہ پڑھ کر جو دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرمائے گا۔[1]

سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کریں گی۔[2]

سورۃ الکہف کی فضیلت

(۱) اس کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات کو جو یاد کرے گا اور پڑھے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۸۰۹، لیکن شیخ البانی ؒ نے پہلی دس آیات والی روایت کو محفوظ اور راجح قرار دیا ہے۔[3]

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورۃ الکہف کی تلاوت جمعہ کے دن کرے گا تو آئندہ جمعہ تک اس کے لیے ایک خاص نور کی روشنی رہے گی۔[4]

(۳) سورۃ الکہف پڑھنے سے گھر میں سکینت اور برکت نازل ہوتی ہے۔[5]

مسبّحات کی تلاوت

اس سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کے آغاز میں سُبْحَانَ یا سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا سَبِّحْ آیا ہو، اور وہ سات سورتیں ہیں۔ سورۃ الاسراء، الحدید، الحشر، الصّف، الجمعہ، التغابن اور اعلیٰ۔[6] ان میں سے ایک آیت ہزار آیات سے بہتر ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے مُسبّحات پڑھتے تھے اور یقیناً اس میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔[7]

سورۃ الملک کا پڑھنے والے کے لیے سفارش کرنا

(الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

1۔ صحیح مسلم: ۸۰۶،۲۵٤ — 2۔ مسلم، رقم الحدیث: ۸۰٤،۲۵۲

3۔ السلسلة الصحيحة: ۱۲۳/۲، ح: ۵۸۲

4۔ المستدرك للحاكم: ۳٦۸/۲، صحيح الجامع الصغير: ۱۱۰٤/۲، ح: ٦٤۷۰

5۔ صحيح بخاری ح: ۵۰۱۱، صحيح مسلم: ح ۷۹۵ — 6۔ تحفة الاحوذی: ۱۹۲/۸

7۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۰۸۹۔ علامہ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: ''بے شک قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں، ایک آدمی کی سفارش کی یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا گیا، وہ تبارک الذی بیدہٖ الملک ہے۔[1]

(ب) عذابِ قبر سے نجات دینے والی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہر رات تبارک الذی بیدہٖ الملک پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کو مَانِعَة (روکنے والی) کا نام دیتے تھے۔ وہ کتاب اللہ میں ایک سورت ہے جس نے اس کو ہر رات پڑھا اس نے بہت اچھا اور عمدہ کام کیا یعنی سورۃ الملک کو۔[2]

(ج) نبی کریم ﷺ کا معمول

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے الٓمٓ تنزیل اور تبارک الذی بیدہٖ الملک تلاوت کرتے تھے۔ (دونوں سورتوں کی آیات کی تعداد تیس تیس آیات ہیں)۔[3]

شرک سے برأت کی شہادت

فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میں بستر پر جاتے وقت پڑھوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِقْرَا، ''قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ'' فَاِنَّهَا بَرَاۗءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ.[4]

''تم سورۃ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ وہ شرک سے برأت ہے''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ○ لَكُمْ

1۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۰۵۳، شیخ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔

2۔ السنن الکبرٰی، رقم الحدیث: ۱۰۴۷۹، صحیح الترغیب والترھیب: ۱۹۳/۲۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

3۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۰۵۴۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

4۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۶۲۷۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

(اے نبی!) کہہ دیجئے، اے کافرو! میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین"۔

سورۃ اخلاص کی فضیلت

(الف) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.[1]

"سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝

میں اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والے مہربان کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(ب) سورۃ اخلاص کی تلاوت کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کی محبت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فوجی دستے کا امیر مقرر کیا اور وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا اور وہ ہر رکعت میں سورۃ اخلاص کے ساتھ تلاوت ختم کرتا تھا۔ جب لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اس سے پوچھو یہ کام اس نے کیوں کیا ہے؟ تو اس نے کہا، اس میں رحمان کی صفات ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٥٠١٥۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: ٢٥٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ.[1]

''اُس کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے''۔

(ج) سورۃ اخلاص سے محبت جنت میں داخلے کا سبب بنتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا:

وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ".

''واللہ! میں سورۃ قل ہو اللہ سے محبت کرتا ہوں''

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.[2]

''تمہاری اس سورت سے محبت تمہیں جنت میں داخل کروائے گی''۔

(د) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ۱۰ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم زیادہ پڑھیں گے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت زیادہ دینے والا اور بہت پاک ہے''۔[3]

معوذات کی فضیلت

معوذات سے مراد تین سورتیں (الاخلاص، الفلق اور الناس) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.[4]

''جو آدمی صبح و شام تین مرتبہ آخری تین سورتیں پڑھتا ہے یہ تین سورتیں اسے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی''۔

1۔ (متفق علیه) بخاری، رقم الحدیث: ۷۳۷۵، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۶۳

2۔ مسند الدارمی، رقم الحدیث: ۳۴۷۸۔ شیخ حسین سلیم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

3۔ طبرانی: ۱۸۳/۲۰۔ السلسلة الصحیحه: ۵۸۹

4۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۵۰۸۲۔ جامع الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۱۰۔ سنن النسائی، رقم الحدیث: ۱۱۰۴۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

اللہ تعالیٰ مہربانی اور رحم کرنے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کی بُرائی سے جو اُس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی بُرائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی بُرائی سے (بھی)۔ اور حسد کرنے والے کی بُرائی سے بھی جب وہ حسد کرے"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بخشش اور مہربانی کرنے والے کے نام سے۔

آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی بُرائی سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے آرام کرنے کے لیے، تو آخری تین سورتیں تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر اپنے چہرے اور جہاں تک ہاتھ پہنچتا وہاں تک اپنے ہاتھ پھیر دیتے تھے"۔[1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد آخری تین سورتیں اخلاص، الفلق، الناس پڑھا کرو۔[2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز

1۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٥٠١٧

2۔ ابو داؤد: حدیث نمبر ١٥٢٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھ رہے تھے جب اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے کاٹ لیا، تو آپ ﷺ نے اس کو مار ڈالا، نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اللہ اس بچھو پر لعنت کرے، نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو، نہ کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں نمک ڈال کر اپنی انگلی اس میں رکھ دی، آخری تین سورتیں پڑھیں اور انگلی پر ہاتھ پھیرتے تھے"۔ [1]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایک یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا تو جبرائیل علیہ السلام یہ آخری دو سورتیں لے کر نازل ہوئے تھے۔ آپؑ ان دو سورتوں کو پڑھتے جاتے تھے اور گرہیں کھلتی جاتی تھیں، یہاں تک کہ جادو کا اثر زائل ہو گیا۔ [2]

آیت الکرسی کی فضیلت

ا:......رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ مقرر کیا جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

۲:......آیت الکرسی صبح کو پڑھنے والا شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور شام کو پڑھنے والا صبح تک شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۳:......جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے وہاں شیطان اور ضرر رساں چیزیں دور بھاگ جاتی ہیں۔ [3]

(ب) فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے

حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اِلٰى صَلٰوةِ الْاُخْرٰى. [4]

"جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ اللہ کی حفظ و امان میں آ گیا

1۔ سنن الکبریٰ بیھقی۔ صحیح حدیث ھے۔ 2۔ مسند احمد، سنن النسائی۔ حدیث صحیح ھے۔
3۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۳۵۹۲۔ جامع الترمذی، الترغیب و الترھیب۔ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔
4۔ طبرانی، الترغیب و الترھیب: رقم الحدیث ۴۵۳۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۰۹۔ حافظ منذری حافظ ہیثمی نے اس کو حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری نماز تک۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

”اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین وآسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین وآسمان کو گھیر رکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اُکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے“۔

(ج) آیۃ الکرسی فرض نماز کے بعد پڑھنے والا جنتی ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ.[1]

”جو آدمی فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے مرنے کے بعد سیدھا جنت میں داخل ہو جائے گا“۔

نبی کریم ﷺ پر درود کے فضائل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

1۔ السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث: ۹۹۲۸۔ الترغیب والترھیب، مجمع الزوائد، نسائی، ابن حبان، طبرانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، رقم: ٦٩٧۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں، دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ [1]

درود پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے، غم دور ہوتے ہیں، گناہوں کی معافی مل جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی شفاعت

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھا، قیامت کے دن میں اس کی سفارش کروں گا''۔ [2]

نبی کریم ﷺ کا تقرب

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اوپر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا''۔ [3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے''۔ [4]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھے، آمین، آمین، آمین کہا۔ صحابہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! منبر پر چڑھتے ہوئے آمین کیوں کہا ہے؟ فرمایا: جرائیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا: جس کی زندگی میں رمضان المبارک آئے اور وہ اپنی بخشش نہ کروا سکے اللہ اسے تباہ کرے میں نے آمین کہا، دوسرا وہ جو والدین کو اپنی زندگی میں پائے مگر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے، تیسرا وہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اللہ اس کو ہلاک کرے۔ میں نے آمین کہا۔ [5]

1۔ سنن النسائی: ۱/۲۷۸۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

2۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۳۔ حافظ ہیثمی وغیرہ نے اس حدیث کو عمدہ کہا ہے۔

3۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۴۸۲۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۹۱۱۔ صحیح الترغیب والترھیب: ۲/۲۹۴۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن لغیرہ کہا ہے۔

4۔ تاریخ الکبیر للبخاری۔ بیهقی: ۱۵۶۵۔ ترمذی: ۳۵۴۶

5۔ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۹۰۷۔ مستدرك حاكم: ۷۲۵۶۔ ابن خزیمه: ۱۸۸۸۔ جامع الترمذی: ۳۵۵۴۔ مسند احمد: ۷۴۴۴۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے اوپر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔[1]

درود پڑھنا ہے ضرور پڑھنا ہے مگر مسنون پڑھنا ہے، انگوٹھے چومنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ درود پڑھنے کا حکم ہے۔

استغفار کے فضائل

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. [البقرہ: ۲۲۲]

"بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔

خطا کاروں میں سے بہترین وہ ہے جو سب سے زیادہ توبہ کرنے والا ہو۔ اللہ توبہ کرنے والے سے خوش ہوتا ہے۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ توبہ کرنے والے کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ توبہ استغفار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے۔ استغفار سے اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش عطا کرے گا، مال میں اضافہ ہو جائے گا۔ بیٹوں میں اضافہ ہو جائے گا، باغات مل جائیں گے۔ نہریں جاری ہو جائیں گی۔ قوت میں اضافہ ہو جائے گا۔ ہر غم سے نجات مل جائے گی۔ ہر مشکل سے نجات مل جائے گی۔ خلافِ توقع جگہ سے رزق مل جائے گا۔ کامیابی مل جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ استغفار کرنے والے کا نامۂ اعمال اسے خوش کر دے گا۔ زیادہ سے زیادہ استغفار کرنے والے کے لیے جنت میں طوبیٰ کا درخت ملے گا۔ استغفار کرنے والے کے لیے جنت ہے۔ استغفار کرنے والے کو معاف کر دیا جائے گا اگر چہ وہ جنگ سے کیوں نہ بھاگا ہو۔ سید الاستغفار پڑھنے والا یقین کے ساتھ صبح کو پڑھتا ہے اگر شام سے پہلے فوت ہو گیا تو جنتی ہے اور اگر شام کو پڑھا یقین کے ساتھ، صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو جنتی ہے۔ استغفار کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ

1۔ ابن ماجہ۔ حدیث حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.[1]

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق آپ سے کیے ہوئے وعدہ پر قائم ہوں، میں نے جو کیا (تیری نافرمانی کی تو) اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، آپ کے جو میرے اوپر احسانات ہیں میں آپ کے روبرو اعتراف کرتا ہوں اور آپ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، پس مجھے معاف فرما دیجئے کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا"۔

اذان کی فضیلت

اذان سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے۔

مؤذن کی تاحد آواز معافی مل جاتی ہے، ہر سننے والی چیز مؤذن کے حق میں گواہی دے گی۔ مؤذن کو نماز پڑھنے والوں کے برابر اجر ملے گا۔ مؤذن کی قیامت کے دن گردن اونچی ہوگی۔ مؤذن کے لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان کو معاف فرما۔ مؤذن کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مؤذن کی تاحدِ اذان مغفرت فرماتے ہیں اور ہر تر و خشک چیز اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے"۔[2]

ایک حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کو معلوم ہو جائے اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ملتا ہے تو اس کے لیے قرعہ اندازی کرنی پڑے تو کر ڈالو"۔ (متفق علیہ)[3]

1۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٦٣٠٦

2۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ٦٢٠٢، الترغیب والترھیب: ١/١٧٥۔ حافظ منذری اور شیخ احمد شاکر نے اس سند کو صحیح کہا ہے۔

3۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٦١٥۔ صحیح مسلم رقم الحدیث: ١٢٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارہ سال اذان دینے والے پر جنت واجب

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کو ہر دن کی اذان پر 60 نیکیاں اور اقامت پر 30 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

اذان کا جواب دینا چاہیے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، اسی طرح حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت بھی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ اذان کے بعد کی دعائیں پڑھے۔ جنت میں داخلہ ملے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہوجائے گی، گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اذان کے بعد دعا پڑھنے سے پہلے درود پڑھے اور پھر دعائیں پڑھے۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا.

تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔[2]

نمازِ مغرب کے بعد کی دعا

حضرت مسلم بن حارث تمیمیؓ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: ''جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو کہو:

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ.

''اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچا''۔

اگر اسی رات فوت ہوگیا تو اس کے لیے دوزخ کی آگ سے برأت لکھی جائے گی، اسی طرح اگر صبح کو یہ دعا پڑھی شام سے پہلے فوت ہوگیا تو جہنم سے برأت لکھ دی جائے گی''۔[3]

ایک حدیث میں صبح و شام سات مرتبہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔

1۔ ابن ماجہ، رقم الحدیث: ٧١٣۔ ابن حجر نے حسن اور شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

2۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: ٣٨٦

3۔ سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث: ٥٠٦٩۔ حافظ ابن حجر اور عبدالقادر ارناؤوط نے حسن کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فجر ومغرب کے بعد تہلیل کے فضائل

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ۱۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

یہ کلمات پڑھنے سے ۱۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ۱۰ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ۱۰ درجات بلند ہوتے ہیں اور چار گردنوں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور شام تک شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اس کو یہی اجر وثواب ملے گا۔[1]

ایک حدیث میں ۱۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب بیان کیا گیا ہے۔[2]

ایک حدیث میں ہے اولادِ اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔[3]

ایک روایت میں ہے کہ آسمان کے مسلح فرشتے آ کر اس کی حفاظت کرتے ہیں، جتنی بار پڑھے گا اتنے فرشتے مسلح ہو کر اس انسان کی حفاظت کریں گے۔[4]

1۔ ابن حبان، رقم الحدیث: ۲۰۲۳، احمد، نسائی، صحیح الترغیب والترھیب: ۳۲۲/۱۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

2۔ صحیح ابن حبان: ۳۷۰/۵

3۔ صحیح مسلم: ۲۶۹۳

4۔ سنن الترمذی ۳۵۳٤، قال الالبانی حدیث حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل کے فضائل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتا ہے، (یہ کل ۹۹ دفعہ ہوئے) اور ایک دفعہ یہ دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.

پڑھ کے سو کی گنتی مکمل کرتا ہے، تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔[1]

ان کلمات کے پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سکھائے تھے، جب وہ غلام لینے آئی تھیں۔ جب نادار غریب مہاجرین نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مال دار لوگ ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ نمازیں وہ پڑھتے ہیں ہم بھی، مگر وہ صدقہ کرتے ہیں، غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہی کلمات پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

ایک روایت میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنے والا کبھی خائب و خاسر، ناکام اور نامراد نہیں ہوگا۔ کلمات یہ ہیں: ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ.[2]

1۔ صحيح مسلم، رقم الحديث: ٥٩٧،١٤٦

2۔ صحيح بخاري، رقم الحديث: ٢٨٤٣۔ صحيح مسلم، رقم الحديث: ١٤٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاحول ولاقوۃ اِلا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[1]

''گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی (توفیق) سے۔''

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کہا ہے۔[2]

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو جنت کے پودے اور درخت کہا ہے۔[3]

تہلیل، تسبیح، تحمید، تکبیر کے بعض مزید فضائل

ا۔ بلند ذکر

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔[4]

۲۔ اخلاص کے ساتھ کہے ہوئے کلمۂ توحید کا عرش تک پہنچنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے، تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ

1۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: ٤٧، ٢٧٠٤، ٢٠٢٨

2۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ٣٨١٦۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

3۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ٢٣٥٥٢۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ٨٣١۔ صحیح الترغیب والترہیب: ٢/ ٢٥٠۔ حافظ منذری نے حسن، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ کہا ہے۔

4۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ٣٦٠٧۔ السنن الکبری، رقم الحدیث: ١٠٥٩٩۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کلمہ توحید) عرش تک جا پہنچتا ہے۔[1]

نوٹ:۔ ان کلمات کی فضیلت بہت زیادہ کیوں ہے اس کی حکمت یہ ہے، یہ کلمہ توحید ہے توحید جیسی کوئی چیز نہیں یہ کلمہ کفر اور ایمان کے درمیان حد فاصل ہے دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ جوڑنے والا، غیر اللہ سب کی نفی کرنے والا یہ کلمہ ہے۔ تزکیۂ نفس میں سب سے زیادہ مؤثر، باطن کی صفائی سب سے زیادہ قوی، خیالات کو نفس کی خباثت سے دور کرنے والا اور شیطان کو سب سے زیادہ دفع کرنے والا یہ کلمہ ہے۔[2]

۳۔ایک دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ کہنے کے فضائل

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص صبح کے وقت درج ذیل کلمات پڑھتا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

۱۔ اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۲۔ ۱۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۳۔ ۱۰ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۴۔ ۱۰ درجات بلند ہوتے ہیں۔

۵۔ اور شام تک شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے اور اگر یہ کلمات شام کو کہے تو صبح تک اسی طرح کا اجر وثواب ملے گا۔[3]

۴۔ان کلمات کو ۱۰۰ دفعہ کہنے کے فضائل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص درج ذیل کلمات ۱۰۰ دفعہ کہتا ہے:

1۔ جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۳۸۲٤۔ امام ترمذی، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

2۔ تحفة الاحوذی: ۹/۲۲۹

3۔ سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث: ۵۰۶۷۔ سنن ابن ماجه، رقم الحدیث: ۳۹۱۳۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

۱۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ۱۰۰ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ۱۰۰ گناہ مٹائے جائیں گے۔ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ ان سے کوئی افضل شخص نہیں ہوگا الا یہ کہ جو ان کلمات سے زیادہ کہے۔[1]

۵۔ بوقت نزاع یہ کلمہ کہنے کی برکات

جو آدمی مرتے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو دور کر دیتے ہیں اور رنگ روشن ہو جاتا ہے۔[2]

۶۔ جنت میں داخلے کا سبب

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔[3]

جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی: اے اللہ! مجھے ایسے کلمات سکھا دے جنہیں میں پڑھا کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔ عرض کی: یہ تو تیری ساری مخلوق پڑھتی ہے، اس سے افضل کلمہ بتا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور کلمہ توحید کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو پھر بھی اس کلمۂ توحید کا وزن بھاری ہوگا۔[4]

دوسری حدیث میں ہے، ایک آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا جس کے ۹۹ دفتر گناہ سے بھرے ہوئے ہوں گے، ایک دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: آج کسی پر ظلم وزیادتی نہیں ہوگی۔ اس کی ایک نیکی ہوگی جس پر کلمۂ توحید لکھا ہوگا

1۔ متفق علیہ۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ٦٤٠٣۔ صحیح مسلم رقم الحدیث: ٢٦٩١
2۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ١٣٨٦۔ شیخ احمد شاکر نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔
3۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ٣١١٤۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔
4۔ صحیح ابن حبان: ٢٣٢٤۔ مستدرک حاکم: ٥٢٨/١۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ٨٣٤۔ علامہ البانی، علامہ ذہبی نے حسن کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب وزن کیا جائے گا تو ۹۹ دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور کلمہ توحید والا پلڑا بھاری ہوگا۔ [1]

سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کے فضائل

ا:......ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے سے اللہ تعالیٰ کا ترازو اجر و ثواب سے بھر جاتا ہے''۔ [2]

۲:......مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر کوئی روزانہ ایک ہزار نیکی کرنے سے عاجز ہے؟ ایک صحابی نے کہا: ایک ہزار نیکی ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۰۰ دفعہ سبحان اللہ کہنے سے اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہزار نیکی عطا کر دیتے ہیں۔ [3]

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے، ایک ہزار خطائیں معاف ہوتی ہیں جو ۱۰۰ مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ۱۰۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [4]

۳:......ایک روایت میں ہے سبحان اللّٰہ ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیوں میں سے ہے، جس کا اجر و ثواب کبھی ختم نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ کو کثرت کے ساتھ پڑھا کرو۔ [5]

۴:......ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو آدمی سُبْحَانَ اللّٰہ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا ہے۔ جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ جاتا ہے''۔ [6]

1۔ سنن الترمذی: ۲۶۳۹۔ سنن ابن ماجہ: ۴۳۰۰۔ قال البانی حدیث صحیح

2۔ صحیح مسلم: ۲۲۳ 3۔ صحیح مسلم: ۲۶۹۸

4۔ صحیح المسلم: ۲۶۹۱

5۔ مسند احمد: ۲۴۱/۱۸۔ مستدرك حاكم: ۵۱۱/۱۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۳۲۶۴

6۔ جامع ترمذی: ۳۴۶۴، صحیح ابن حبان: ۱۰۹/۳۔ مستدرك حاكم: ۵۱۱/۱۔ صحیح الجامع الصغیر: ۶۴۲۹، سلسلة احادیث صحیحہ: ۶۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

درخت کتنا بڑا ہوگا...... اگر ۱۰۰ سال گھوڑا دوڑتا رہے تو اس جنت کے درخت کا سایہ ختم نہیں ہوگا، اور وہ درخت کی جڑ سونے کی ہوگی۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰه کی فضیلت

۱:...... حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰه کو کہا ہے۔[2]

۲:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو تین سانسوں میں پیتے تھے۔ شروع میں بسم اللّٰه پڑھتے اور آخر میں الحمد للّٰه کہتے تھے۔[3]

۳:...... ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی پانی پیتا ہے یا کھانا کھاتا ہے اور الحمدللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے۔[4]

۴:...... میزان کا بھرنا: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه میزان کو بھر دیتا ہے''۔[5]

۵:...... جب مومن بندہ دل کی گہرائیوں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہتا ہے تو آسمان کے فرشتے اس کا ثواب لکھنے سے قاصر آجاتے ہیں۔

ایک صحیح روایت میں ہے ایک شخص نے اَلْحَمْدُ لِلّٰه كَثِيْرًا کہا تو اس کا ثواب لکھنے سے فرشتہ قاصر آ گیا، تو وہ رب کی عدالت میں گیا کہ اس کا کتنا ثواب لکھوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

اُكْتُبْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِیْ كَثِيْرًا.[6]

بندہ قیامت کے دن میرے پاس آئے گا تو اس کی جزا میں خود دوں گا''۔

۶:...... ایک صحابی نے جب اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ کہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''۳۰ سے زائد فرشتے نازل ہوئے اس

1۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح الجامع الصغیر۔ ترمذی: ۲۵۲۵
2۔ جامع الترمذی: ۳۶۰۷۔ امام ترمذی، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔
3۔ سلسلة احادیث الصحیحه: ۱۲۷۷
4۔ صحیح المسلم: ۲۷۳۴
5۔ صحیح المسلم: ۲۲۳
6۔ سلسلة احادیث صحیحه: ۳۴۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ثواب لکھنے میں جلدی کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں''۔[1]

۷:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی معذور آدمی کو دیکھو اور درج ذیل دعا پڑھو تو اللہ تعالیٰ تم کو زندگی بھر اس معذوری سے بچا لیتے ہیں۔ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا.

''حمد ہے اُس ذات کی جس نے مجھے اس مرض سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے فضیلت بخشی''۔

اس لیے ہمیں چاہیے کسی معذور آدمی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور نہ ہی اس کا مذاق اڑائیں۔

۸: موت کے وقت حمد کے کلمات پڑھنا

ایک مسلمان کے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے، جب اس پر موت آئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ ہر حال میں بھلائی کے ساتھ ہوتا ہے اور ایسا مومن بھی خوش نصیب ہے کہ جب اس کی روح نکلتی ہے وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ، وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے روح نکلتی ہے۔[2]

۹: کھانا کھانے کے بعد کی دعا کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.[3]

ترجمہ: ''سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ

1. سنن ابی داؤد: ۷۶۳۔ جامع ترمذی: ۴۰۴
2. صحیح ابن حبان: ۲۹۱۶،۱۷۶/۷۔ مسند احمد ۲۴۱۴،۲۳۵/۴۔ کنز العمال: ۴۱۲۰۸
3. سنن ابی داؤد: ۴۰۲۳۔ سنن الترمذی: ۳۴۵۸۔ ابن ماجہ: ۳۲۸۵۔ حاکم: ۷۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رزق عطا کیا میری کسی طاقت اور قوت کے بغیر"۔

۱۰۔ لباس پہننے کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لباس پہنتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.[1]

"سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور اس نے یہ کپڑا میری طاقت اور قوت کے بغیر عطا فرمایا"۔

۱۱۔ حمد بیان کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن بلند مقام ہوگا

دنیا میں جو آدمی کثرت کے ساتھ الحمدللہ پڑھتا ہے قیامت کے دن افضل ترین، اعلیٰ ترین لوگوں کی صف میں کھڑا ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے افضل ترین بندوں میں سے وہ لوگ ہوں گے جو الحمادون یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے ہوں گے۔[2]

۱۲: حمد کرنے والوں کیلئے جنت میں خاص مقام

آدمی کی زندگی دو حال سے خالی نہیں، کبھی تنگی ترشی، تکلیف پریشانی، صدمہ، پیاروں کا فوت ہو جانا وغیرہ کبھی انسان پر خوشی کے مواقع آتے ہیں۔ مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتا ہے، خوشی میں بھی اور غمی میں بھی۔ اگر کسی انسان کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہتے ہوئے "حَمِدَ وَاسْتَرْجَعَ" یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہتے ہیں:

اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ.

1۔ سنن ابی داؤد: ۴۰۲۳۔ قال البانی حدیث حسنٌ۔ صحیح جامع الصغیر، ترمذی: ۳۴۵۸۔ ابن ماجہ: ۳۲۸۵۔ المستدرك للحاکم: ۷۴۰

2۔ المعجم الکبیر: ۲۵۴، کنز العمال: ۶۴۱۴۔ صحیح الجامع الصغیر: ۱۵۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے بندے کا گھر جنت میں بنادو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' یعنی ''اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے کا گھر'' رکھو۔[1]

۱۳۔ راہِ حق میں سونے کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ پیارے کلمات

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص پر قیام اللیل (یعنی تہجد) بھاری ہو یا وہ مال خرچ کرنے میں بخیل ہو یا دشمن سے جہاد کرنے میں بزدل ہو تو وہ یہ کلمات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ زیادہ کہے، کیونکہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اپنی راہ میں مال خرچ کرنے والے سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ محبوب ہیں''۔[2]

۱۴۔ مخلوقِ خدا کا اس کے ساتھ رزق دیا جانا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب نوح علیہ السلام کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے تم کو روکتا ہوں۔ میں تمہیں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسرے پلڑے میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ رکھا جائے تو یہ ان کے مقابلے میں بھاری ہوگا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مکمل طور پر ایک بند حلقہ ہوتو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور میں تمہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ کلمات ہر چیز کی نماز ہے اور انہی کے ساتھ مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے اور میں تم کو شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں۔[3]

۱۵۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ۱۰۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰـهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا ہے تو ۱۰۰ اونٹ اللہ کی راہ میں دینے کے مترادف ہے اور ۱۰۰ دفعہ الحمد لِلّٰه کہتا ہے، تو ۱۰۰ گھوڑے مع زین پوش لگام اللہ

1۔ مسند احمد: ۱۹۶/۱۔ جامع الترمذی: ۱۰۲۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۰/۷، ح ۲۹٤۸

2۔ الترغیب والترھیب، رقم الحدیث: ٤٢٢/٢٨، طبرانی لا بأس باسنادہ، قال البانی حدیث صحیح لغیرہ

3۔ مسند احمد: ٦٥٨٣۔ طبرانی، مجمع الزوائد: ٢٢٣/٤۔ حدیث صحیح۔ احمد شاکر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی راہ میں دینے کی طرح ہیں۔ اور جو ۱۰۰ بار اَللّٰهُ اَكْبَر کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ذبح کے لیے سو اونٹوں کے برابر ہیں۔[1]

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب چار کلمات ہیں

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت زیادہ پسند ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَر یہ کلمات ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کلمہ کے ساتھ ابتدا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔[2]

اور یہی وہ کلمات ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی تھی تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا: اپنی اُمت کو میرے سلام کہنا اور ان کو کہنا کہ جنت کی مٹی بڑی پاکیزہ اور اس کا پانی بڑا شیریں دہن ہے اور درختوں سے خالی ہے، یہ کلمات پڑھ کر جنت میں شجر کاری کر کے آنا۔[3]

۱۷۔ جہنم کی آگ سے ڈھال

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ڈھالیں سنبھال لو''۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! دشمن کے مقابلے میں، جو آ چکا ہے؟'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کی آگ سے ڈھال (سنبھال لو) تم کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَر.

یہ کلمات روزِ قیامت نجات دہندہ بن کر تمہارے آگے آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک اعمال ہیں۔[4]

اور ایک روایت جو صحیح مسلم میں ہے اس میں ہر ایک کلمہ کو صدقہ کہا گیا ہے۔

1۔ مجمع الزوائد: ۹۲،۹۱/۱۰۔ حافظ ہیثم نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

2۔ صحیح مسلم: ۲۱۳۷

3۔ جامع ترمذی: ۳۶۹۳۔ امام ترمذی، شیخ البانی نے حسن کہا ہے۔

4۔ السنن الکبریٰ: ۱۰۶۱۷۔ مستدرك حاكم: ۵۴۱/۱۔ صحیح الترغیب والترهیب: ۲۳۹/۲۔ قال البانی ، حدیث حسن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۱۸۔حدیث اُمِ ہانیؓ [چھوٹا عمل بڑا ثواب]

حضرت اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! یقیناً میں بوڑھی اور کمزور ہوچکی ہوں مجھے ایسا عمل بتائیں جو میں بیٹھے بیٹھے کرلوں۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ۱۰۰ دفعہ سبحان اللہ پڑھ لیا کرو، یہ اس طرح ہے کہ تم نے ۱۰۰ گردنیں آزاد کیں اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے۔ تم ۱۰۰ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ ایسے ہے کہ ۱۰۰ زین پوش لگام چڑھائے ہوئے گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیے۔ ۱۰۰ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ آپ کے لیے ایسے ہے کہ قلادہ پہنائے ہوئے ۱۰۰ قبول شدہ اونٹوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اور ۱۰۰ بار لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا کرو یہ ایسے ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتا ہے اور اس روز کسی کا عمل آپ کے عمل کے برابر یا اوپر نہیں جائیں گے سوائے اس کے جس نے اس طرح کا عمل کیا ہو۔[1]

اللہ تعالیٰ کو راضی اور جنت میں داخل کرنے والا ذکر

(الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ صبح وشام تین تین دفعہ درج ذیل ذکر پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو خوش کردے گا۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.[2]

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا''۔

یہ کلمات پڑھنے سے ظالم کے ظلم سے نجات ملے گی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔[3]

1۔ مسند احمد: ۲۶۹۱۱، صحیح الترغیب والترھیب: ۲/۲۳۳، سلسلۃ احادیث صحیحۃ: ۳/۳۰۲۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۹۲۔ حافظ منذری اور شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

2۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۸۹۶۷، طبرانی، مجمع الزوائد: ۱۰/۱۱۴، سنن ابی داؤد۔ ابن حجر نے کہا اس کی سند قوی ہے۔ فتح الباری: ۱۱/۱۳۰

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۵/۹۵۔ حدیث رقم: ۲۹۷۹۱۔ صحیح الترغیب والترھیب: ۲۲۳۹

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ب) دوسری حدیث میں یہ الفاظ پڑھنے والے پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن میں اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤں گا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے۔[2]

ان کلمات کی بہت زیادہ تاثیر ہے اور اور یہی تین سوال انسان سے قبر میں ہوں گے، اس لیے (۱) انسان رب پر راضی رہے، ہر حال میں۔ (۲) اور دین اسلام کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنائے (۳) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول جانے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر کسی کی بات کو مقدم نہ سمجھے۔

مرادیں پوری کرنے والی دعا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مچھلی والے کی دعا (یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا) جب اس نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

جب بھی کوئی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کر لیتے ہیں۔[3]

مغفرت، رحمت اور رزق عطا کرنے والی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بدو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے خیر (کی باتیں) سکھائیں''۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدو کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَکْبَر.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ کلمات اس بدو نے اپنے ہاتھ پر شمار کیے پھر چلا گیا (تھوڑی دیر بعد) غور کیا اور واپس آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا: بیچارے نے کچھ سوچا ہے اور حاضر ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا: ''یارسول اللہ! سُبْحَانَ اللّٰهِ،

1۔ سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث: ۱۵۲۶۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

2۔ طبرانی کبیر: ۸۳۸۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۲۱۱۴

3۔ مسند احمد: ۱۴۶۲۔ جامع الترمذی: ۳۷۳۶۔ شیخ احمد شاکر اور شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَر یہ سب کلمات تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میرے لیے اس میں کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''اے بدو! جب تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ کہا، جب تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے سچ کہا، جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے سچ کہا، جب تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے سچ کہا، اور جب تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔ اور جب تو اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے رحم کر دیا ہے اور جب اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے رزق عطا کر دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس بدو نے اپنے ہاتھ پر 7 گرہ لگائیں اور چلا گیا۔ [1]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی گارنٹی پانے والے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ایسے ہیں جن کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے:

۱:......ایسا آدمی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کے لیے نکلا، اس کی ضمانت اللہ تعالیٰ پر ہے یہاں تک کہ اس کو فوت کرے اور اس کو جنت میں داخل کرے یا اس کو اجر و ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دے۔

۲:......ایسا آدمی، جو مسجد کی طرف نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر ہے۔ یہاں تک اس کو فوت کرے اور اس کو جنت میں داخل کرے یا اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ گھر لوٹائے۔

۳:......ایسا آدمی جو اپنے گھر میں السلام علیکم کہہ کر داخل ہو تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر ہوتا ہے۔ [2]

اس لیے ہمیں چاہیے جب بھی گھر میں داخل ہوں تو سلام اور گھر میں داخل ہونے

1۔ الاحادیث المختارۃ، مسند انس بن مالکؓ، رقم الحدیث: ۱۶۱۳۔ بیہقی۔ الترغیب والترھیب: ۲/۴۳۱۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

2۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۲۴۹۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دعا ضرور پڑھیں۔

ایک محدث کے بارے میں آتا ہے جب میں نے اس حدیث پر عمل کیا تو پوری زندگی میرا اہل وعیال کے ساتھ جھگڑا نہیں ہوا، میرا گھر پُر امن پُرسکون اور بابرکت رہا۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے بہتر داخلے اور بہتر نکلنے کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ گھر سے نکلتے ہیں اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں''۔

اسی طرح جو آدمی گھر سے باہر نکلتا ہے اور گھر سے باہر نکلنے کی دعا پڑھتا ہے تو اس کو چار فائدے ملتے ہیں۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوا) اللہ پر توکل کرتا ہوں اور اس کی توفیق کے بغیر کوئی ہمت اور قوت نہیں ہے''۔

فوائد:

فرشتہ تین کلمات کہتا ہے: (۱) هُدِيْتَ، تو ہدایت دیا گیا، (۲) كُفِيْتَ، تجھے ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کافی ہوگا، (۳) وُقِيْتَ، تو بچایا گیا شیطانوں سے دشمنوں سے۔ ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ شیطان اس دعا کے پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے۔[2]

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جنت کی گارنٹی پانے والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ آدمیوں کو جنت کی گارنٹی دی ہے۔

1۔ سنن ابی داوٗد: ۵۰۹۶۔ طبرانی کبیر: ۳۴۵۲۔ سلسلہ احادیث صحیحہ: ۲۲۵

2۔ سنن ابی داوٗد: ۵۰۹۵۔ جامع الترمذی: ۳۴۲۵۔ طبرانی کبیر: ۸۸۸۹۔ صحیح الجامع الصغیر: ۴۹۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۔اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے

۲۔اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے

۳۔سچ بولنے والے

۴۔وعدہ پورا کرنے والے

۵۔امانت میں خیانت نہ کرنے والے

۶۔ اپنی نگاہیں نیچی کرنے والے

۷۔اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکنے والے

۸۔ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ کرنے والے

۹۔ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنے والا

۱۰۔ اچھے اخلاق والا

۱۱۔ جو کسی سے سوال نہ کرے اپنی ذات کے لیے۔ [1]

بیماری پر اللہ تعالیٰ کی حمد کا ثواب

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ فرماتا ہے جب میں کسی مومن بندے کو آزمائش میں ڈالتا ہوں اور وہ اس ابتلاء میں (بیماری میں) میری حمد بیان کرتا ہے تو وہ اس بستر سے کہ جس پر وہ بیمار ہوا تھا ایسے پاک و صاف ہو کر اُٹھتا ہے جیسے کہ اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے بندے کو جکڑ رکھا تھا، اس کو ابتلاء میں ڈالا تھا۔ تو فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس کی نیکیوں کی تحریر جاری رکھو جو حالتِ تندرستی میں وہ کرتا تھا۔ [2]

اسی طرح بیماری ہو یا آنکھوں کی بینائی نہ ہو تو صبر کرے تو اس کی جزا جنت ہے۔ اسی طرح بخار کو بھی بُرا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ اس عورت کو بھی آپ نے جنت کی بشارت دی تھی

1۔ سنن ابی داوٗد: ۱۶۴۵، ۴۸۰۰۔ صحیح الترغیب والترھیب: ۱۳۹۔ سلسلة احادیث الصحیحه: ۲۷۳۔ مسند احمد: ۴۱۷۔ صحیح ابن حبان: ۵۰۶۔ صحیح البخاری: ۶۴۷۴ وغیرہ

2۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۷۱۱۸۔ شعیب ارناووط اور ان کے رفقاء نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کو مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔

سوتے وقت دعا کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سوتے وقت درج ذیل دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. [1]

بازار میں جانے والی دعا کی فضیلت

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بازار جاتے ہوئے درج ذیل دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں، دس لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں اور ایک گھر جنت میں اللہ تعالیٰ بنا دیتا ہے۔ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [2]

شیخ البانی اور اکثر محدثین نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

تا حیات آفت سے محفوظ کرنے والی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھو تو یہ دعا پڑھا کرو:

1۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۵۵۲۸، کتاب عمل الیوم: ح ۷۲۲۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجرؒ نے حسن کہا ہے۔

2۔ ابن ماجہ: ۲۲۳۵۔ جامع الترمذی: ۳۶۵۲۔ مستدرک حاکم: ۳۴۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا.

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت دی، اس چیز سے جس سے تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں کثیر تعداد پر فضیلت عطا کی ہے''۔

تو اسے زندگی بھر کے لیے عافیت دے دی جاتی ہے اس مصیبت سے، چاہے وہ جس نوعیت کی ہو۔[1]

نوٹ:۔ یہ دعا دل میں پڑھے، اس کو نہ سنائے۔

چھینک کی دُعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے، تو اس کا بھائی یَرْحَمُکَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے، جب وہ یہ کہے تو چھینک مارنے والا کہے: یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ یعنی ''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔[2]

نوٹ:۔ اس حدیث پر حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دن امام ابوداؤدؒ سمندر کے کنارے بیٹھے حدیثیں لکھ رہے تھے، اتنے میں ایک کشتی چلاتا ہوا ملاح بھی آ گیا۔ سواریاں سوار ہوئیں ان میں سے ایک کو چھینک آئی اور اس نے الحمدللہ کہا، امام ابوداؤدؒ نے کہا یہ حدیث مکمل کر لوں پھر اس کی چھینک کا جواب دوں گا۔ کشتی روانہ ہوگئی اور اس کا جواب نہ دیا۔ حدیث مکمل کرنے کے بعد سوچا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ تم میری حدیثیں لکھ رہے تھے عمل نہیں کیا تھا تو کیا جواب دوں گا؟ فوراً کھڑے ہوئے اور کشتی کے ملاح سے بات کی کہ فلاں کشتی جو پہلے روانہ ہو چکی ہے اس کو ملنا ہے۔ سپیشل کشتی کرا کر 1 درہم میں پہلے کشتی والوں کو جا ملے، کہا کس کو چھینک آئی تھی؟ ایک آدمی نے کہا: مجھے آئی تھی۔ جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰهُ کہا اور واپس آ گئے۔ حدیثیں لکھتے رہے، رات کو جب سوئے تو اللہ کے

1۔ جامع الترمذی: ٣٤٣١۔ سنن ابن ماجہ: ٣٨٩٢۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

2۔ صحیح بخاری: ٦٢٢٤

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں ملاقات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ تو نے 1 درہم میں جنت خرید لی ہے۔ [1]

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ مٹانے والے کلمات

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی خطۂ ارض پر یہ درج ذیل کلمات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. [2]

(ب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کی نماز کے بعد سو(۱۰۰) مرتبہ سبحان اللہ کہے اور سو(۱۰۰) مرتبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [3]

لاکھوں کروڑوں نیکیاں حاصل کرنے والا مومن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً. [4]

''جو آدمی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن مرد اور عورت کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے''۔

نوٹ:۔ آپ اندازہ لگائیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کتنے مسلمان فوت ہو گئے ہیں اور کتنے زندہ ہیں ان سب کے لیے مغفرت کی دعا کرنے سے ہر ایک کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔

1۔ فتح الباری: ۱۰/۱۰۶، حدیث رقم: ۶۲۲۴

2۔ جامع الترمذی: ۳۴۶۰۔ وحسنہ الالبانی

3۔ صحیح بخاری: ۶۵۰۵۔ صحیح مسلم: ۲۶۹۱۔ سنن نسائی: ۱۳۵۴

4۔ طبرانی کبیر قال البانی حدیث حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سال میں ۱۸۰۰ حج کا ثواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مسجد میں اس غرض سے جاتا ہے کہ خیر و بھلائی کی بات کسی کو سکھاؤں گا یا سیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مکمل حج کا ثواب عطا کر دیتے ہیں۔[1]

نوٹ:۔ آدمی پانچ وقت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں جائے اس غرض سے کہ دین کا مسئلہ کسی کو سکھاؤں گا یا سیکھوں گا تو مہینے میں 150 نمازیں ہوئیں، سال میں ۱۸۰۰ (اٹھارہ سو) نمازیں ہوئیں یعنی سال میں ۱۸۰۰ (اٹھارہ سو) حج آدمی کر سکتا ہے۔

کلمہ شہادتین کی فضیلت

(الف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

کہے گا، جہنم کی آگ اس پر حرام ہے۔[2]

(ب) دوسری حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ.

کہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔[3]

جہنم کی آگ کس پر حرام ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) جو آدمی آسانی پیدا کرنے والا ہو لوگوں کے لیے (۲) نرمی کرنے والا ہو (۳) لوگوں کے قریب رہنے والا ہو، اللہ تعالیٰ نے

1۔ طبرانی، قال البانی حدیث صحیح

2۔ صحیح مسلم: ۲۹، ۱۴۲

3۔ صحیح بخاری: ۳۴۳۵، صحیح مسلم: ۱۴۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔[1]

بن دیکھے، ایمان لانے والے کے لیے خوشخبری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اور ایمان لے آیا اس کے لیے ایک خوشخبری اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور ایمان لے آیا اس کے لیے سات خوشخبریاں ہیں۔[2]

آخری زمانے میں کیا ہوگا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک وقت آنے والا ہے دنیا کی خاطر دین کو بیچیں گے اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔[3]

۵۰ آدمیوں کے برابر اجر کا ملنا

ایسے وقت میں دین پر عمل کرنے والوں کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں جو تم میں سے دین کے ساتھ چمٹا رہے گا اس کو 50 آدمیوں کے برابر اجر وثواب ملے گا جو تم میں سے ہوں گے۔[4]

جنت کی بشارت پانے والے لوگ

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی کو جنت کی بشارت دی، دوسرے دن بھی بشارت دی، تیسرے دن بھی فرمایا: جس نے جنتی انسان کو دیکھنا ہے اس کو دیکھ لو۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کا پیچھا کیا، تین دن اس کے پاس رہا، کوئی بڑی نیکی میں نے نہیں دیکھی تھی۔ تو میں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تین دن تک جنت کی بشارت دی ہے وہ کون سی نیکی ہے جس پر تمہیں جنت کی بشارت ملی ہے؟ اس نے کہا: اور تو کوئی نیکی خاص طور پر یاد نہیں ایک نیکی ایسی ہے کہ میں روزانہ اپنے دل کو کینہ،

1۔ صحیح الترغیب والترھیب: ۱۷٤٥

2۔ الصحیح : ۱۲٤۱ ، سلسلة احادیث الصحیحه

3۔ صحیح مسلم

4۔ السلسلة الحادیث الصحیحة: ٤٩٤۔ طبرانی کبیر: ۱۳۷۲٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسد وغیرہ سے پاک کر کے سوتا ہوں۔ کہا: ہاں یہی نیکی ہے جس کی وجہ سے تجھے جنت کی بشارت ملی ہے۔ وہ صحابی سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔[1]

دوسری حدیث میں ہے اس آدمی کا کوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہوتا جو کینہ پرور ہو، جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم)

جمعہ کے دن کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے، پیدل چل کر مسجد میں آئے، امام کے نزدیک ہو کر بیٹھے، دل جمعی کے ساتھ امام کے خطبہ کو سنے، کوئی لغو اور بے ہودہ بات نہ کرے تو اس کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزوں کا ثواب اور رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔[2]

جنت کس پر واجب ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مسکین عورت آئی اور سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو دو کھجوریں دیں، دو بچیاں اس کے ساتھ تھیں، اس عورت نے آدھی آدھی کھجور کر کے ان کو دی، ایک اپنے منہ میں ڈالنے لگی وہ بھی بچیوں نے مانگ لی تو اس کو بھی آدھا آدھا کر کے ان کو دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ ماجرا دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے آئے تو میں نے یہ سارا ماجرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اس عورت پر جنت واجب ہوگئی ہے''۔ (صحیح مسلم)

تین آدمیوں کا احترام لازمی کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی عزت و احترام اللہ تعالیٰ کی عزت و احترام کے مترادف ہے۔ (۱) بوڑھا باریش جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے (۲) حامل قرآن، قرآن پڑھنے والا، اس پر عمل کرنے والا، اس کی دعوت دینے والا

1۔ مسند احمد: ۱۴۴/۳

2۔ ترمذی، ابو داؤد، حاکم، ابن حبان۔ قال البانی حدیث حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) عدل وانصاف کرنے والا (چاہے وہ حکمران ہو یا گھر کا سربراہ)۔

جنت میں داخل کرنے والے اعمال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی تین چیزوں سے بری ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (۱) غرور و تکبر کرنے والے سے (۲) خیانت کرنے والے سے (۳) مقروض آدمی سے یعنی جو اِن تین چیزوں سے بری ہو، نہ تکبر کرے، نہ خیانت کرے اور نہ اس پر کوئی قرض ہو۔ جو اِن تین چیزوں سے بری ہو کر مرے گا وہ جنتی ہے۔[1]

مصافحہ کی فضیلت

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دوسرے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[2]

علمائے سُوء کا انجام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے ایک ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: "خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ" یعنی آپ کی اُمت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو کہتے تھے لیکن اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔[3]

دین پر عمل کرنا کتنا مشکل ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک وقت آئے گا جو دین پر صبر کرے گا یہ اس کے لیے اتنا مشکل ہو گا جیسے ہاتھ میں آگ کا انگارہ۔[4]

1۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ قال البانی حدیث صحیح

2۔ بو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، السلسلة الاحادیث الصحیحہ: ٥٢٥

3۔ جامع الترمذی، الجامع الصغیر، السلسلة الاحادیث الصحیحہ: ۲۹۱

4۔ ترمذی: ۲۲٦۰۔ السلسلة الصحیحة: ۹٥۷۔ تحقیق الرواۃ: ٥/۸۰۔ قال البانی حدیثٌ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو عبادت کے لیے وقف کرو

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یعنی حدیث قدسی ہے) اے ابن آدم! تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ کر لے میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیری فقیری دور کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور نہ تیری محتاجی دور کروں گا۔[1]

مسلمان کی مدد کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کی مدد کرنا میری مسجد میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔[2]

رات کے قیام کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے قیام کو لازم پکڑو، یہ صلحاء کی عادت ہے، اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے، برائیوں سے بچاتا ہے، جسمانی بیماریاں دور کرتا ہے۔[3]

جنت میں لے جانے والے دیگر اعمال

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: (۱) آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ (۲) مسکین پر صدقہ کیا ہو (۳) مریض کی عیادت کی ہو (۴) جنازہ میں شرکت کی ہو (۵) دو مسلمانوں کی آپس میں صلح کرائی ہو؟...... تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سارے کام میں نے کیے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں یہ چاروں کام کرے، اس کی جزا جنت ہے۔[4]

نبیوں کا ساتھ کس کو ملے گا؟

1:...... عمرو بن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبیلہ خضاعہ کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ

1۔ ترمذی، ابن ماجہ۔ الصحیحہ: ۱۳۵۹

2۔ صحیح الجامع الصغیر لألبانی: ۱۷۶۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

3۔ احمد، ترمذی، صحیح الجامع: ۴۰۷۹ 4۔ مسلم: ۱۰۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (۱) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرتا ہوں پانچ وقت کی (۳) اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہوں (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہوں اس پر مجھے کتنا اجر ملے گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اس حال میں فوت ہو گیا تو قیامت کے دن نبیوں کے ساتھ، صدیقین کے ساتھ اور شہداء کے ساتھ اُٹھایا جائے گا، اس طرح جیسے دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا۔ شرط یہ ہے کہ وہ والدین کا نافرمان نہ ہو۔[1]

2:...... سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیین، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

3:...... اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا بھی نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ (النساء:٦٩)

4:...... کثرت کے ساتھ نوافل پڑھنے والے کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ملے گا، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کو کہا تھا۔ (صحیح مسلم)

5:...... یتیم کی کفالت کرنے والا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت والی انگلی کو ساتھ والی انگلی سے ملا کر فرمایا: اس طرح میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (صحیح بخاری)

حوضِ کوثر سے محروم لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گروہ حوضِ کوثر سے پانی نہیں پی سکیں گے۔

(۱) مرجیئہ کا گروہ (۲) قدریہ کا گروہ۔[2]

دوسری روایت میں ہے کہ بدعتی انسان بھی حوضِ کوثر سے پانی نہیں پی سکے گا، فرشتے ایسے لوگوں کو روک لیں گے۔[3]

تیسری روایت میں ہے مشرک آدمی کی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفارش نہیں کریں گے۔[4]

---

1. مسند احمد حدیث صحیح
2. السلسلة الاحادیث الصحیحة: ٦/٢٧٤٨
3. صحیح مسلم: ٨٩٤۔ ابوداؤد: ٧٨٤۔ النسائی: ٩٠٣
4. صحیح مسلم: ٣٣٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان انسان کو کس طرح گمراہ کرتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرب قیامت شیطان اپنے چیلے بھیجے گا بدمعاش کے پاس، زانی آدمی کے پاس، شرابی آدمی کے پاس، کہے گا تم کو شرم نہیں آتی دیکھو بزرگوں کی قبروں کی طرف بشارت دلائے گا کہ فلاں بزرگ کی قبر پر جاوہ بڑا کامل ولی تھا اوپر کی نیچے اور نیچے کی اوپر کر دیتا تھا، وہ چلے جائیں گے، زنا سے انہیں ہٹائے گا۔ چوری سے ہٹائے گا، صراط مستقیم پر بیٹھ کر لوگوں کو بدعت کی طرف اور شرک کی طرف دعوت دے گا تاکہ نہ ان کو توبہ کی توفیق ملے نہ سدھرنے کی۔ (جب وہ گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھے گا بلکہ نیکی سمجھے گا تو توبہ کیسے کرے گا)۔[1]

پہاڑوں جیسی نیکی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایمان اور ثواب کی اُمید کرتے ہوئے مسلمان کا جنازہ پڑھتا ہے اس کو ایک قیراط ملے گا، جو آدمی دفن تک ان کے ساتھ جاتا ہے تو اس کو دو قیراط ملیں گے، ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔[2]

گناہ مٹانے والے اذکار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے، آپ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک اس کو مارا تو اس کے خشک پتے جھڑ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو یہ (درج ذیل) کلمات پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں، وہ کلمات یہ ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.[3]

---

1. مسند احمد، ابویعلی، مجمع الزوائد: ۲۰۷/۱۰
2. صحیح بخاری، صحیح مسلم: ۹٤٥
3. ترمذی: ۳۵۳۳، وحسنہ الالبانی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم سے آزادی والا عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح و شام درج ذیل کلمات چار چار مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے مکمل طور پر آزاد فرما دیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ [1]

نوٹ:۔ شام کے وقت اَصْبَحْتُ کی جگہ اَمْسَيْتُ کہنا ہوگا۔

اسی طرح جو آدمی مغرب کے بعد اور صبح کی نماز کے بعد 7،7 مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ پڑھتا ہے تو جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ [2]

اُمت کی ہلاکت کے اسباب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کی ہلاکت دو چیزوں کی وجہ سے ہوگی۔ (۱) الکتاب (۲) اللبن۔ الکتاب سے کیا مراد ہے اور دودھ سے کیسے ہلاکت ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الکتاب سے مراد قرآن مجید ہے کہ اس کا معنی و مفہوم وہ نہیں لیں گے جس کے لیے اللہ رب العزت نے نازل کیا تھا، بلکہ اپنی طرف سے معنی و مفہوم لیں گے۔ دوسرا دودھ سے مراد یہ ہے کہ دودھ حاصل کرنے کے لیے جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چھوڑ دیں گے (یعنی جانور پالیں گے اور ان کا دودھ حاصل کرنے کیلئے نمازوں کی پرواہ نہیں کریں گے)۔ [3]

نوٹ:۔ آج کل لوگ تجارت، کاروبار، دنیاوی مصروفیت کی وجہ سے نمازوں اور جمعہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

اذکارِ نافعہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنا

(الف) گذشتہ صفحات میں اذکار کے فوائد و ثمرات بیان کیے گئے ہیں، اگر کوئی دینی اور

1۔ عمل الیوم و اللیلة للنسائی، ابو داؤد: ۵۰۶۹

2۔ سنن ابی داؤد: ۵۰۷۹

3۔ مسند احمد، (سلسله صحیحه: ۲۷۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیے انہی پر اکتفا کرے اور عملی جدوجہد نہ کرے تو یہ سوچ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے خلاف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے لیکن اسی پر اکتفا نہ کرتے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ منافع کا حصول اور مفاسد سے بچاؤ کی کوشش بھی کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے لیے نفع والی چیز کی حرص کرو (یعنی اس کے حصول کی شدید رغبت رکھو) اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور (جدوجہد میں) سستی نہ کرو، اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا، بلکہ یہ کہو تقدیر الٰہی میں جو اللہ نے چاہا وہی ہوا، کیونکہ ''اگر'' کا لفظ شیطان کے لیے راہ کھول دیتا ہے۔

(ب) ا:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اذکار کے فوائد حتمی یقینی قطعی ہیں لیکن بعض اوقات کئی رکاوٹوں کی وجہ سے انسان خیر و برکت سے محروم ہو جاتا ہے جس کی تفصیل حدیثوں میں موجود ہے مثلاً بے توجہی، غفلت اور غیر متوجہ دل کے ساتھ دعا کرنا اور اس کو پتہ ہی نہ ہو کہ میں کیا مانگ رہا ہوں۔

۲:۔ حرام کمائی کرنے والے کی دعا بھی اللہ رب العزت قبول نہیں کرتا۔

۳:۔ گناہ کے متعلق دعا کرنا۔ (اے اللہ! مجھے گناہ کی توفیق دے)

۴:۔ قطع رحمی کی دعا کرنا۔

۵:۔ عجلت پسندی سے دعا کرنا

یعنی انسان کہے میں نے دعا مانگی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کی۔ یعنی کہے کہ میں دعا کروں اور فوراً قبول ہو جائے۔ پھر دعا کرنا چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کے گلے شکوے شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ کا در چھوڑ کر کہیں اور جا کر ماتھا ٹیک دے۔

۶:۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام چھوڑ دے یعنی نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے نہ روکے۔ تو ایسے آدمی کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

۷:۔ اذکار کے فوائد سے مایوس ہونا۔ انسان کو یقین نہ ہو کہ اللہ میری دعا قبول کرتا ہے یا نہیں بلکہ انسان کو دل کے یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیے۔ اور بعض اوقات ان اذکار کی

---

[1] صحیح مسلم: ۲۶۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکات مخفی طور پر انسان کی نگاہ سے اوجھل ہوتی ہیں جو ظاہری فوائد سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں لیکن انسان یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، اس لیے مایوس ہو جاتا ہے۔

اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان گناہ اور قطع رحمی کے علاوہ دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا کر دیتے ہیں۔ (۱) یا تو اس کی دعا فوری طور پر قبول ہو جائے (۲) یا اس دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دے (۳) یا اس کے لیے آخرت میں اجر وثواب محفوظ کر دے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: پھر ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''تو اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ دینے والا ہے''۔[1]

ظہر سے پہلے چار رکعات اور بعد میں چار رکعات پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات پر ہمیشگی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔[2]

۱۲ رکعات کی فضیلت

اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بارہ رکعات پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کا گھر جنت میں بناتا ہے اور میں نے ان کو کبھی نہیں چھوڑا۔ وہ بارہ رکعات یہ ہیں: ظہر سے پہلے 4 رکعات، ظہر کے بعد 2 رکعات، مغرب کے بعد 2 رکعات، عشاء کے بعد 2 رکعات اور صبح کی 2 سنتیں۔ یہ بارہ رکعات بنتی ہیں۔[3]

جنت میں لے جانے والا عمل

ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

[1] مسند احمد: ۱۱۱۳۳۔ المستدرک حاکم، ادب المفرد، فتح الباری، تلخیص الحبیر۔ علامہ دھبی، ابن حجر، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ھے۔

[2] مسند احمد: ۶/۳۲۶۔ ابو داؤد: ۱۲۶۹۔ جامع الترمذی: ۴۲۷۔ النسائی: ۱۸۱۴۔ ابن ماجہ: ۱۱۴۰۔ علامہ البانی اور ابن باز نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

[3] صحیح مسلم: ۷۲۸۔ جامع الترمذی: ۴۱۵۔ ابن ماجہ: ۱۱۴۰۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں لے جانے والا عمل بتا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو غصہ نہ کر۔ پھر سوال کیا، تو فرمایا: غصہ نہ کر۔ پھر سوال کیا، تو فرمایا: غصہ نہ کر''۔[1]

چھوٹی سی نیکی کی وجہ سے جنت میں چلے جانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، راستے میں ایک درخت تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا، ایک آدمی نے وہ درخت کاٹ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جنت کے درخت کے سائے میں ٹہل رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اس کے لیے نیکی لکھی گئی ہے اور جس کے لیے نیکی لکھی جائے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔[2]

گناہوں کو مٹانے والے اعمال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا رب میرے پاس بہترین شکل میں آیا (راوی کہتا ہے خواب میں) (یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا آنا جیسے اُس کی شان عظمت اور کبریائی کے لائق ہے)، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کیا آپ کو معلوم ہے فرشتے کس بات پر بحث کر رہے تھے؟ تو میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک میرے کندھوں پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی۔ اور میں نے سب کچھ معلوم کر لیا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا: اے محمد! فرشتے کس بات پر جھگڑ رہے ہیں؟ تو میں نے کہا: کفارات اور درجات کے بارے میں۔

کفارات یہ ہیں: نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا، جماعت کی طرف پیدل چل کر جانا اور سخت سردی میں مکمل وضو کرنا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ان چیزوں پر ہمیشگی کرے وہ خیر پر زندہ رہتا ہے اور خیر پر اس کی موت آتی ہے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج جنا ہے۔[3]

1۔ طبرانی اوسط: ۳/۲۵، حدیث نمبر: ۳۳۵۳۔ صحیح الترغیب والترھیب: ۲۷۴۹

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب

3۔ مسند احمد، رقم: ۳۴۸۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورتوں اور مسکینوں کے لیے کمائی کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو اللہ پاک کے راستے میں جہاد کرتا ہے (راوی بیان کرتا ہے، میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو اُکتاتا نہیں اور روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا)۔ [1]

یتیم کی کفالت کی فضیلت

یتیم کی کفالت کرنے والے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہو گا جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی کشادگی دکھاتے ہوئے اشارہ کیا)۔ [2]

رزق کی تنگی دور کرنے کی دعا

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی روزی تنگ ہو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ. [3]

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک تُو ہی اس کا مالک ہے''۔

مہلک اور موذی امراض سے بچنے کا نبوی وظیفہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ. [4]

1۔ بخاری: ٦٠٠٧۔ مسلم: ٢٩٨٢

2۔ صحیح بخاری: ٥٣٠٤

3۔ طبرانی کبیر: ١٠٣٧٩، سلسلة الاحاديث الصحيح ١٥٤٣، صحيح جامع الصغير: ١٢٧٨

4۔ سنن ابی داوٗد: ١٥٥٤، سنن نسائی: ٥٤٩٥، مسند احمد: ١٣٠٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں برص (پھلبہری) سے، جنون (پاگل پن) سے، کوڑھ سے اور تمام موذی امراض سے''۔

گناہوں کی گٹھڑی گر جاتی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے لمبے کر رہا تھا۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اس کی جگہ میں ہوتا تو میں رکوع اور سجدے لمبے کرتا، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گناہوں کی گٹھڑی اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہے جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو وہ گٹھڑی گر جاتی ہے۔[1]

ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب اور ایک ہزار سال کے قیام کا ثواب حاصل کریں

لیلۃ القدر کی فضیلت تو قرآن مجید میں موجود ہے جو ہزار مہینہ سے افضل ہے، اسی طرح حدیث میں ایک ایسی نیکی بیان کی گئی ہے کہ جو تھوڑی سی محنت پر بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

جمعہ کے دن جلدی اور پیدل جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح غسل کرے، جلدی مسجد میں جائے، پیدل چل کر جائے سوار نہ ہو، امام کے نزدیک بیٹھے، دل جمعی سے خطبہ سنے اور کوئی بے ہودہ کام نہ کرے تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا ثواب اور سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ملے گا۔

فائدہ: یعنی اگر کوئی آدمی ایک ہزار قدم پیدل چل کر جمعہ پڑھنے کے لیے آتا ہے تو ہر قدم پر ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال رات کے قیام کا ثواب اسے ملے گا۔

1۔ صحیح فضائل اعمال: ۱۳۷۔ الحلیة للحافظ أبی نعیم الاصبہانی ٤/۹۹، یہ حدیث صحیح ہے۔

2۔ ابو داؤد کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر ۳٤٥، ترمذی ٤۹٦، نسائی ۱۳۹۹، ابن ماجہ ۱۰۸۷، قال البانی حدیث صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جنت میں لے جانے والے اعمال

عقیدے کا درست ہونا اور عمل صالح کرنا

ارشادِ ربانی ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے، یہ لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔ (سورۃ البقرہ:۸۲)

توبہ اور عمل صالح کرنے والا

ارشادِ ربانی ہے:

''سوائے اس شخص کے جس نے توبہ کی، ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے، بس یہی لوگ ہیں جنت میں داخل ہونے والے اور ذرہ بھی ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔

(سورۃ مریم:۶۰)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ڈھل جانا

ارشادِ ربانی ہے:

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے، اللہ رب العزت انہیں جنتوں میں داخل کرے گا، جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی''۔ (سورۃ الفتح:۱۷)

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے تمام لوگ جنت میں جائیں گے مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا: جنت سے انکاری کون ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا کہ اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا''۔[1]

[1] صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۷۲۸۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جنت موقوف

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر کوئی جنت میں نہیں جا سکتا۔

تقویٰ اختیار کرنا

ارشادِ ربانی ہے:

''اور اگر اہلِ کتاب ایمان کے ساتھ تقویٰ اختیار کریں تو ہم ضرور ان کے گناہوں کو معاف کر دیں اور ضرور ان کو نعمتوں والی جنت میں داخل کریں گے''۔

(سورۃ المائدہ:٦٥)

پانچ وقت نماز کی پابندی کرنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے مکمل وضو کے ساتھ ان اوقات پر رکوع وسجود مکمل کرتے ہوئے ادا کیا، میرا یہ وعدہ ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں''۔

فجر اور عصر کی نماز کی پابندی کرنا

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو دو نمازیں ٹھنڈے وقت کی پڑھتا ہے صبح اور عصر کی نماز، تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

وضو کے بعد دعا پڑھنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا ... جنت

1۔ صحیح الجامع، ج: ٧٧، مسند الطیالسی: ٥٧٤

2۔ صحیح مسلم ٦٣٣٧، صحیح الجامع: ٦٣٣٧

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے‘‘۔

باوضو رہنا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے بلال! تم جنت میں مجھ سے کیسے سبقت لے گئے؟ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی۔ حضرت بلالؓ نے کہا: اے اللہ کے نبی! جب میں اذان کہتا ہوں تو دو رکعت ادا کرتا ہوں اور جب میں بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں۔

نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا پردہ ہے (یعنی مرتے ہی سیدھا جنت میں چلا جائے گا)‘‘۔

اسمائے حسنٰی یاد کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’بے شک اللہ رب العزت کے ۹۹ نام ہیں جس نے ان کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا‘‘۔

سورۃ الملک کی تلاوت کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تیس آیات پر مشتمل سورت اپنے صاحب کے لیے جھگڑا کرے گی حتیٰ کہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور وہ سورت الملک ہے‘‘۔

یہ سورۃ قبر اور جہنم کے عذاب سے رکاوٹ ہے۔

صحیح مسلم: ۵۷۶

صحیح الترغیب والترهیب: ۲۰۱۔ سنن ترمذی: ح ۳۶۸۹

طبرانی الاوسط: ۸۰۶۸، صحیح الجامع: ٦٤٦٤

صحیح بخاری: ۲۷۳٦

طبرانی الاوسط: ۳٦۵٤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سید الاستغفار پڑھنا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو درج ذیل دعا پڑھتا ہے صبح کے وقت اگر شام سے پہلے فوت ہو جائے تو جنتی ہے، اگر شام کو پڑھتا ہے یقین کے ساتھ صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو جنتی ہے۔[1]

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

قرآن مجید پر عمل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآنی تعلیمات پر عمل کیا وہ جنت میں جائے گا''۔[2]

استقامت اختیار کرنا

ارشاد ربانی ہے: ''بے شک اللہ رب العزت نے مومنوں سے جنت کے بدلے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے''۔[3]

اپنے اخلاق کو سنوارنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ لوگ جنت میں کس عمل کی وجہ سے جائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقویٰ اور حُسنِ خلق کی وجہ سے''۔[4]

خرید و فروخت میں رواداری رکھنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1۔ صحیح بخاری: ٦٣٢٣
2۔ صحیح ابن حبان: ح ١٢٤
3۔ سورۃ التوبہ: ١١١
4۔ سنن ترمذی: ٢٠٠٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت نے ایک شخص کو جنت میں داخل کر دیا جو خرید و فروخت کرنے میں ادا کرنے میں اور وصول کرنے میں آسانی کرتا ہے''۔ [1]

نوٹ: ایک حدیث میں ہے: ایک آدمی جب فوت ہوا تو جنت میں چلا گیا، اسے کہا گیا: تیرا کیا عمل تھا؟ تو اس نے کہا: میں تجارت کرتا تھا جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اسے مہلت دے دیتا، ادھار میں، یا نقدی میں آسانی کر دیتا تھا، پس اس لیے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے''۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے جنت میں ایک شخص کو دیکھا جو خوشی سے اُچھل رہا تھا، راستے پہ درخت کی شاخ کو کاٹنے کے سبب، جو لوگوں کے لیے تکلیف کا سبب تھی''۔ [3]

والدین سے حُسنِ سلوک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جب جنت میں داخل ہوا تو اس میں قرآن کی تلاوت کی آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان (رضی اللہ عنہ) ہے۔ یہی تو نیکی کا بدلہ ہے، یہی تو نیکی کا بدلہ ہے (کیونکہ وہ اپنی ماں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتا تھا)''۔ [4]

بیوی کا خاوند کی اطاعت کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت پانچ وقت نماز پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنی عزت آبرو کی حفاظت کرے، اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو

سنن ابن ماجه ۲۲۰۲۔ صحيح الجامع: ۲۴۳

صحيح مسلم: ۱۵٦۰

صحيح مسلم: ۱۹۱٤

مستدرك الحاكم: ٤۹۲۹۔ صحيح الجامع: ۳۳۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے''۔[1]

سلام کو عام کرنا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! سلام کو عام کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، رشتوں کو جوڑو، تہجد کا اہتمام کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''۔[2]

غصے سے اجتناب کرنا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: ''مجھے ایسا عمل بتا دیں جو کر کے جنت میں چلا جاؤں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غصہ نہ کر، تیرے لیے جنت ہے''۔[3]

تکبر سے اجتناب کرنا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بَری ہو، تو جنت میں داخل ہوگا (۱) تکبر (۲) قرض (۳) خیانت و دھوکہ دہی''۔[4]

خاتمہ بالایمان ہونا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا، وہ جنت میں داخل ہوگا''۔[5]

............☆............

1۔ صحیح الجامع: ٦٦١۔ صحیح ابن حبان: ٤١٦٣

2۔ سنن ابن ماجہ: ٣٢٥١

3۔ صحیح الترغیب والترھیب: ٢٧٤٩، طبرانی الاوسط: ٢٣٥٣

4۔ صحیح الجامع: ٦٤١١، سنن ابن ماجہ: ٢٤١٢

5۔ سنن ابی داؤد: ٣١١٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم سے نجات دینے والے اعمال

توحید و رسالت کی گواہی دینا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ رب العزت جہنم کی آگ اس پر حرام کر دیتے ہیں''۔[1]

شرک سے باز رہنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا، آپ کی اُمت میں سے جو اس حال میں فوت ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو، جنت میں داخل ہوگا۔ یا فرمایا: وہ جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا''۔[2]

عقیدۂ توحید پر موت آنا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں ایک کلمہ جانتا ہوں جب کوئی شخص دل کی گہرائی سے وہ کلمہ کہتا ہے اور اسی عقیدے پر فوت ہوتا ہے تو اُس پر جہنم کی آگ حرام کر دی جاتی ہے، وہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے''۔[3]

خوفِ خدا سے رونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے ڈر اور خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جا سکتا، حتیٰ کہ دودھ واپس تھنوں میں پہنچ جائے''۔[4]

---

1. صحیح مسلم: ح ۲۹
2. صحیح بخاری: ۳۲۲۲
3. صحیح ابن حبان: ۲۰٤
4. صحیح الجامع: ۷۷۷۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نماز کی پابندی کرنا

سیدنا حنظلہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے وضو اور وقت کی پابندی کے ساتھ رکوع اور سجود کا خیال رکھتے ہوئے، اس یقین کے ساتھ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے حق ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں''۔[1]

فجر اور عصر کی پابندی کرنا

سیدہ عمارہ بنت رویبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی طلوعِ شمس سے پہلے نماز پڑھتا ہے اور غروبِ آفتاب سے پہلے یعنی فجر و عصر، تو وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا''۔[2]

چالیس دن باجماعت نماز ادا کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ چالیس دن نماز پڑھی تو اس کے لیے دو برأتیں لکھ دی جاتی ہیں (۱) جہنم سے (۲) نفاق سے''۔[3]

نماز ظہر کے ساتھ آٹھ رکعات ادا کرنا

اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھی اور ظہر کے بعد بھی چار رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے''۔[4]

سجدۂ خداوندی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ رب العزت نے ابن آدم کے سجدہ کے نشان کو جہنم کی آگ پر حرام کر دی ہے''۔[5]

1۔ مسند احمد: ١٨٣٤٦، صحيح الترغيب والترهيب: ٣٨١
2۔ صحيح مسلم: ٦٣٤
3۔ سنن ترمذی: ٢٤١، صحيح الجامع: ٦٣٦٥
4۔ سنن نسائي: ١٨١٤
5۔ صحيح بخاري: ٦٥٧٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نفلی روزے رکھنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک نفلی روزہ رکھتا ہے۔ اللہ رب العزت اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت سے اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور کر دیتے ہیں"۔[1]

صدقہ و خیرات دینا

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تم میں سے یہ استطاعت رکھتا ہو کہ آدھی کھجور صدقہ دے کر اپنے آپ کو جہنم سے بچا سکتا ہو، تو بچا لے"۔[2]

اچھے انداز میں بات کرنا

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور کے ساتھ، اگر یہ نہ پاؤ تو پاکیزہ بات کے ساتھ آگ سے بچو"۔[3]

نرمی اختیار کرنا

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص آسانی کرنے والا ہو، نرمی کرنے والا ہو، نرم برتاؤ کرنے والا ہو، اللہ رب العزت نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے"۔[4]

مسلمان کی عزت کا دفاع کرنا

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا، اللہ رب العزت پہ یہ حق ہے اس کو جہنم کی آگ سے آزاد کرے"۔[5]

اللہ کی راہ میں چلنا

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس آدمی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے"۔[6]

1. صحیح مسلم: ۱۱۵۳ 2. صحیح مسلم: ۱۰۱۶ 3. صحیح بخاری: ۶۰۲۳
4. مسند ابو یعلی ۵۰۶۰۔ صحیح الجامع: ۶۴۸۴ 5. صحیح الجامع: ۶۲۴۰، معجم الکبیر: ۴۴۳
6. صحیح بخاری: ۹۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو آنکھیں ایسی ہیں جن پر جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (۱) ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر اور خوف سے رو پڑے (۲) دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے''۔[1]

آنکھوں میں حیا پیدا کرنا

سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے جو رب کی حرام کردہ چیزوں (کے دیکھنے) سے رُک جائے (جھک جائے)''۔[2]

بیٹی کی پرورش اچھی کرنا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے کسی کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں ان کی پرورش کرے اور ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جاتی ہیں''۔[3]

اولاد کی وفات پر صبر کرنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے تین بچوں کو (اپنی اولاد میں سے) دفن کیا، اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں''۔[4]

جہنم سے بچاؤ کا سوال کرنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے تین مرتبہ رب العزت سے جنت کا سوال کیا، جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما۔ جس نے تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے دور فرما، اس کو جہنم سے آزاد کر دے''۔[5]

............☆............

1. سنن ترمذی: ۱٦۳۹۔ صحیح الجامع: ٤١١٢
2. مستدرك حاكم: ٢٤٣٢۔ صحیح ترغیب والترهیب: ١٢٣١
3. صحیح الجامع: ٥٣٧٢۔ شعب الایمان: ١١٠٢٣
4. صحیح الجامع: ٦٢٣٨۔ معجم الكبير للطبرانى: ٢٠٣٠
5. صحیح الجامع: ٦٢٧٥۔ سنن ابن ماجه: ٤٣٤٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر

1 قرآن مجید

2 صحیح بخاری شریف

3 صحیح مسلم

4 سنن ابی داؤد

5 سنن ترمذی

6 سنن نسائی

7 سنن ابن ماجه

8 ترغیب و ترهیب

9 الاحادیث المختارة للمقدسی

10 التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمه

11 سنن دار قطنی

12 سلسلة الاحادیث الصحیحه

13 السنن الکبریٰ للبیهقی

14 زاد المعاد لابن قیم

15 مصنف ابن ابی شیبه

16 الاذکار للنووی

17 السنن الکبریٰ للنسائی

18 مسند احمد بن حنبل

19 غریب الحدیث

20 غایة المقصود

21 الاوسط لابن منذر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

22 الکنی والأسماء للدولابی
23 بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع للکاسانی
24 الهدایه اولین
25 بلوغ المرام
26 ابن خزیمه
27 مستدرك حاکم
28 ابن حبان
29 مؤطا امام مالك
30 فتح الباری شرح صحیح بخاری
31 نیل الاوطار للشوکانی
32 القاموس الوحید۔ وحید الزمان
33 طبقات المحدثین بأصبهان لابی الشیخ
34 مسند الشامیّین عن سعید بن عبدالعزیز عن مکحول
35 التلخیص الحبیر لابن حجر
36 مشکوٰة المصابیح
37 کتاب القرأة للبیهقی
38 فصل الختام لانور شاه کشمیری
39 تفسیر عبدالرزاق
40 تفسیر قرطبی
41 الکلام الحسن لاشرف علی تهانوی
42 تفسیر ماجدی مولانا عبدالماجد دریابادی
43 المبسوط
44 التعلیق الممجد عبدالحئی لکهنوی حنفی
45 الاستذکار لابن عبدالبر
46 مسند امام اسحاق بن راهویه
47 مسند ابویعلی فی مسند الصغیر
48 العرف الشذی لانور شاه کشمیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

49 سفر السعادة شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی
50 المغنی لابن قدامه
51 المحلیٰ ابن حزم
52 نصب الرأية للزيلعی
53 الخلافيات للبيهقی
54 السنن الدار قطنی
55 جزء الرفع اليدين للبخاری
56 عمدة القاری شرح صحيح البخاری
57 اعلام الموقعين ابن قيم
58 غنية الطالبين شيخ عبدالقادر جيلانی
59 الفوائد البهية فی تراجم الحنفية
60 حجة الله البالغه شاه ولی الله محدث دهلوی
61 سعاية
62 الورد الشذی علی جامع الترمذی
63 درس ترمذی مولانا تقی عثمانی حنفی
64 المجموع
65 تحفة الاحوذی شرح ترمذی
66 سبل السلام شرح بلوغ المرام
67 ابن خزيمه
68 عون المعبود شرح ابی داؤد
69 صفة صلوٰة النبی صلی الله عليه و سلم للألبانی
70 الجوهر النقی علی السنن الكبرىٰ للبيهقی
71 مسائل احمد لابنه عبدالله
72 التاريخ الصغير للبخاری
73 تمام المنة لألبانی
74 ارواء الغليل للألبانی
75 المنتقٰی لابن جارود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

76 المعجم الکبیر للطبرانی
77 مجمع الزوائد
78 کتاب العلل للدارالقطنی
79 کشف الرمذ علی اکنز
80 صحیح الادب المفرد للبخاری
81 الدعوات الکبیر
82 صحیح الترغیب و الترهیب للألبانی
83 عمل الیوم و اللیلة للنسائی
84 صحیح جامع الصغیر
85 سنن دارمی
86 شعب الایمان
87 معجم الکبیر للطبرانی
88 کنز العمال
89 الاحادیث المختاره ...... مسند انس بن مالکؓ
90 طبرانی الاوسط
91 صحیح فضائل الاعمال
92 تحقیق الرواة